

گلستانِ پھلت کے روشن چراغ تذکرہ حضرت شاہ محمد عاشق صدیقیؒ

سبیل الرشاد کا اردو ترجمہ اور تشریح
پیشکش: شاہ محمد حسان صدیقی



حضرت شاہ محمد عاشق صدیقی پھلتی کی حیات، خدمات اور فیض جاریہ آپ کا سلسلہ نسب علم و معرفت کے عظیم خانوادے سے ہوتا ہوا محمد عاشق صدیقی بن شاہ عبید اللہ صدیقی بن شیخ محمد صدیقی بن شاہ محمد عاقل بن شاہ ابو الفضل بن شاہ ابوالفتح بن شیخ فرید اول بن شیخ محمد بن قاضی محمد یوسف صدیقی بخاری تک پہنچتا ہے

ولادت: 10 رمضان المبارک 1110 ہجری۔ آپ کا تاریخی نام "محمد غازی" ہے جس سے سن ولادت برآمد ہوتا ہے۔ آپ نے اپنے دور کے جبال علم اور اولیاء کاملین سے کسب فیض اپنے نانا شیخ عبدالوہاب سے قرآن پڑھا اور خط نسخ میں کمال حاصل کیا۔

اپنے دادا حضرت شیخ محمد (جد اکمل) سے میزان، صرف اور بوستان سعدی کا درس لیا۔ اپنے والد حضرت شیخ عبید اللہ اور چچا شاہ حسیب اللہ صدیقی سے معقول و منقول کتب پڑھیں۔ آپ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کے ماموں زاد بھائی، ان کے خلیفہ اعظم اور ان کے بچوں کے استاد تھے۔ شاہ صاحب نے آپ کو اپنا "آئینہ" اور اپنے علم و عرفان کا مظہر قرار دیا۔ آپ کا علمی مرتبہ اس قدر بلند تھا کہ حضرت شاہ ولی اللہ نے اپنی شہرہ آفاق کتاب "حجت اللہ البالغہ" آپ کے نام منسوب فرمائی۔ آپ کی مشہور تصانیف میں شامل ہیں۔ القول الجلی فی ذکر آثار الولی: (شاہ ولی اللہ صاحب کے حالات اور کمالات پر مستند ترین کتاب)۔ سبیل الرشاد: (ہدایت اور سلوک کے موضوع پر)۔

شاہ ولی اللہ نے آپ کو خرقہ صوفیہ پہنایا اور تحریر فرمایا کہ یہ ان لوگوں میں سے ہیں جن کے لیے سلسلے میں اجتہاد مسلم ہے اور ان کی فراست پر بھروسہ کرنا جائز ہے۔ آپ شاہ صاحب کے سفر و حضر کے ساتھی رہے اور سات بار ان کے ساتھ اعتکاف و چلہ کشی فرمائی۔ آپ کے حلقہ درس سے برصغیر کی بڑی علمی شخصیات نے فیض پایا۔ شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی، شاہ رفیع الدین، شاہ عبدالقادر اور شاہ ابو سعید بریلوی (نانا سید احمد شہید)۔

حضرت شاہ ولی اللہ اور شاہ عبید اللہ صدیقی پھلتی کی یہ پیشگوئی کہ "یہ سلسلہ تاقیام قیامت جاری رہے گا۔ اسی مبارک سلسلے کی ایک کڑی شاہ محمد حسان صدیقی ہیں، جنہیں اس عظیم نسبت کا فیض اپنے دادا **حضرت مولانا علاؤ الدین رحمۃ اللہ علیہ** کے ذریعے پہنچا ہے۔ آپ نہ صرف اس خاندان کے ظاہری اور باطنی کمالات کے وارث ہیں بلکہ مراقبے اور روحانی فیض کے ذریعے حضرت شاہ محمد عاشق صدیقی اور شاہ ولی اللہ کی برکات سے مستفیض ہو رہے ہیں۔ شاہ محمد عاشق کا وصال **1174 ہجری** میں ہوا، لیکن آپ کا لگایا ہوا یہ علمی اور روحانی چمن آج بھی لہلہا رہا ہے۔

جیسا کہ مصنف ارشاد کرتے ہیں کہ تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جو نہایت رحم کرنے والا اور سرپرست ہے، اور درود و سلام ہو ہمارے سردار حضرت محمد ﷺ پر جو نبی امی ہیں، اور آپ کی آل اور اصحاب پر جو متقی اور پاکیزہ ہیں۔ اس کے بعد مصنف بیان کرتے ہیں کہ انسان کی اصل سعادت اور کامیابی اللہ تعالیٰ کے قرب (نزدیکی) میں ہے۔ وہ واضح کرتے ہیں کہ اللہ کا قرب جسمانی نزدیکی یا وقت اور جگہ کی نزدیکی جیسا نہیں ہے، بلکہ یہ ایک روحانی مقام ہے جو انسانی سمجھ سے بالاتر ہے۔ اللہ کے قریب ہونے کا مطلب یہ نہیں کہ ہم کسی خاص جگہ چلے جائیں، بلکہ یہ دل کی وہ حالت ہے جہاں انسان دنیا سے کٹ کر اپنے خالق سے جڑ جاتا ہے۔ کچھ لوگوں کو اللہ خود چن لیتا ہے (اجتباء) اور کچھ اپنی محنت اور توبہ سے اللہ کی طرف راستہ پاتے ہیں (انابت)۔ اجتباء: سے مراد وہ فیض الہی ہے جو اللہ کی طرف سے براہ راست انسان کے باطنی لطائف اور روح پر اترتا ہے، جس سے انسان کا وجود منور ہو جاتا ہے۔

"اللَّهُ نُورُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ مَثَلُ نُورِهِ ۖ كَمِشْكَاةٍ فِيهَا مِصْبَاحٌ ۚ الْمِصْبَاحُ فِي زُجَاجَةٍ ۚ الزُّجَاجَةُ كَأَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ يُوقَدُ مِنْ شَجَرَةٍ مُبَارَكَةٍ زَيْتُونَةٍ لَا شَرْقِيَّةٍ وَلَا غَرْبِيَّةٍ يَكَادُ زَيْتُهَا يُضِيءُ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ ۚ نُورٌ عَلَى نُورٍ ۚ يَهْدِي اللَّهُ لِنُورِهِ ۚ مَنْ يَشَاءُ ۚ وَيَضْرِبُ اللَّهُ الْأَمْثَالَ لِلنَّاسِ ۚ وَاللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ"

مصنف سورۃ النور کی آیت کے حوالے سے سمجھاتے ہیں کہ جب اللہ کا نور انسان کے اندر سما جاتا ہے، تو اس کا وجود ایک شفاف شیشے یا چمکتے ہوئے ستارے کی مانند ہو جاتا ہے جس میں ہدایت کا چراغ روشن ہوتا ہے۔ جب انسان روحانیت کی منازل طے کرتا ہے، تو اس کا دل اور روح اللہ کے نور سے ایسے چمک اٹھتے ہیں جیسے کسی روشن چراغ سے پورا گھر روشن ہو جاتا ہے۔ محمد عاشق صاحب طالب حق کو یہ بتا رہے ہیں کہ منزل تک پہنچنے کے لیے "خلوص نیت" (انابت) ضروری ہے، اور جب بندہ سچے دل سے قدم بڑھاتا ہے تو پھر اللہ کی طرف سے "خصوصی انتخاب" (اجتباء) کا فیض اسے واصل باللہ کر دیتا ہے۔

مصنف فرماتے ہیں کہ شریعت میں اللہ کی طرف دعوت کبھی رمز و اشارہ سے ہوتی ہے اور کبھی صراحت سے۔ یہاں "انابت" کی دو قسمیں بیان کی گئی ہیں

پہلی قسم (وہبی): یہ وہ انابت ہے جو خالص اللہ کی طرف سے ایک نور اور جذبہ ہوتا ہے جو انسان کے لطائف (باطنی مراکز) میں پیدا ہوتا ہے۔ یہ کسی ظاہری محنت کے بغیر اللہ کی عطا ہوتی ہے۔

دوسری قسم (کسبی): یہ وہ راستہ ہے جو محنت، ذکر و اذکار، اور عباداتِ بدنہ (نماز، روزہ وغیرہ) کے ذریعے طے کیا جاتا ہے

قرآنی آیت کے مطابق يَجْتَبِيْ اِلَيْهِ مَنْ يَّشَاءُ (اللہ جسے چاہتا ہے اپنی طرف چن لیتا ہے

آخر میں سورہ بنی اسرائیل کی آیت لکھی ہے: "قُلْ كُلٌّ يَعْمَلُ عَلَىٰ شَاكِلَتِهِ" (ترجمہ: کہہ دیجیے کہ ہر کوئی اپنے طریقے/طبیعت کے مطابق عمل کرتا ہے)۔ یعنی ہر انسان اپنی استطاعت اور اللہ کی دی ہوئی توفیق کے مطابق نیکی کے راستے پر چلتا ہے اللہ تعالیٰ نے ہر انسان کو جس مقصد کے لیے پیدا کیا ہے، اس کے لیے راستے آسان کر دیے جاتے ہیں۔ یہاں مشہور حدیث نبوی ﷺ کا ذکر ہے

كُلُّ مُيسِّرٍ لِّمَا خُلِقَ لَهُ" (ہر شخص کے لیے وہی کام آسان کر دیا جاتا ہے جس کے لیے وہ پیدا کیا گیا ہے۔

شیخ کی اہمیت: متن میں "قطب الوقت" اور "مرشد من" (حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی) کا ذکر کرتے ہوئے بتایا گیا ہے کہ حق کے راستے پر چلنے والے (سالک) کے لیے ایک کامل رہبر کی ضرورت ہوتی ہے تاکہ وہ راہ حق کی باریکیوں کو سمجھ سکے۔

ایمان کی تکمیل: تحریر میں اس مشہور حدیث کا حوالہ دیا گیا ہے کہ انسان اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک وہ اپنے بھائی کے لیے وہی پسند نہ کرے جو اپنے لیے کرتا ہے۔

لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّىٰ يُحِبَّ لِأَخِيهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ: تم میں سے کوئی مومن نہیں ہو سکتا جب تک اپنے بھائی کے لیے وہ پسند نہ کرے جو اپنے لیے کرتا ہے۔

حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ: ہمیں اللہ کافی ہے اور وہ بہترین کارساز ہے۔

عَلَيْهِ اعْتِمَادِي فِي كُلِّ الْأُمُورِ: تمام معاملات میں میرا بھروسہ اسی (اللہ) پر ہے۔

مصنف اہل سنت و جماعت کے عقائد کی اہمیت بیان کر رہے ہیں

عقیدہ کی بنیاد: مصنف فرماتے ہیں کہ میرے مرشد نے جو حسن عقیدت (درست عقیدہ) سکھایا ہے، اسے اس رسالے کے شروع میں بیان کیا گیا ہے۔ سب سے پہلے انسان کو اپنا عقیدہ درست کرنا چاہیے اور اس کے بعد اعمالِ صالحہ، فرائض، واجبات، سنن اور نوافل کی ادائیگی میں سستی نہیں کرنی چاہیے۔

بنیاد کی مثال:

وہ فرماتے ہیں کہ عقائد اور اعمالِ شرعیہ ایک بنیاد (Foundation)

کی طرح ہیں۔ اگر پہلی اینٹ ہی ٹیڑھی رکھ دی جائے، تو پوری عمارت آسمان تک ٹیڑھی ہی جائے گی۔ یعنی اگر عقیدہ درست نہیں تو باقی تمام محنت رائیگاں جا سکتی ہے۔

ذکر و فکر: سلوک (روحانی راستے) پر چلنے کے لیے ذکر اور فکر ضروری ہے، جو کہ مراقبہ کی ہی ایک صورت ہے۔

آیاتِ قرآنیہ (عربی)

"فَاذْكُرُوا اللَّهَ ذِكْرًا كَثِيرًا"

(پس اللہ کا ذکر کرو، بہت زیادہ ذکر کرنا)

"وَادْكُرُوا اللَّهَ قِيَامًا وَقُعُودًا وَعَلَىٰ جُنُوبِكُمْ"

(اور اللہ کو یاد کرو کھڑے ہوئے، اور بیٹھے ہوئے، اور اپنے پہلوؤں پر لیٹے ہوئے) مصنف اس بات پر زور دے رہے ہیں کہ صحیح عقیدہ کے بغیر روحانیت یا عبادات کا وہ فائدہ حاصل نہیں ہوتا جو ہونا چاہیے، کیونکہ بنیاد (عقیدہ) ہی پورے عمل کی عمارت کو سنبھالتی ہے۔

مصنف نے تحریر میں سالک (مرید) کے لیے ذکرِ الہی کے آداب اور عشقِ حقیقی کی شرائط بیان کی ہیں۔

مرید کو چاہیے کہ وہ اپنی زندگی کے ہر حال میں چاہے وہ کام کاج (طلبِ معیشت) میں ہو، فارغ ہو، تھکا ہوا ہو، جاگ رہا ہو یا سو رہا ہو—کسی بھی لمحے اللہ کے ذکر سے غافل نہ رہے۔ اس کا دل ایک آئینے کی طرح ہونا چاہیے جس میں ہر وقت یادِ الہی کا عکس رہے۔

مصنف اپنے مرشد کے حوالے سے بتاتے ہیں کہ سب سے زیادہ خوش نصیب (اسعدِ ناس) وہ شخص ہے جس کی طبیعت متوازن (صحیح المزاج) ہو اور جس کا عشق قوی ہو۔

سستی کی ممانعت: جو شخص سست (متساہل) ہو یا جس کا مزاج بگڑا ہوا ہو، اس پر عشق کی کیفیت غالب نہیں آتی اور وہ روحانیت کی اس راہ سے خاطر خواہ فائدہ نہیں اٹھا سکتا۔

قرآنی حوالہ سورہ الاعراف کی آیت نمبر 205

"وَادْكُرْ رَبَّكَ فِي نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَخِيفَةً وَدُونَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَالْآصَالِ وَلَا تَكُن مِّنَ الْغَافِلِينَ"

ترجمہ: اور اپنے رب کو اپنے دل میں عاجزی کے ساتھ اور ڈرتے ہوئے، اور پکارے بغیر (ہلکی آواز میں) صبح اور شام یاد کرو، اور غافل لوگوں میں سے نہ ہو جاؤ۔

مصنف نے تصوف اور آدابِ بندگی کے ایک خاص پہلو پر گفتگو کی ہے

مصنف نے نبی کریم ﷺ کی ایک حدیث مبارکہ نقل کی ہے

"ارْبَعُوا عَلَى أَنْفُسِكُمْ فَإِنَّكُمْ لَا تَدْعُونَ أَصَمَّ وَلَا غَائِبًا"

ترجمہ: اپنے آپ پر نرمی کرو (یعنی آواز کو بہت زیادہ بلند نہ کرو)، کیونکہ تم کسی بہرے یا غائب ہستی کو نہیں پکار رہے (بلکہ وہ سمیع و بصیر ہے)۔

مصنف کہتے ہیں کہ ذکرِ لسانی (زبان سے ذکر کرنا) اس وقت بہت ضروری ہے جب انسان غفلت میں ہو۔ جب دل بیدار نہ ہو یا نیند اور غشی کی سی حالت ہو، تو زبان کا حرکت میں رہنا انسان کو حق سے جوڑے رکھتا ہے

یہاں یہ سمجھایا گیا ہے کہ ذکر میں تضرع (عاجزی) اور خوفِ خدا کا ہونا محض نفس کی باتیں نہیں ہیں، بلکہ یہ اللہ کی محبت کا تقاضا ہیں۔ جب بندہ اپنے محبوب (اللہ) کی عظمت کو دیکھتا ہے، تو اس پر ہیبت اور محبت کی وجہ سے ایک خاص کیفیت طاری ہوتی ہے۔

حدیثِ مبارکہ کے حوالے سے یہ بتایا گیا ہے کہ ذکر کرتے ہوئے بلاوجہ چیخنا چلانا یا حد سے زیادہ آواز بلند کرنا مقصود نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر پکار کو سنتا ہے۔ تاہم، اگر جوشِ جنون اور شوقِ الہی میں آواز خود بخود بلند ہو جائے، تو وہ اس ممانعت میں نہیں آتی، کیونکہ وہ بندے کے اختیار میں نہیں ہوتی۔

یہاں یہ سمجھایا گیا ہے کہ ذکر کا اصل مقصد دل کو اللہ کی طرف متوجہ کرنا ہے۔ چاہے وہ زبان سے ہو یا دل سے، اس میں خلوص اور عاجزی شرط ہے۔

مصنف نے کلمہ طیبہ (لا الہ الا اللہ) کی فضیلت اور اس کے باطنی مفہوم کو بیان کیا ہے۔ مصنف نے خاص طور پر حضرت موسیٰ علیہ السلام اور اللہ تعالیٰ کے درمیان ہونے والے ایک مکالمے کا ذکر کیا ہے (جو کہ ایک مشہور حدیثِ قدسی ہے)۔

مصنف نے ابتدا میں بتایا ہے کہ ذکر الہی، خاص طور پر "لا الہ الا اللہ" ایک ایسا کلمہ ہے جس کے اور اللہ کے درمیان کوئی پردہ یا حجاب نہیں ہے۔ یہ بندے کو براہ راست حق تعالیٰ سے جوڑ دیتا ہے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کا سوال: ایک مشہور حدیث قدسی میں اس مشہور واقعے کا ذکر ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے عرض کی: "اے میرے رب! مجھے کوئی ایسا ذکر یا دعا سکھا جو خاص میرے لیے ہو اور جس سے میں تجھے یاد کروں۔"

"اللہ تعالیٰ کا جواب: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "اے موسیٰ! لا الہ الا اللہ کہا کر۔"

کلمہ کی وسعت اور وزن: حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی کہ یہ کلمہ تو آپ کے تمام بندے کہتے ہیں، میں کچھ "خاص" چاہتا ہوں۔ تب اللہ تعالیٰ نے اس کلمے کی عظمت بیان کرتے ہوئے فرمایا۔

اگر ساتوں آسمان، ان کے رہنے والے اور ساتوں زمینیں ترازو کے ایک پلڑے میں ہوں اور صرف "لا الہ الا اللہ" دوسرے پلڑے میں ہو، تو "لا الہ الا اللہ" والا پلڑا بھاری رہے گا۔

حاصل کلام

مصنف نے بتایا ہے کہ "لا الہ الا اللہ" "نفی اور اثبات" (یعنی غیر اللہ کی نفی اور صرف ایک اللہ کا اقرار) کا یہ کلمہ تمام ذکروں سے برتر ہے۔ یہ انسان کے باطن سے غیر اللہ کے نقش مٹا کر اسے حقیقت حق سے روشناس کراتا ہے۔

مصنف نے سالک (روحانی سفر کرنے والے) کو ذکر کرنے کا طریقہ اور اس کے اثرات بتائے ہیں۔ مصنف کے مطابق ذکر کرتے وقت کلمہ "لا" کو ناف سے اٹھا کر دماغ تک لے جانا چاہیے اور "الا اللہ" کو دل پر ضرب لگانا چاہیے۔ اس سے دل اور دماغ کے درمیان ایک روحانی تعلق قائم ہوتا ہے۔ ذکر کے دوران انسان کو چاہیے کہ وہ اپنے دل سے تمام غیر اللہ (اللہ کے سوا سب کچھ) کی نفی کرے اور صرف ایک اللہ کی موجودگی کا اثبات کرے۔

روحانی لطائف اور تہذیب نفس

انسانی سیرت و کردار کی تعمیر کے لیے اس کو سنوارنے کے لیے دو طریقے مروج ہیں۔ ایک تو بتا دیا جائے۔ میاں یہ اچھائی ہے یہ برائی ہے لیکچر دے دیا جائے۔ دوسرا طریقہ یہ ہے صوفیا جو سمجھتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ بگاڑ نہیں ہوگا، جب تک اندر rectify انسان کے اندر موجود ہے جب تک اندر درست نہیں ہوگا۔ اصلاح نہیں ہو سکے گی۔ تہذیب نفس نہیں ہو سکے گی۔ جب تک اندر کے روحانی لطائف کے بگاڑ کو درست نہ کیا جائے۔ ان روحانی لطائف کے اندر مختلف قسم کی خصوصیات ہیں

پہلا لطیفہ قلب ہے۔ یہ حضرت آدمؑ کے ذیر قدم ہے۔ یہ وہ تمام خصوصیات رکھتا ہے جو حضرت آدمؑ کو ودیعت ہوئی جب یہ لطیفہ کھلے گا۔ اندر عاجزی نصیب ہوگی رونا اور مانگنا نصیب ہوگا۔ انسانیت نصیب ہوگی یہ انسان بن جائے گا۔ اگر یہ لطیفہ معکوس ہو گیا الٹ گیا پھر آدمؑ کا مقابلہ کس کے ساتھ تھا ابلیس کا ساتھ پھر یہ شیطان اس اوپر بیٹھا ہے وہ اس کو انسان نہیں رہنے دے گا جانور بنادے گا بلکہ پھر جانور سے بھی بدتر بنادے گا۔ بھئی یہ لطیفہ اللہ اللہ کریگا اس کی تہذیب ہوگی۔ یہ اپنے آپ کو سب سے گناہ گار سمجھے گا یہ آگے بڑھے گا وہ کردار پیدا ہونا شروع ہو جائیں گے جو حضرت آدمؑ کے اندر ودیعت ہوئے تھے۔

دوسرا لطیفہ روح ہے یہ حضرت ابراہیمؑ کے زیر قدم ہے یعنی جب یہ لطیفہ کھلے گا اس کے اندر وہ کردار پیدا ہونا شروع ہو جائیں گے اس کردار کا قطرہ آنا شروع ہو جائے گا جو انبیاء کو ودیعت کیا گیا تھا۔ انبیاء تو سمندر تھے رحمت کے۔ ایک قطرہ اس کو بھی حاصل ہوگا* جب یہ لطیفہ روح کھلے گا۔ اس کے اندر اللہ کا عشق نصیب ہوگا۔ دنیا کی محبت معدوم ہوتی چلی جائے گی۔ اللہ کے عشق کے اندر والہانہ ہوتا چلا جائے گا سب کچھ اللہ سے ہونے کا یقین اس کے اندر پیدا ہوگا۔ غیر سے نہ ہونے کا یقین اس کے اندر پیدا ہوگا۔ دیکھیں وہ آپ کو آگ میں ڈال رہے ہیں۔ ہوا والا فرشتہ آتا ہے حضرت آپ کہیں تو میں اس کو ہوا سے بجھا دوں کسی سے مدد لینا تو کوئی جرم نہیں ہے لیکن اللہ کے اوپر اتنا زیادہ توکل ہے اتنی محبت ہے فرمایا میاں خود آئے ہو کہ

اللہ نے بھیجا ہے کہنے لگا آیا تو خود ہوں۔ فرمانے لگے مجھے تیری ضرورت نہیں ہے۔ وہ امداد دے رہا ہے یہ لے نہیں رہے۔ بھئی بارش والا فرشتہ آیا کہنے لگا حضرت کہیں تو میں بارش سے بچا دوں۔ پوچھا خود آئے ہو کہ اللہ نے بھیجا ہے سب کچھ اللہ سے ہونے کا یقین ہے نا۔ کہنے لگا آیا تو خود ہوں انہوں نے کہا تیری ضرورت نہیں۔ یہ لطیفہ روح جب کھلے گا اللہ کے اوپر توکل نصیب ہو گا۔ اللہ سے سب کچھ ہونے کا یقین ہوگا یہ گنداور بلا اندر سے نکل جائے گی کہ یہ سارا کچھ میں کر رہا ہوں۔ وہ سارا ضروری ہے یہ نہیں۔ یہ سارے بت اندر سے منہدم ہوتے چلے جائیں گے۔ یہ بت ہمارے اندر موجود ہیں

بھئی سینے کے اندر سارے بت بیٹھے ہوئے ہیں خواہشات کے بت بیٹھے ہوئے ہیں۔ یہ سارے بت منہدم ہوں گے یہ تذکیہ و تصفیہ ہوگا یہ لطیفہ کھلے گا۔ روحانی محبت حاصل ہوگی اللہ کا عشق حاصل ہوگا یہ تو تہذیب نفس کے لیے ہیں۔ یہ سیرت و کردار کی نشوونما کیلئے اندر کا یہ ایک کورس ہے پورے کا پورا۔

تیسرا لطیفہ سری ہے اس کا تعلق حضرت موسیٰ سے ہے۔ حضرت موسیٰ ایک پس ماندہ ایک گری ہوئی غلام در غلام قوم کے اندر آئے ہیں۔ قوم کو اٹھا رہے ہیں کہہ رہے ہیں میرا رب میرے ساتھ ہے۔ بڑی قادتوں والا رب ہے یہ فرعون تو اس کا بندہ اور غلام ہے آو اس کے ساتھ مقابلہ کرتے ہیں۔ یہ لطیفہ کھلے گا یہ آگے امت کو بڑھائے گا ورنہ تو بیٹھا ہے۔ غلام در غلام بیٹھا ہے بھئی حضرت موسیٰ کا مقابلہ کس کے ساتھ تھا فرعون کے ساتھ پھر تو یہ کہے گاہ سارا گھر میں نے بنایا ہے یہ محفل میں نے کی ہے۔ یہ مجلس میں نے کی۔ یہ میں میں ہوگی اس کے اندر۔ یہ اپنے اندر کہے تو نے کیا کیا کچھ نہیں کیا سب کچھ اللہ نے کیا تو یہ لطیفہ کھلے گا اس اللہ کی ربوبیت آئے گی۔ کسی کا خوف نہیں آئے گا اس کے اندر جرات آئے گی۔ یہ لطیفہ کے اندر کردار ہیں یہ تہذیب نفس کرتے ہیں

چوتھا لطیفہ خفی ہے اس کا تعلق حضرت عیسیٰ کے ساتھ ہے۔ حضرت عیسیٰ ایک بیمار قوم کے اندر آئے ہیں۔ ان کی بیماریاں بھی دور کر رہے ہیں۔ روحانی جسمانی بیماریوں کا علاج بھی کر رہے ہیں۔ ان کو توحید کی دعوت بھی دے

ہے یہ علاج کی Book of remedy رہے ہیں یہ قرآن کریم (بک آف ریمیڈی) کتاب ہے جب یہ لطیفہ کھلے گا اس کو پتہ لگے گا اس آیت کا یہ مفہوم ہے۔ اب اس آیت کو اس جگہ استعمال کرو۔ یہ لطیفہ کھلے گا تو یہ روحانی ڈاکٹر بن جائے گا۔ یہ امت کی بیماریوں کا علاج کریگا

پانچواں لطیفہ اخفاء ہے یہ گردن کے گڑھے کے نیچے ہے اس کے اندر جامع صفات ہیں*۔ جتنے بھی پیغمبر کو صفات حاصل ہوئیں۔ الحمد للہ الحمد للہ حضور اقدس کی جو ذات مبارکہ ہے اس کے اندر تمام کی تمام نہ صرف موجود ہے بلکہ ان سے بھی زیادہ ہیں جب یہ لطیفہ کھلے گا جامع صفات حاصل ہوں گی۔ ارادہ بھی نہیں کرنا پڑے گا۔ جسم خود بخود سنت کے مطابق چلنا شروع ہو جائے گا۔ سنت کے مطابق زندگی گزارنے کو دین فطرت کہتے ہیں۔ سنت فطرت ہے

جب یہ پانچواں روحانی لطائف کھلیں گے تو سنتوں کے مطابق زندگی گزارنا شروع ہو جائے گا۔ یہ پانچ لطائف تہذیب نفس کرتے ہیں۔ ان کا کھلنا ضروری ہے۔

لطیفہء نفس* لطیفہء نفس ناف سے شروع ہوتا ہے اور ماتھے پر ختم ہوتا ہے۔ اس کا لطیفہ سری سے اتصال حقیقت کے فیض کا جذب و سرور عطا کرتا ہے جس سے قرب کی لذت کی حد کوئی بیان نہیں کر سکتا۔

ہمارے سلسلہ نقشبندی میں یہ ماتھے پر ہے جبکہ پیٹ (کے لطیفہ نفس، جہاں قادریہ حضرات لطیفہ نفس بتاتے ہیں،) سینہ اور ماتھے پر فیض آتا ہے۔

اللہ وسعت ظرف کے ساتھ سب کو فیض یاب فرمائے۔

تیسری آنکھ یا باطنی آنکھ یا سلطان الازکار* آپ نے نودائیدہ بچے کا تالو (سر) دیکھا ہو گا جس میں ایک خاص فریکوینسی سے لرزہ طاری رہتا ہے جب یہ سلطان الازکار چلتا ہے تو روحانی وجود ایکٹیو ہو جاتا ہے نفس کی حقیقت: ایک مشہور صوفیانہ قول کا ذکر ہے کہ انسان کا سب سے بڑا دشمن اس کا اپنا 'نفس' ہے جو اس کے اپنے ہی وجود کے اندر چھپا ہوا ہے۔

لا مَعْبُودَ إِلَّا اللهُ (اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں) - یہ نفی اور اثبات کے مقام کو ظاہر کرتا ہے۔

نفی و اثبات: "لا الہ" سے کائنات کی نفی کرنا اور "الا اللہ" سے اللہ کی ذات کا اقرار کرنا۔

ایک صوفیانہ سبق ہے جو سکھاتا ہے کہ کیسے مرید اپنے شیخ کی رہنمائی اور مخصوص ذکر (نفی و اثبات) کے ذریعے اپنے باطن کو صاف کر سکتا ہے اور فنا و بقا کی منزلیں طے کر سکتا ہے۔

لطائف کی مرکزیت: انسانی وجود کے تمام لطائف (روحانی مراکز) روح اور سر (ایک باطنی درجہ) کے درمیان قرار پاتے ہیں۔ جب ذکر الہی سے "نفی" (غیر اللہ کی نفی) کا غلبہ ہوتا ہے، تو تمام حجابات اٹھنے لگتے ہیں۔

قلب کی ضرب: جب سالک (روحانی مسافر) اپنے دل پر ذکر کی ضرب لگاتا ہے، تو دل کی گہرائیوں سے احوال جاری ہوتے ہیں۔ اس حالت میں "اثبات" (صرف اللہ کا وجود) کا نور تمام اعضاء میں سرایت کر جاتا ہے۔

شیخ کی توجہ اور برزخ کبریٰ: مصنف نے بتایا ہے کہ حضرت شیخ عبد الرحیم کے بقول، جب سالک اپنے شیخ کی طرف پوری توجہ کرتا ہے، تو وہ کیفیت "برزخ کبریٰ" (ایک عظیم روحانی مقام) کی مانند ہو جاتی ہے۔ یعنی شیخ کی توجہ مرید کے سلوک اور روحانی راستے میں کامیابی کا بڑا ذریعہ بنتی ہے۔

حبس دم اور نگہداشت: مصنف نے بتایا ہے کہ ذکر کے دوران "حبس دم" (سانس روک کر ذکر کرنا) اور "عددی نگہداشت" (تعداد کا خیال رکھنا) کی اہمیت بتائی گئی ہے تاکہ خیالات منتشر نہ ہوں اور دل مکمل طور پر اللہ کی طرف متوجہ رہے۔

خاص طور پر اسم ذات (اللہ) کی حقیقت کہ دل کی مکمل تسخیر (اللہ کی طرف پوری توجہ) مکمل ہو چکی ہے۔ اللہ وتر (اکیلا/طاق) ہے اور وہ وتر (تنہائی یا طاق چیزوں) کو پسند فرماتا ہے۔ اور رہا اسم ذات کا ذکر، تو اللہ تعالیٰ نے (قرآن میں) فرمایا ہے: "آپ کہہ دیجیے 'اللہ' (ہی سب کچھ ہے) پھر انہیں چھوڑ دیجیے"۔ یعنی ہر چیز سے کٹ کر صرف اللہ کے نام پر توجہ دی جائے۔

مصنف اپنے مرشد (ولی عصر اور وقت کے قطب) کا حوالہ دے رہے ہیں کہ انہوں نے اپنی کتاب یا رسالہ 'لمعات' میں یہ بات بیان فرمائی ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ "اللہ" کے نام کے ذریعے تین جہتوں (طریقوں) سے اللہ کی ذات کی طرف صعود (عروج یا بلندی) حاصل ہوتی ہے۔ پہلا طریقہ یہ ہے۔ فرشتوں کے راستے سے؛ کہ اس مبارک نام (اللہ) کی صورت ایک نوری شعلے کی رنگت میں ظاہر ہوتی ہے۔ جب انسان ذکر کرتا ہے تو اس

ذکر پر مقرر فرشتے (مؤکل) اس نورانی صورت کو اپنے اندر جذب کر لیتے ہیں، اور جب ذکر کی کثرت ہوتی ہے تو یہ اثر ان فرشتوں سے اوپر والے بلند مرتبے کے نفوس (فرشتوں/ارواح) میں منتقل ہوتا رہتا ہے، یہاں تک کہ یہ "حظيرة القدس" (انتہائی پاکیزہ مقام) تک پہنچ جاتا ہے۔ یہ ذکر (نوری صورت میں) بارگاہِ الہی یا مقامِ رندی اعظم

(بزرگی کا بلند مقام) تک پہنچ کر ٹھہر جاتا ہے۔ لفظ کے معنی بھی یہی ہیں۔ پس اس کے ذریعے رحمٰن کا چہرہ یا رضامندی حاصل کی جاتی ہے۔ دوسرا طریقہ "صورتِ مثالیہ" (روحانی مشاہدہ) کا ہے کہ جب جب یہ اسمِ اعظم (اللہ) زبان سے ادا ہوتا ہے، تو اس سے ایک انتہائی عظیم اور پُرشکوہ (فخیمہ) حقیقت جوش مارتی ہوئی نکلتی ہے۔ اور وہ حقیقت اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی ذات تک راستہ کھول دیتی ہے۔ تیسرا طریقہ سانسوں (انفاس) کے ذریعے ہے جو ذاکر کے طبقے (درجے) کے مطابق ہوتا ہے: یہ ذکر ہمت اور بلند ارادے کے ذریعے مقامِ قدس تک پہنچتا ہے۔

مصنف نے خاص طور پر اسمِ اللہ کے مراقبے کا طریقہ بیان کیا ہے۔ لفظ "اللہ" محض ایک لفظ نہیں بلکہ اللہ کی نورانی صفات کا مظہر ہے۔ الفاظ اور کلمات کی دنیا میں اس کی ایک خاص شان ہے اور عالمِ مثال (روحانی دنیا) میں اس کا مقام بہت بڑا ہے۔ پس گویا وہ بات جو حدیثِ قدسی میں واضح ہے کہ (اللہ فرماتا ہے) "میں اپنے بندے کے ساتھ ہوں۔

عربی: اَنَا مَعَ عَبْدِي (میں اپنے بندے کے ساتھ ہوں)۔

جب وہ میرا ذکر کرتا ہے اور اس کے ہونٹ میرے (نام کے) ساتھ حرکت کرتے ہیں، اور میں اس کا ہم نشین ہوں جو میرا ذکر کرے۔" اس بات میں اشارہ اس معنی کی طرف ہے کہ (بندے نے کہا) میرے ہونٹوں نے حرکت کی۔ جب بندہ زبان سے اللہ کہتا ہے تو اللہ کی معیت (ساتھ) اسے نصیب ہوتی ہے۔ یہ بندے کے لیے بہت بڑی بشارت ہے کہ ذکر کے وقت اللہ اس کے قریب ہوتا ہے۔ مختصر یہ کہ اس مبارک لفظ (اللہ) کے ساتھ ذکر کرنا گویا اس (ذات) کے ساتھ وصال (ملاقات/میلاد) ہے۔

وہ ذات جو تمام کمالات کا مجموعہ اور تجلیات کا منبع ہے، اور اس کا طریقہ یہ ہے جو طریقت کے مشایخ نے مقرر فرمایا ہے، وہ یہ ہے کہ لفظ "اللہ" کو پُرکاری (موٹا پڑھنا)، تشدید اور پوری مد کے ساتھ ناف سے کھینچے اور دماغ کی چھت (اوپر والے حصے) تک پہنچائے۔ اور آہستہ آہستہ تعداد میں اضافہ کرے، اور حضرت والدین (مرشد) نے کلام کے ساتھ یہ ملاحظہ کرنے کو بھی شامل فرمایا ہے کہ وہی اول ہے، وہی آخر ہے، وہی ظاہر ہے اور وہی باطن ہے۔" اس کے بارے میں بھی اسی وضع (طریقے) سے ارشاد فرمایا کہ ایک بار لفظ "اول" کا ملاحظہ (تصور) کرے اور خیال کے ذریعے اوپر

کی جانب اشارہ کرے۔ اور لفظ "آخر" کا ملاحظہ کرتے ہوئے نیچے کی طرف اشارہ کرے، اور لفظ "ظاہر" کا مشاہدہ کر کے پیچھے کی جانب اشارہ کرے۔ اور لفظ "باطن" کا ملاحظہ کر کے سامنے کی طرف اشارہ کرے۔ اور ان اشاروں میں یہ یقین رکھے کہ وہ "ذاتِ پاک" اپنی بے مثال اور بے کیف تنزیہ (پاکی) کے ساتھ ہر سمت سے محیط ہے اور تمام جہات میں جاری و ساری ہے۔ مصنف نے بتایا ہے کہ مست ہوئے بغیر کسی کا کام (مقصد) کب بن پایا ہے؟ گوشہ تنہائی میں بیٹھ کر (ذاتِ حق کا) بلند تخیل کرنا شرط ہے، اور یہی طریقہ استادِ طریقت سے یادگار چلا آ رہا ہے۔ چھٹے مرحلے میں کہا گیا ہے کہ "ہیچ ملاحظہ نکند" (کچھ بھی ملاحظہ نہ کرے)۔ یہ تصوف میں "فنا" کی حالت ہے، جہاں سالک اپنی ذات، سمتوں اور اشاروں کو بھی بھول جاتا ہے اور صرف اللہ کا وجود باقی رہ جاتا ہے۔

مصنف نے بتایا ہے کہ جب سالک (روحانی مسافر) ایک خاص مقام پر پہنچتا ہے اور نفس کے اثرات سے نکل کر "قلب" کے مقام پر ٹھہرتا ہے، تو اس پر انوارِ الہی کا غلبہ ہوتا ہے۔ یہ نور اس کے پورے وجود (اعلیٰ و اسفل) میں سرایت کر جاتا ہے۔ حضرت شیخ (قدس سرہ) کا قول نقل کیا گیا ہے کہ "نفی اثبات" (لا الہ الا اللہ کا ذکر) کا مقصد سلوک کی تکمیل ہے، جبکہ "اسم ذات" (اللہ اللہ کا ذکر) جذب پیدا کرنے میں مدد دیتا ہے۔ مصنف اپنے مرشد کا حوالہ دیتے ہوئے لکھتے ہیں کہ "سلوک" دراصل نفس کی رنگتوں سے نکل کر اللہ کے رنگ (صبغة اللہ) میں رنگ جانے کا نام ہے۔ جبکہ "جذب" کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ خود بندے کے دل سے حجابات (پردے) ہٹا دے۔ روحانی ترقی کے دو راستے ہیں: ایک وہ جہاں انسان خود محنت کرتا ہے (سلوک)، اور دوسرا وہ جہاں اللہ کی محبت اسے اپنی طرف کھینچ لیتی ہے (جذب)۔ نقشبندی بزرگوں کے نزدیک پہلے اللہ کی محبت اور کشش کا ہونا ضروری ہے، کیونکہ اس کے بغیر نفس کی پاکیزگی اور اللہ تک رسائی بہت مشکل ہے۔

مصنف نے بتایا ہے کہ جب سلوک (روحانی راستہ) مہذب اور درست ہو جاتا ہے، تو اس کا نتیجہ "فنا" کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے اور اس میں کسی عاجزی یا کمی کی گنجائش نہیں رہتی۔ دیگر طریقوں کے برعکس، یہاں "اسم ذات" (اللہ کا ذکر) کو پہلے رکھا جاتا ہے۔ مصنف فرماتے ہیں کہ اگر سلوک سے پہلے جذب (اللہ کی طرف سے کشش) پیدا ہو جائے، تو اس سے حجابات (رکاوٹیں) ختم ہو جاتی ہیں۔ یہ ایک اہم نکتہ ہے کہ نقشبندی سلسلے میں اللہ کی طرف سے آنے والی کشش کو انسانی محنت پر مقدم سمجھا جاتا ہے۔ تصوف میں "فنا" سے مراد بے ہوشی نہیں، بلکہ یہ ہے کہ انسان کا شعور حق تعالیٰ کے وجدان میں اس قدر غرق ہو جائے کہ اسے اپنے وجود کی خبر نہ رہے۔ یہ ایک ایسی حالت ہے جہاں دل صرف باری تعالیٰ کی طرف متوجہ رہتا ہے اور

ماسویٰ اللہ (اللہ کے سوا سب کچھ) سے کٹ جاتا ہے مصنف اپنے مرشد کا حوالہ دیتے ہوئے کہتے ہیں کہ سالک کو چاہیے کہ اپنی پوری ہمت اور کوشش صرف کرے تاکہ اپنے باطن کو تمام آلائشوں سے پاک کر سکے۔ بغیر کسی لفظ یا آواز کے، اپنے دل کو اللہ کی طرف متوجہ رکھنا ہی اصل مقصد ہے۔ طریقہ نقشبندیہ کی خاصیت یہ بتائی گئی ہے کہ اس میں خیالات کی پراگندگی کو ختم کرنے کے لیے "نفی و اثبات" (لا الہ الا اللہ) کے ذکر کے بجائے توجہ الی اللہ پر زور دیا جاتا ہے۔ سالک کو چاہیے کہ وہ اپنے دل کی نگہبانی کرے اور ہمہ وقت اللہ کے ذکر میں غرق رہے:- اللہ تعالیٰ کی لطافت کا مطلب یہ ہے کہ وہ اپنی ذات میں تنہا ہونے کے باوجود کائنات کے ذرے ذرے کے ساتھ موجود ہے وہ کسی چیز میں "حلول" (سما جانا) نہیں کرتا، بلکہ اس کا ساتھ (معیت) اس کی اپنی شان کے لائق ہے۔ سالک کو ہر وقت اس "دوام حضوری" کا خیال رکھنا چاہیے۔ مصنف نے بتایا ہے کہ دل میں اس آیت کا تصور کرے: "كَانَ اللَّهُ عَلَيَّكُمْ رَقِيبًا" (بیشک اللہ تم پر نگہبان ہے)۔ اسے زبان سے نہیں کہنا بلکہ دل میں اس کے معنی کا احساس پیدا کرنا ہے۔ اسی طرح اس آیت کا تصور: "أَلَمْ يَعْلَم بِأَنَّ اللَّهَ يَرَى" (کیا وہ نہیں جانتا کہ اللہ اسے دیکھ رہا ہے)۔ اس سے دل میں اللہ کا ڈر اور حضوری پیدا ہوتی ہے۔

مصنف نے بتایا ہے کہ نفس اپنی فطرت میں سرکش ہے، لیکن ریاضت اور مسلسل جدوجہد سے اسے بدلا جا سکتا ہے۔ جب انسان اللہ کے ذکر میں اتنا غرق ہو جائے کہ غفلت ختم ہو جائے، تو اسے وہ "موت" نصیب ہوتی ہے جس کے بعد ابدی زندگی (بقا) ہے۔

مصنف نے ذکر الہی کے ثمرات اور مرشد کامل کی صحبت کے اہم نکات بیان کیے۔ ذکر کی انتہا: جب ذکر انسان کے رگ و پے میں بس جاتا ہے، تو اسے دنیا اور آخرت میں الہی تجلیات حاصل ہوتی ہیں۔ اولیاء کا احترام: اللہ کے ولیوں کا انکار کرنا روحانی ترقی میں سب سے بڑی رکاوٹ اور ذلت کا سبب بنتا ہے۔

صحبت مرشد: نیک لوگوں اور مرشد کی صحبت کو ذکر الہی کے برابر فائدہ مند قرار دیا گیا ہے کیونکہ اس سے انسان کی روحانی حالت بدل جاتی ہے۔ مرشد کامل کی صحبت کو طریقت کا بنیادی رکن قرار دیا ہے۔ اگر مرشد سامنے موجود نہ ہو تو یکسوئی کے ساتھ، پاک صاف ہو کر ان کا تصور کرنے سے وہی روحانی فیض حاصل کیا جا سکتا ہے۔ جب سالک اپنے خیالات کو ہر طرف سے ہٹا کر صرف اپنے مرشد کی روحانیت پر مرکوز کرتا ہے، تو اس کے دل کا آئینہ صاف ہو جاتا ہے اور اسے فیض ملنے لگتا ہے۔

ذکر کا طریقہ: مصنف نے بتایا ہے کہ تصور شیخ کے بعد ذکر الہی (اللہ یا لا الہ الا اللہ) کو پوری توجہ اور ضرب کے ساتھ کرنا چاہیے تاکہ اللہ کی محبت رگ و پے میں بس جائے۔

حضور ﷺ سے روحانی بیعت کا تصور: ایک خاص عمل بتایا گیا ہے کہ عشاء کے بعد تنہائی میں بیٹھ کر اپنے ہاتھوں کو رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ تصور کر کے اسلام کے بنیادی ارکان پر اپنی بیعت کی تجدید کرے۔ یہ عمل روحانی ترقی اور حضور ﷺ سے نسبت پیدا کرنے کے لیے بہت مفید بتایا گیا ہے۔

"... عَلَى أَنْ لَا تُشْرِكَ بِاللَّهِ شَيْئًا وَلَا أَسْرِقَ وَلَا أَرْبِي"

یہ وہ مشہور الفاظ ہیں جن پر نبی کریم ﷺ صحابہ اور صحابیات سے بیعت لیا کرتے تھے (شرک، چوری، زنا اور بہتان سے بچنے کا عہد)۔

عربی عبارات:

"إِنَّ اللَّهَ مَحْبُوبٌ وَأَنَّهُ لَا مَحْبُوبَ سِوَاهُ"

ترجمہ: * بے شک اللہ ہی اس کا محبوب ہے اور اس کے سوا کوئی محبوب نہیں۔

درود و سلام اور بیعت کا تصور:

"صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ" اور "عَلَى الْخَمْسِ شَهَادَةٌ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ"

ترجمہ: * اللہ ان پر درود اور سلام بھیجے، (اسلام کی) پانچ بنیادوں پر (بیعت کرنا کہ) اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔

بیعت کے تصور کے بعد 100 بار درود شریف پڑھنے کو مرشد کی روحانی صحبت کے حصول کا ذریعہ بتایا گیا ہے۔

سالک کے لیے سب سے بڑی رکاوٹ 'احادیثِ نفس' (نفس کی باتیں) اور 'خطراتِ لایعنی' (فضول خیالات) ہیں جو دل کو منتشر کرتے ہیں۔ اس کا علاج ذکر اور توجہ الی اللہ میں پوشیدہ ہے۔ اگر ذکر الہی کے دوران دل میں برے خیالات یا وسوسے آئیں، تو سالک کو پریشان نہیں ہونا چاہیے بلکہ "اللہ" کے نام اور "لا الہ الا اللہ" کی ضرب سے دل کو پاک کرنا چاہیے۔ مصنف نے بتایا ہے کہ صحابی رسول حضرت ابن عباسؓ کے حوالے سے تسلی دی گئی ہے کہ وسوسوں کا آنا ایمان کی علامت ہے اور اس کا علاج اللہ کی طرف رجوع کرنا ہے۔

(عربی)

فِي صَدْرِكَ فَقُلْ هُوَ الْأَوَّلُ وَالْآخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ أَخْرَجَهُ

جب دل میں وسوسہ پاؤ تو کہو وہی (اللہ) اول ہے، وہی آخر ہے، وہی ظاہر ہے اور وہی باطن ہے اور وہ ہر چیز کا علم رکھنے والا ہے۔

میرے شیخ اور مرشد نے کتاب "بمعات" میں لکھا ہے کہ تنہائی میں جاؤ اور: غسل کرے، نئے (صاف) کپڑے پہنے اور دو رکعت (نفل) پڑھے اور آخر میں یہ دعا کرے: اے اللہ مجھے گناہوں سے ایسے پاک کر دے جیسے سفید کپڑا میل سے صاف کیا جاتا ہے۔ اے اللہ! میرے اور میرے گناہوں کے درمیان ایسی دوری پیدا کر دے جیسے تو نے مشرق اور مغرب کے درمیان دوری رکھی ہے۔ اے اللہ! میرے گناہوں کو پانی، برف اور اولوں سے دھو ڈال۔ اے اللہ! بنا دے میرے دل میں نور، میری آنکھ میں نور، میرے کان میں نور اور میری زبان میں نور، میرے پٹھوں میں نور، میرے گوشت میں نور اور میرے خون میں نور۔ مصنف یہ کہہ رہے ہیں کہ اگر ذکر کے دوران دل میں خیالات بھٹکیں، تو وضو کر کے نماز پڑھیں اور اللہ کے نور کی دعا مانگیں۔ تین بار ایسا کرنے سے دل میں ٹھنڈک اور یقین پیدا ہو جاتا ہے۔ یہ دعائے نور نبی کریم ﷺ سے ثابت ہے جو وہ اکثر نماز کے لیے جاتے ہوئے یا تہجد میں پڑھتے تھے۔

عربی متن (دعائے نور)

اللَّهُمَّ اجْعَلْ فِي قَلْبِي نُورًا وَفِي بَصَرِي نُورًا وَفِي سَمْعِي نُورًا وَفِي يَمِينِي نُورًا وَفِي شِمَالِي نُورًا وَفِي لِسَانِي نُورًا وَفِي شَعْرِي نُورًا وَفِي بَشَرِي نُورًا وَاجْعَلْ فِي نَفْسِي نُورًا وَأَعْظِمْ لِي نُورًا وَاجْعَلْنِي نُورًا۔

ترجمہ: اے اللہ! میرے دل میں نور پیدا کر دے، میری بصارت (آنکھوں) میں نور، میری سماعت (کانوں) میں نور، میری دائیں جانب نور، میری بائیں جانب نور، میری زبان میں نور، میرے بالوں میں نور اور میری جلد (کھال) میں نور پیدا کر دے۔ اے اللہ! میرے نفس میں نور پیدا کر، مجھے بہت بڑا نور عطا فرما اور مجھے سراپا نور بنا دے۔

جتنا ہو سکے یہ دعا پڑھے اور مذکورہ نماز کے بعد 'یا نور' کا ورد کرے۔ چار ضربی یا تین ضربی ذکر میں مشغول ہو جائے۔ اور اگر وسوسے یا خیالات دوبارہ پریشان کریں تو اسی وقت وضو کرے اور دوبارہ دو رکعت اسی طریقے سے پڑھے۔ اور پھر اسی ذکر میں مشغول ہو جائے۔ اور اگر خیالات پھر پریشان کریں تو دوبارہ یہی عمل دہرائے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ جب تین مرتبہ ایسا کرے گا تو یقیناً دل میں ایک خاص قسم کی ٹھنڈک اور سکون پیدا ہو جائے گا پھر ذکر نفی و اثبات 'لا الہ الا اللہ' اور شوقِ الہی کے

حصول میں لگ جائے۔ اور فرمایا گیا کہ میرا اس پر تھوڑا سا اعتماد نہیں بلکہ بہت زیادہ ہے۔ یہ ایک ایسا آزمودہ تریاق/علاج ہے جس کا اثر کبھی خطا نہیں جاتا۔ اور یہ بھی فرمایا کہ اگر کسی وقت وسوسوں کا ہجوم ہو جائے تو *وبحمدہ سبحان اللہ* کی دل پر اس طرح ضرب لگائے کہ لفظ 'سبحان' سیدھا دل پر اثر کرے۔ *'سبحان اللہ' کو دل میں بسائے اور 'وبحمدہ' کو حق تعالیٰ کا وہ نور تصور کرے جو عرش کے اوپر موجود ہے۔* خیال میں ضرب لگائے؛ 'سبحان اللہ' کہنا اللہ کو مخلوق کی صفات سے پاک قرار دینا ہے اور 'وبحمدہ' ان تمام تعریفوں کا اثبات ہے جو اللہ کی شان واجب کے لائق ہیں۔ اس ذکر کو مسلسل (تواتر کے ساتھ) کرتا رہے یہاں تک کہ اپنے اندر انشراح صدر (دل کا کھلنا اور سکون) محسوس کرنے لگے۔ اس کے بعد اس عظیم نور کا ذکر کرے جو عرش کے اوپر ہے، اور اس کا ایسا تصور کرے کہ اس تخیل میں انسان اپنی ذات سے بے خبر (غائب) ہو جائے۔ یہ عمل مایوسی کو ختم کرنے، غموں کو دور کرنے اور دل کی خوشی و اطمینان کے لیے بہت فائدہ مند ہے۔ اور بزرگوں نے ارشاد فرمایا کہ سالک (راہ حق کے مسافر) کی پریشانی کی چند وجوہات ہوتی ہیں، کبھی یہ محبت اور شوق میں خرابی کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے۔ اس کی کیفیت یہ ہے کہ سلوک کا دارومدار سالک کی اس خوشی اور چستی پر ہے جو اسے اللہ کی ذات کے ذکر میں ملتی ہے، اور یہی ترقی (عروج) کا سبب ہے۔ اور اس تمام تر توجہ کا اللہ کی ذات میں محصور (مرکوز) ہو جانا ہی اصل مقصود ہے۔

مصنف نے سالک (روحانی سفر کرنے والے) کی نفسیاتی اور روحانی کیفیات، خاص طور پر "قبض" (دل کی تنگی یا اداسی) اور اس کے علاج کا ذکر کیا ہے۔ چنانچہ جب بعض سالکین (روحانی مسافر) اس کی کئی گنا مقدار اپنے اوپر لازم کر لیتے ہیں اور جب شدید پیاس (تڑپ) ظاہر ہوتی ہے تو وہ نفس کو یکبارگی تمام رکاوٹوں سے روک دیتے ہیں۔ یہ عمل دل کی تنگی (انقباض) کا باعث بنتا ہے اور وہ شدید شوق جو وہ رکھتے تھے، حواس کی کمزوری، پریشانی اور غم میں بدل جاتا ہے۔

اس کا علاج یہ ہے کہ لگام کو تھوڑا ڈھیلا چھوڑ دیا جائے، یعنی مباح (جائز) خواہشات کی اجازت دی جائے اور جب تک وہ (روحانی) خوشی و نشاط واپس نہ آجائے، ریاضت کو ترک کر دیا جائے۔ پھر شوق کے حصول کے لیے 'نفی و اثبات' (لا الہ الا اللہ) کی تکرار کی جائے تاکہ محبت کی توحید حاصل ہو، نشاط کی حفاظت ہو اور اسے صرف ذات حق میں منحصر کیا جائے۔ یا پھر (یہ تنگی) نفس کے باقی ماندہ حصوں اور سالک کی اپنی ذات میں موجود تاریکی کی وجہ سے ہوتی ہے۔ یہاں بتایا گیا ہے کہ انسان کی ترقی میں ایک رکاوٹ بزدلی اور ہمت کی کمی ہے، جس سے نفس سستی کا شکار ہو

جاتا ہے۔ اگر نفس سست ہو جائے تو اسے بڑے انعامات کا لالچ دے کر اور منزل کی اہمیت بتا کر دوبارہ راستے پر لایا جاتا ہے۔ بزرگوں کے واقعات سننا اور اللہ کی رحمت کی امید رکھنا انسان میں حوصلہ پیدا کرتا ہے۔ انسان کے بگاڑ کی ایک وجہ فضول گفتگو اور برے لوگوں کے ساتھ وقت گزارنا ہے۔ جب انسان بری صحبت میں رہتا ہے تو اسے احساس بھی نہیں ہوتا اور وہ برائی اس کے ذہن کا حصہ بن جاتی ہے۔ اس کا حل یہ ہے کہ بندہ کچھ وقت کے لیے لوگوں سے کٹ کر اللہ کی طرف لو لگائے۔ شیطان انسان کو یہ احساس دلاتا ہے کہ "تم تو بخشے نہیں جاؤ گے" یا "تم منزل تک نہیں پہنچ سکتے۔" شیخ (نے فرمایا)؛ اس کا علاج ہمت جمع کرنا، ان خیالات کو رد کرنا اور اس (شیطانی عمل) کی برائی پر یقین رکھنا ہے۔ اس کی قباحت (برائی)؛ یا پھر یہ ارادے کی پریشانی اور بکھر جانے کی وجہ سے ہے، کہ وہ جتنا بھی چاہے کہ کسی کام میں مشغول ہو، اس کا نفس اس کی فرمانبرداری نہیں کرتا۔

روحانی امراض اور ان کے علاج اہم نکات:

ظاہری و باطنی پاکیزگی: ** کپڑوں اور بدن کی صفائی کے ساتھ ساتھ حقوق العباد کی ادائیگی لازم ہے۔

ذکر الہی: ** شیطانی وسوسوں کا واحد حل "یا اللہ" کا کثرت سے ورد ہے۔

دنیا کی محبت: ** یہ ایک چھپی ہوئی بیماری ہے دل کو تاریک کر دیتی ہے۔

چالیس دن کی اہمیت: روحانیت میں ۴۰ دن (اربعین یا چلہ) کی خاص اہمیت ہے، جس میں نفس کی تربیت ہوتی ہے مصنف روحانی تربیت کے ۴۰ دنوں کو ماں کے پیٹ میں بچے کی تخلیق کے مراحل (جو حدیث کے مطابق ۴۰، ۴۰ دن کے ہوتے ہیں) سے تشبیہ دے رہا ہے۔

عربی متن، اردو ترجمہ اور تشریح

فَتَمَّ مِيقَاتُ رَبِّهِ اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً (الایہ)

ترجمہ: ** "پس اس کے رب کی مقررہ مدت چالیس راتوں میں پوری ہوئی

تشریح: ** یہ قرآن کی آیت کا حصہ ہے جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے کوہ طور پر قیام کی مدت کی طرف اشارہ کر رہی ہے۔

و رُوِيَ فِي الْحَدِيثِ حَمَزْتُ طَيِّبَةً أَدَمَ أَرْبَعِينَ صَبَاحًا وَ فِي الْحَدِيثِ مَنْ أَخْلَصَ لِلَّهِ أَرْبَعِينَ صَبَاحًا ظَهَرَتْ يَنَابِيعُ الْحِكْمَةِ مِنْ قَلْبِهِ عَلَى لِسَانِهِ الْخ

ترجمہ: "اور حدیث میں مروی ہے کہ: میں نے آدم (علیہ السلام) کی مٹی کو چالیس صبحوں (دنوں) تک گوندھا۔ جس نے چالیس دن اللہ کے لیے اخلاص اختیار کیا۔ تو اس کے دل سے حکمت کے چشمے اس کی زبان پر جاری ہو جائیں گے

یہ حدیث بتاتی ہے کہ چالیس دن کی مسلسل عبادت اور اخلاص سے انسان کو باطنی علم اور دانائی حاصل ہوتی ہے۔

چلے کا طریقہ کار اس کے ارکان اور شرائط

اس کا طریقہ یہ ہے کہ سب سے پہلے اس حکم کے مطابق کہ "اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے"، اپنی نیت کو خالص کرے، یعنی صرف اور صرف پیروی (کی نیت ہو۔ رسول اللہ ﷺ کی (پیروی) اور آپ ﷺ کی سنتِ اعتکاف کو قائم کرنا اور اللہ کے سوا ہر چیز سے کٹ جانا اور اپنے دل کو اللہ کے ذکر اور عبادت کے لیے فارغ کر لینا۔ ایسا ارادہ کرے اور خلوت (تنہائی) کے لیے ایسی مسجد کا انتخاب کرے جہاں باجماعت نماز ہوتی ہو۔

تاکہ وہ باجماعت نماز کے ثواب سے محروم نہ رہے، کیونکہ حدیث میں آیا ہے۔ اعتکاف صرف مسجدِ جامع میں ہی (مکمل) ہے، پس (اعتکاف شروع کرنے سے پہلے) غسل کرے اور پاک لباس پہنے۔

*اہم نکات

وقت: یہ مخصوص عمل 20 شعبان سے شروع کرنے کا مشورہ دیا گیا ہے۔

ادب: کسی بھی روحانی مشق سے پہلے توبہ، غسل، خوشبو اور اپنے اساتذہ یا مشائخ کو ایصالِ ثواب کرنا ضروری قرار دیا گیا ہے۔

دائمی وضو: *حضرت جنید بغدادیؒ کے حوالے سے "ہمیشہ باوضو رہنے" کو اس عمل کی بنیادی شرط بتایا گیا ہے۔

راہِ سلوک اور باطنی صفائی کے رہنما اصول

سالکِ راہِ حق کے لیے باطنی صفائی اور قلب کی نورانیت کا حصول چند بنیادی ارکان پر منحصر ہے۔ ان میں سب سے پہلا ثمر نورانیتِ قلب ہے، جو مندرجہ ذیل مجاہدات کے نتیجے میں حاصل ہوتا ہے

پہلا رکن: دوامِ خلوت (ہمیشہ تنہائی اختیار کرنا)

سلوک کا اہم رکن یہ ہے کہ انسان خلوت نشینی کو اپنا معمول بنا لے۔ سوائے نماز باجماعت، نماز جمعہ اور انسانی ضروریات (قضائے حاجت) کے، اپنی خلوت گاہ سے باہر قدم نہ نکالے۔ اگر کسی دوسری مسجد میں جمعہ کی ادائیگی کے لیے جانا مقصود ہو کے قاعدے کی سختی سے 'نظر بر قدم' تو وہاں بھی جائے، مگر اس سفر کے دوران پابندی کرے۔ یعنی چلتے ہوئے اپنی نگاہیں اپنے قدموں تک محدود رکھے تاکہ توجہ منتشر نہ ہو اور کسی غیر کی طرف التفات نہ رہے۔ مسجد میں ضروری نماز ادا کرنے کے فوراً بعد بلا تاخیر اپنی خلوت گاہ میں واپس لوٹ آئے۔

دوسرا رکن: دوامِ صیام اور تقلیلِ طعام (روزہ اور کم خوری)

ہمیشہ روزے کی حالت میں رہنا ہے۔ روزے کے آداب میں یہ بات افضل قرار دی گئی ہے کہ افطار کے بعد طعام کا وقت نمازِ عشا کے بعد رکھا جائے۔ تاہم، اگر بھوک کی شدت کی وجہ سے دل میں تشویش پیدا ہو رہی ہو اور یکسوئی متاثر ہو، تو احتیاط کے ساتھ پہلے بھی کھانا کھایا جا سکتا ہے۔

(کم کھانے) کو اپنے اوپر لازم کر لے۔ اس کا بہترین 'قِلتِ طعام' کھانے کے معاملے میں پیمانہ یہ ہے کہ معدے کا محض ایک تہائی (3/1) حصہ غذا کے لیے استعمال ہو اور باقی خالی رکھا جائے۔ اگر ہمت ہو تو اس سے بھی کم کھائے، مگر اس میں اعتدال ملحوظِ خاطر رہے۔ ایسا نہ ہو کہ بھوک کی وجہ سے جسم میں ایسی نقابت اور کمزوری آ جائے کہ عبادت کی چستی ختم ہو جائے اور ذکر و الہی میں وہ لذت باقی نہ رہے۔

حقیقت یہ ہے کہ کم کھانا دل میں رقت اور نرمی پیدا کرتا ہے، کم خوری کے فوائد باطنی صفائی کا موجب بنتا ہے اور انسان میں ملکوتی صفات کو جلا بخشتا ہے۔ یہی وہ عمل ہے جو انسان کو انوارِ الہی کا مرکز بنا دیتا ہے، جیسا کہ روایات میں ذکر ہے کہ مادی کھانے کے برعکس اصل غذا "طعامِ اللہ" (روحانی غذا) ہے۔

تیسرا رکن: دوام سکوت (مستقل خاموشی)

رکن زبان کی حفاظت اور مستقل خاموشی اختیار کرنا ہے۔ سالک کو چاہیے کہ وہ لایعنی گفتگو سے مکمل پرہیز کرے اور اس کی زبان سے سوائے ذکر الہی کے کچھ اور جاری نہ ہو۔ یہ سکوت لسانی دراصل سکوت قلبی کا پیش خیمہ بنتا ہے، جس سے باطن کے اسرار کھلنا شروع ہوتے ہیں۔

آداب خلوت اور سلوک کے ارکانِ لازمہ

سلوکِ روحانی کی راہ پر گامزن ایک سالک کے لیے خلوت (تنہائی) محض گوشہ نشینی کا نام نہیں، بلکہ یہ اپنے باطن کی صفائی اور اللہ سے لو لگانے کی ایک مخصوص حالت ہے۔ اس مرحلے پر سالک کے لیے چند آداب اور قواعد کی پابندی لازم ہے تاکہ وہ اپنی روحانی منزل کو پا سکے۔

صمت اور فضول کلام سے پرہیز

خلوت کا پہلا تقاضا خاموشی (صمت) ہے۔ سالک کو چاہیے کہ وہ اپنی تنہائی کے دوران کسی سے بھی گفتگو نہ کرے، جب تک کہ کوئی شدید شرعی ضرورت یا ناگزیر حاجت پیش نہ آجائے۔ یہاں تک کہ اپنے خادم سے بھی صرف بقدر ضرورت بات کرنے کی اجازت ہے۔

غیر ضروری کلام وہ آفت "حکمت کا ثمر" بزرگانِ دین نے خاموشی کو قرار دیا ہے۔ جو اس نورانیت کو برباد کر دیتی ہے جو ذکر الہی کے نتیجے میں قلب میں پیدا ہوتی ہے۔ جس طرح ایک چراغ کو تیز ہوا سے بجانا ضروری ہے، اسی طرح ذکر سے پیدا ہونے والے باطنی نور کو فضول گوئی سے بجانا لازم ہے۔

دوامِ ذکر اور حضورِ قلب

خلوت کا اصل مقصد اور پانچواں رکن دوامِ ذکر و مراقبہ ہے۔ سالک کو ہمہ وقت اس اَنَا جَلِیسُ "مشاہدے میں رہنا چاہیے کہ وہ اپنے رب کے حضور ہے۔ حدیثِ قدسی ہے (میں اس کا ہم نشین ہوں جو میرا ذکر کرتا ہے)۔ "مَنْ ذَكَرَ نِي

ایک سچے سالک کو غفلت کی جھاڑیوں کو اپنے قریب بھی نہیں پھٹکنے دینا چاہیے، کیونکہ خلوت کا انتہائی مقصد ہی اللہ کی قربت اور اس کی معیت کا احساس پانا ہے۔ اگر خلوت میں بھی دل غافل رہا، تو وہ تنہائی بے معنی ہے۔

نفي خطرات اور دفع احاديثِ نفس

سلوک کا چھٹا اہم رکن نفي خطرات ہے، یعنی دل میں آنے والے وسوسوں اور نفسانی کہا جاتا ہے—وہ باتیں جو 'احاديثِ نفس' خیالات کا خاتمہ۔ تصوف کی اصطلاح میں اسے نفس چپکے سے دل میں ڈالتا ہے۔

سالک کو چاہیے کہ وہ پوری کوشش کرے کہ ذکر حق کے سوا کوئی بھی خیال، خواہ وہ بظاہر اچھا ہی کیوں نہ ہو، دل میں داخل نہ ہو۔ روحانیت میں ذکر کے دوران آنے والا 'نیک خیال' بھی ایک قسم کا حجاب (رکاوٹ) بن سکتا ہے اگر وہ توجہ کو اللہ کی ذات سے ہٹا دے۔ جب نفسانی خیالات دل پر غالب آتے ہیں، تو

ذکر کی لذت ختم ہو جاتی ہے۔

وقت کا قیمتی سرمایہ ضائع ہوتا ہے۔

قلب میں کدورت اور اندھیرا پیدا ہوتا ہے جس سے خلوت کا فائدہ حاصل نہیں ہو پاتا۔

ربطِ قلب اور استمدادِ شیخ

سلوک کا ساتواں رکن ربطِ قلب ہے۔ سالک کو چاہیے کہ اپنے دل کو ہمیشہ اپنے شیخ استمداد: (مرشد) کے ساتھ وابستہ رکھے۔ یہ تعلق دو بنیادوں پر استوار ہونا چاہیے (روحانی مدد کی طلب) اور اعتقاد (کامل یقین)۔

سالک یہ یقین رکھے کہ مرشد کا دل وہ آئینہ اور مقامِ نظر ہے جہاں سے اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فیض مرید کی طرف منتقل ہوتا ہے۔ مرشد کے وسیلے سے حاصل ہونے والا یہ فیض سالک کی روحانی ترقی کی بنیاد بنتا ہے اور اسے راہِ حق کی پیچیدگیوں سے بچا کر منزل تک پہنچاتا ہے۔

آدابِ سلوک اور تصفیہِ قلب کے رہنما اصول

راہِ حق کے مسافر (سالک) کے لیے تصفیہِ قلب اور وصولِ الہی کے چند بنیادی آداب و ضوابط ہیں، جو قدیم صوفیانہ کتب کا نچوڑ ہیں۔ ان اصولوں پر عمل پیرا ہو کر ہی ایک طالبِ حق اپنی روحانی منزل مقصود تک پہنچ سکتا ہے۔

1. اطاعتِ مرشد اور مقامِ تسلیم

روحانی سفر کی پہلی سیڑھی اپنے مرشدِ کامل کی رہنمائی پر کامل بھروسہ کرنا ہے۔ سالک کو چاہیے کہ:

تعیین راہ: اس بات پر پختہ یقین رکھے کہ مرشد نے اس کے لیے جو ذکر و اذکار اور وظائف مقرر فرمائے ہیں، وہی بارگاہ الہیٰ تک پہنچنے کا حتمی راستہ ہیں۔

تسلیم و رضا: ہر لمحہ محبت اور سر تسلیم خم کیے ہوئے اپنے مرکز (اللہ اور مرشد) کی طرف متوجہ رہے، کیونکہ فیض کے دروازے اسی وقت کھلتے ہیں جب دل مکمل طور پر متوجہ ہو۔

اعتراض سے گریز: اپنے دل میں شیخ یا استاد پر کسی قسم کا اعتراض لانے سے سختی سے پرہیز کرے۔ یاد رہے کہ دل میں پیدا ہونے والا معمولی سا اعتراض بھی راہ حق میں ایک بڑی رکاوٹ (سدِ راہ) بن جاتا ہے۔

2. استقامت کی دعا

روحانیت کے راستے پر چلتے ہوئے بلندی سے پستی کی طرف گرنے کا خوف ہمیشہ رہنا چاہیے۔ اس کے لیے اس مسنون دعا کا اہتمام ضروری ہے:

"نَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الْخَوْرِ بَعْدَ الْكُوْرِ"

(ہم اللہ کی پناہ مانگتے ہیں کہ ہدایت پانے کے بعد گمراہی کی طرف لوٹ جائیں)۔

3. ارکانِ خلوت (تنہائی کے پانچ اصول)

صوفیانہ طرزِ زندگی اور تزکیہ نفس کے لیے پانچ بنیادی ارکان ہیں، جنہیں 'خلوت کے آداب' کہا جاتا ہے:

دوامِ صیام: ہمیشہ روزے کی حالت میں رہنا یا کثرت سے روزے رکھنا۔

قَلَّتِ کلام: ضرورت سے کم بولنا اور لایعنی گفتگو سے پرہیز کرنا۔

قَلَّتِ طعام: بھوک سے کم کھانا تاکہ نفس قابو میں رہے۔

قَلَّتِ منام: نیند میں کمی کرنا اور راتوں کو بیدار رہنا۔

قَلَّتِ صحبت مع الانام: لوگوں سے میل جول کم رکھنا تاکہ توجہ صرف اللہ کی طرف رہے۔

4. معمولاتِ شب و روز

ایک طالبِ حق کے روزمرہ کے معمولات درج ذیل امور پر مبنی ہونے چاہئیں:

مستقل باوضو رہنے کی کوشش کرنا (مواظبت بر طہارات)۔

نمازوں اور تلاوتِ قرآن مجید کی پابندی۔

نبی کریم ﷺ کی ذاتِ اقدس پر کثرت سے درود و سلام بھیجنا۔

مستقل ذکرِ الہی میں مشغول رہنا۔

5. رمضان المبارک اور شبِ قدر کی اہمیت

خلوت اور تنہائی کا اصل فائدہ تب حاصل ہوتا ہے جب اسے مخصوص مبارک ایام میں عبادت کے لیے وقف کیا جائے۔ خصوصاً:

عشرہ اخیر: رمضان المبارک کے آخری دس دنوں میں خصوصی بیداری اختیار کی جائے۔

طاق راتیں: 21، 23، 25، 27 اور 29 رمضان کی راتوں کو زندہ رکھا جائے (عبادت کی جائے) تاکہ شبِ قدر کی برکات حاصل ہو سکیں۔

عام راتوں کا معمول: رمضان کے علاوہ دیگر راتوں میں بھی کم از کم رات کے ایک تہائی حصے (ثلثِ لیل) تک بیدار رہ کر اللہ کی عبادت کرنی چاہیے۔

معمولاتِ سالک: آدابِ عبادت و ریاضت

راہِ حق کے مسافر اور تزکیہ نفس کے طالب (سالک) کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنے شب و روز کو اللہ کی یاد اور مخصوص عبادات کے سانچے میں ڈھالے۔ اس باب میں ان روحانی معمولات اور نفلی عبادات کا ذکر کیا گیا ہے جو قلب کی صفائی اور باطنی ترقی کا ذریعہ بنتے ہیں۔

شب بیداری اور سحر خیزی

سالک کے لیے مستحسن ہے کہ وہ رات کو ذکرِ الہی کی تڑپ لے کر باوضو حالت میں استراحت کرے۔ جب رات کا آخری تہائی حصہ باقی رہ جائے تو خوابِ غفلت سے بیدار ہو، تازہ وضو کرے اور بارگاہِ الہی میں نمازِ تہجد ادا کرے۔ تہجد سے فراغت کے بعد صبح صادق تک ذکر اور مراقبے میں غرق رہے، کیونکہ یہ وقت تجلیاتِ الہی کے نزول کا بہترین وقت ہے۔

خلوت اور شکرانہ

اگر سالک مخصوص خلوت نشینی یا اعتکاف میں ہو، تو اسے چاہیے کہ جب شوال کا چاند (عید کا چاند) نظر آ جائے، تو نمازِ مغرب کے بعد دو رکعت نمازِ شکرانہ بجا لائے اور پھر اپنی خلوت گاہ سے باہر آئے۔

نفلی نمازیں اور روحانی اشغال

فرائض، واجبات اور سننِ راتبہ کے علاوہ، روحانی کیفیات اور قلب کے غلبے کے لیے درج ذیل نفلی نمازوں کی پابندی نہایت ضروری ہے:

نمازِ تہجد: آٹھ، نو یا گیارہ رکعات۔

نمازِ اشراق: دو رکعات (طلوعِ آفتاب کے بعد)۔

نمازِ چاشت (ضحیٰ): چار رکعات۔

نمازِ زوال: چار رکعات۔

یہ تمام نمازیں اور زبان سے ادا ہونے والے وظائف (اورادِ لسانیہ) دل کو جلا بخشتے ہیں اور سالک کے روحانی سفر میں مدد و معاون ثابت ہوتے ہیں۔

روزوں کی پابندی

روحانی پاکیزگی کے لیے سالک کو چاہیے کہ فرض روزوں کے علاوہ درج ذیل نفلی روزوں کا اہتمام کرے:

یومِ عرفہ (9 ذوالحجہ) کا روزہ۔

یومِ عاشورہ (10 محرم) کا روزہ۔

شوال کے چھ روزے۔

ایامِ بیض کے روزے (ہر قمری ماہ کی 13، 14 اور 15 تاریخ)۔

تلاوتِ قرآن اور مسنون دعائیں

کلامِ الہی سے تعلق مضبوط کرنے کے لیے تلاوت کی ایسی مقدار مقرر کی جائے کہ کم از کم ہر چالیس دن میں ایک مرتبہ قرآنِ کریم کا ختم مکمل ہو سکے۔ اس کے ساتھ ساتھ صبح و شام کے مخصوص اذکار، سوتے وقت کی دعائیں اور وہ تمام اوراد جو احادیثِ صحیحہ سے ثابت ہیں، سالک کے روزمرہ کا لازمی حصہ ہونے چاہئیں۔

صبح کے مسنون اذکار اور دعاؤں کی اہمیت

اللہ رب العزت کا قرب حاصل کرنے اور اپنی زندگی کو خیر و برکت سے معمور کرنے کے لیے صبح کا وقت ایک بیش بہا خزانہ ہے۔ احادیث صحیحہ میں ایسے متعدد اذکار وارد ہوئے ہیں جن کی پابندی انسان کے لیے دنیا اور آخرت میں کامیابی کا ذریعہ بنتی ہے۔ ان میں سے چند اہم اذکار اور سحر کے وقت کی خصوصی دعائیں درج ذیل ہیں:

1. تسبیح و توحید کے کلمات

دن کے آغاز میں دو کلمات کی سو سو بار تکرار کو اپنی عادت بنانا چاہیے۔

سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ: اللہ کی پاکی بیان کرنا اور اس کی حمد و ثنا کرنا گناہوں کی معافی اور درجات کی بلندی کا سبب ہے۔

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ...: یہ کلمہ توحید ایمان کی جڑ ہے، جس میں اللہ کی وحدانیت، بادشاہی اور قدرتِ کاملہ کا اعتراف کیا گیا ہے۔

2. برکتِ سحر اور دعائے فجر

صبح صادق کا وقت انتہائی برکت والا ہوتا ہے۔ جب بندہ سنتِ فجر کے لیے بیدار ہو، تو اسے اپنی عاجزی اور اللہ کی عظمت کا اعتراف کرتے ہوئے چار خصوصی دعائیں مانگنی چاہئیں، جو کہ بندگی کا خلاصہ ہیں:

حصولِ علمِ نافع: بندہ اللہ کے سامنے اعتراف کرتا ہے کہ وہ خود جاہل ہے اور اللہ سب کچھ جاننے والا ہے۔ اس دعا کا مقصد ایسا علم حاصل کرنا ہے جو اللہ کی عبادت میں معاون بنے، کیونکہ علمِ نافع کے بغیر ہلاکت کا ڈر ہے۔

استغنا اور بے نیازی: اللہ "غنی" ہے اور بندہ اس کے در کا "فقیر"۔ اس دعا کے ذریعے بندہ اللہ سے سوال کرتا ہے کہ اسے دنیا کی ضرورتوں کے لیے غیر اللہ کا محتاج نہ کرے اور اسے قناعت عطا فرمائے۔

شیطان پر غلبہ: انسانی کمزوری کا اعتراف کرتے ہوئے اللہ کی قوت سے مدد مانگنا تاکہ ابلیس کے مکر و فریب سے بچا جا سکے۔ اللہ کی مدد کے بغیر انسان شیطان کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔

نفس پر قابو: نفسِ امارہ کو مغلوب کرنا تزکیہ نفس کی پہلی سیڑھی ہے۔ اللہ کی قدرت کے ذریعے اپنے نفس پر قابو پانے کی التجا کرنا ہی اصل کامیابی ہے، ورنہ نفس کی پیروی انسان کو تباہی کے دہانے پر لے جاتی ہے۔

تعلیماتِ سلوک: اذکارِ مابعد نمازِ فجر و اشراق

کتاب کے اس باب میں بندے کی عاجزی، اللہ کی کبریائی اور روزمرہ کے روحانی معمولات کا تذکرہ ہے، جن کا خلاصہ درج ذیل نکات پر مبنی ہے:

1. فنا و بقا کی التجا

سالک کو چاہیے کہ وہ اپنی ہستی کو مٹانے اور اللہ کی ذات میں گم ہونے کے لیے یہ دعا مانگے کہ: "اے باری تعالیٰ! تو ہی باقی رہنے والا ہے اور میں فنا ہونے والا بندہ ہوں۔ میرے دل میں اپنی یاد اس طرح راسخ کر دے کہ تیری بقا کے مشاہدے میں مجھے تیرے سوا سب کچھ بھول جائے، کیونکہ تیری یاد سے دوری ہی اصل ہلاکت ہے۔"

2. استغفار اور سید الاستغفار

ذکرِ الہی کے ساتھ ساتھ توبہ و استغفار کی تاکید کی گئی ہے۔ احادیثِ صحیحہ میں وارد کلماتِ استغفار کے ساتھ ساتھ "سید الاستغفار" کو اپنے معمول کا حصہ بنانا چاہیے، جس میں بندہ اپنی بندگی، اللہ کی ربوبیت، اور اپنی خطاؤں کا اعتراف کرتے ہوئے صرف اسی سے مغفرت کا طلب گار ہوتا ہے۔

اللَّهُمَّ أَنْتَ رَبِّي ، لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ خَلَقْتَنِي وَأَنَا عَبْدُكَ ، وَأَنَا عَلَى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا
اسْتَطَعْتُ أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ ، أَبُوءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ ، وَ أَبُوءُ بِدُنْيِي ،
فَاغْفِرْ لِي ، فَإِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ

3. وقتِ فجر کی اہمیت و اشراق

روحانی ترقی کے لیے نمازِ فجر کے بعد کا وقت نہایت اہم ہے۔

ذکرِ الہی: فجر کی نماز سے فارغ ہو کر سورج نکلنے تک پورے ارتکاز کے ساتھ ذکرِ خداوندی میں مشغول رہنا چاہیے۔

نمازِ اشراق: طلوعِ آفتاب کے بعد دو یا چار رکعت نمازِ اشراق ادا کرنا سنتِ نبویؐ اور بزرگانِ دین کا مستقل معمول رہا ہے، جو دن بھر کی برکات کا ذریعہ ہے۔

ذکر الہی اور دعاؤں کا گلدستہ

اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی ذات ہی عبادت کے لائق ہے اور وہی کائنات کی ہر نعمت اور فضل کا سرچشمہ ہے۔ ایک مومن کی زندگی کا اصل مقصد اپنے رب کی معرفت، اس کی توحید کا اقرار اور اس کی محبت کا حصول ہے۔ ذیل میں قرآن و حدیث کی روشنی میں چند اہم اذکار اور دعائیں درج ہیں جو بندگی کے سفر میں رہنمائی فراہم کرتی ہیں:

1. توحید اور بندگی کا اقرار

اللہ کی وحدانیت اور اس کی تعریف مومن کا پہلا اثاثہ ہے۔

عربی: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَلَا نَعْبُدُ إِلَّا إِيَّاهُ لَهُ النِّعْمَةُ وَلَهُ الْفَضْلُ وَلَهُ الثَّنَاءُ الْحَسَنُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ۔

مفہوم: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، ہم صرف اسی کی عبادت کرتے ہیں۔ تمام نعمتیں، فضل اور بہترین تعریف اسی کے لیے ہے۔ ہم خالص بندگی اسی کے لیے وقف کرتے ہیں، چاہے منکرین کو ناگوار گزرے۔

2. اللہ کی صفاتِ کاملہ

وہ رب ہر شے پر قادر اور باخبر ہے۔

عربی: هُوَ الْأَوَّلُ وَالْآخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ۔

مفہوم: وہی اول و آخر ہے، وہی ظاہر و باطن ہے اور وہ ہر چیز کا علم رکھنے والا ہے۔

3. سلامتی اور برکت کی التجا

نماز کے بعد اللہ کی عظمت کا اعتراف اور سلامتی کی دعا:

عربی: اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ۔

مفہوم: اے اللہ! تو ہی سلامتی والا ہے اور تجھی سے سلامتی ملتی ہے۔ تو برکت اور بلندی والا ہے، اے عظمت اور بزرگی والے رب!

4. توفیقِ عبادت کی درخواست

بندہ اپنے رب سے ذکر اور شکر کی توفیق مانگتا ہے:

عربی: اَللّٰهُمَّ اَعِنِّيْ عَلَى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ۔

مفہوم: اے اللہ! اپنے ذکر، شکر اور بہترین طریقے سے عبادت کرنے میں میری مدد فرما۔

5. عشق الہی اور طلبِ محبت

محبتِ الہی وہ مرکز ہے جس کے گرد مومن کا دل طواف کرتا ہے:

عربی: اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِيْ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يُحِبُّكَ وَحُبَّ عَمَلٍ يُقَرِّبُنِيْ اِلَيْ حُبِّكَ. اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ حُبَّكَ اَحَبَّ اِلَيَّ مِنْ نَفْسِيْ وَاهْلِيْ وَمِنْ الْمَاءِ الْبَارِدِ۔

مفہوم: اے اللہ! مجھے اپنی محبت، اپنے محبوبوں کی محبت اور ان اعمال کی محبت عطا کر جو تیری قربت کا ذریعہ بنیں۔ اپنی محبت کو میرے لیے میری جان، اہل و عیال اور پیاس میں ٹھنڈے پانی سے بھی زیادہ محبوب بنا دے۔

6. توکل اور سپردگی

ہر حال میں اللہ کو اپنا کارساز بنانا ہی اصل کامیابی ہے:

عربی: اَللّٰهُمَّ كُنْ مَعِيْ فِيْ كُلِّ جِهَةٍ... وَهُوَ وَكِيلِيْ فِيْ كُلِّ اَمْرٍ وَتَوَلَّنِيْ۔

مفہوم: اے اللہ! ہر موڑ پر میرے ساتھ ہو جا، تو ہی میرا بہترین کارساز ہے، پس تو میرا سرپرست اور مددگار بن جا۔

ہدایاتِ سلوک و معمولاتِ ذکر

یہ تحریر ایک سالکِ راہِ حق کے لیے مشعلِ راہ ہے، جس میں مرشدِ کامل نے وظائف اور علمی پختگی کی ہدایات رقم فرمائی ہیں۔

1- ادعیہ اور وظائفِ صلوات

اللہ تعالیٰ کی محبت اور عنایت کی طلب میں ہر حال میں اس کلمہ کا ورد رہے:

تَوَلَّ مَحَبَّتِهِ وَعِنَايَتِهِ فِي كُلِّ حَالٍ

درودِ ابنِ مشیش:

فجر، مغرب اور عشاء کے بعد حضرت عبدالسلام بن مشیش کا مایہ ناز درود ایک ایک مرتبہ پڑھنا معمول بنائیں۔ اس کی ابتدا یوں ہے:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مَنْ مِنْهُ اَنْشَقَّتِ الْاَسْرَارُ، وَاَنْفَلَقَتِ الْاَنْوَارُ

2- تہجد اور دعائے نور

نمازِ تہجد کے بعد جب بارگاہِ الہی میں ہاتھ پھیلائیں تو یہ دعا پڑھیں (جو اس فقیر کی وصیت ہے):

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِيْ قَلْبِيْ نُورًا لَا يَنْتَاهِي

(اے اللہ! میرے دل میں وہ نور پیدا فرما جس کی کوئی انتہا نہ ہو)

تہجد کے بعد دعاِ اعتصام کو اپنا وظیفہ بنانا لازم سمجھیں، جو کہ مرشدِ کامل کے وارداتِ قلبیہ میں سے ہے۔

3- علمی و روحانی پختگی

سلوک کی تکمیل کے بعد "بابِ انابت" میں مذکور اوراد میں سے جو آپ کے حال کے موافق ہوں، انہیں اختیار کریں۔ مقصد یہ ہے کہ آپ: ظاہر و باطن کے جامع بنیں: صرف وظائف نہیں بلکہ علمِ حدیث اور تفسیر میں بھی شغف رکھیں۔

مطالعہ کتب: تصوف کی بنیادی کتب جیسے کہ الطاف القدس، ہمعات اور قدسیہ کا مطالعہ جاری رکھیں تاکہ معرفتِ الہی کا کمال حاصل ہو۔

ان شاء اللہ، ان معمولات کی پابندی سے بے پایان روحانی ثمرات اور کمالِ عرفان حاصل ہوگا۔

طریقِ انابت اور حقیقتِ عبادت

اس باب میں مصنف صوفیانہ سلوک کی بنیاد اور انسانی تخلیق کے اصل مقصد پر روشنی ڈالتے ہیں۔ اس تحریر کے اہم نکات درج ذیل ہیں:

۱. سلوک کی ابتدا اور نیت کی اہمیت

روحانی سفر (سلوک) کا باقاعدہ آغاز نیت کی درستی سے ہوتا ہے۔ جب تک نیت خالص نہ ہو، ظاہری اعمال بے اثر رہتے ہیں۔ نیت کی تصحیح کے بعد طالبِ حق کو بدنی عبادات اور اذکارِ لسانیہ (زبان سے اللہ کا ذکر) پر مداومت اختیار کرنی چاہیے۔

۲. غرضِ تخلیقِ انسانی

اللہ تعالیٰ نے انسان اور جنات کی تخلیق کا مقصد صرف اپنی بندگی کو قرار دیا ہے۔ جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ

(اور میں نے جنوں اور انسانوں کو صرف اپنی عبادت کے لیے پیدا کیا)۔

عبادت دراصل اللہ کی حق الوہیت ہے جو اس کے بندوں پر فرض ہے، اور یہی وہ واحد ذریعہ ہے جس سے انسانی جسم کے لطائف کی پاکیزگی اور تہذیب ممکن ہے۔

۳. انبیاء کرام کی دعوت اور اعمالِ ظاہر

تمام انبیاء علیہم السلام کی دعوت کا بنیادی راز ایمان اور پھر ظاہری اعمال کی درستی رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انبیاء کو نیک کاموں کی وحی فرمائی:

أَوْحَيْنَا إِلَيْهِمْ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ وَإِقَامَ الصَّلَاةِ

(ہم نے ان کی طرف نیک کاموں کے کرنے اور نماز قائم کرنے کی وحی بھیجی)۔

۳. حقیقتِ شکر

کتاب میں شکر کی نہایت لطیف تعریف بیان کی گئی ہے۔ شکر کا مطلب صرف زبان سے کلمات ادا کرنا نہیں، بلکہ:

وَاعْبُدُوا وَاشْكُرُوا لَهُ

(اور اس کی عبادت کرو اور اس کا شکر ادا کرو)۔

شکرِ نعمت یہ ہے کہ منعم (نعمت دینے والے) کی دی ہوئی طاقت اور وسائل کو اسی کی فرمانبرداری میں صرف کیا جائے۔ جب دل میں شکر پیدا ہوتا ہے تو وہ نفسانی خواہشات کو فنا کرنے کی روح بن جاتا ہے۔

سلوکِ الہی: مجاہدہ سے محبوبیت تک

تصوف اور سلوک کی بنیاد شریعتِ مطہرہ پر ہے، جس کا مقصود بندے کو مشقتِ عبادت سے نکال کر حلاوتِ محبت تک پہنچانا ہے۔ اس سفر کے اہم مراحل درج ذیل ہیں:

1. ذکر اور جسمانی طاعت

راہِ حق کے مسافر کی پہلی نشانی یہ ہے کہ اس کی زبان ذکرِ الہی سے تر رہے اور اس کے اعضاء شکرِ باری تعالیٰ میں مشغول رہیں۔ یہیں سے لسانی ذکر اور بدنی اطاعت کا آغاز ہوتا ہے۔ قرآنِ کریم کا حکم ہے:

وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتَّىٰ يَأْتِيَكَ الْيَقِينُ

(اور اپنے رب کی عبادت کر یہاں تک کہ تم کو موت/یقین آ جائے)

2. مجاہدہ اور تزکیہ

مبتدی مرید کے لیے ضروری ہے کہ وہ جسمانی مجاہدہ اور ریاضت کی سختیوں کو خود پر لازم کرے۔ اس کا مقصد یہ ہے کہ عبادات کا نور انسانی لطائف میں حلول کر جائے اور بشریت کی تاریکیاں دور ہو جائیں۔ جب سالک مادی دنیا سے تعلق منقطع کر لیتا ہے، تو اسے "موتِ اختیاری" کا مقام حاصل ہوتا ہے۔

3. یقین کے درجات اور مشاہدہ

ریاضت کے نتیجے میں بندے کو انوارِ قدسیہ کا مشاہدہ نصیب ہوتا ہے۔ یہ سفر تین مراحل پر مشتمل ہے:

علم الیقین: جاننا۔

عین الیقین: مشاہدہ کرنا۔

حق الیقین: حقیقت میں فنا ہو جانا۔

4. جبلی اطاعت اور مقامِ محبوبیت

جب سالک اس مقام پر پہنچتا ہے تو عبادت کی مشقت (کلفت) ختم ہو جاتی ہے اور نیک اعمال کا صدور اس کی فطرت (طبیعتِ ثانیہ) بن جاتا ہے۔ اب اسے عبادت بوجہ نہیں

بلکہ روح کی غذا محسوس ہوتی ہے۔ یہی وہ راستہ ہے جو اتباعِ سنت کے ذریعے بندے کو "محبوبیت" کے درجے پر فائز کرتا ہے، جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ

(اے نبی ﷺ! کہہ دیجیے کہ اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری پیروی کرو، اللہ تم سے محبت کرنے لگے گا)

طریقہ صحابہ اور حصولِ قربِ الہی

مرشدِ کامل کے ارشادات کی روشنی میں راہِ سلوک کے اسرار

اصلِ راہِ سلوک: طریقہ صحابہ و تابعین

راہِ حق کے مسافر کے لیے سب سے معتبر اور روشن راستہ وہی ہے جو صحابہ کرامؓ اور تابعین عظام کا تھا۔ میرے شیخ اور مرشد کے بقول، حقیقی سلوک دراصل اسی نسبتِ محمدیؐ کی پیروی کا نام ہے۔ اسی راستے پر چلنے سے وہ "نورِ طہارت" حاصل ہوتا ہے جو انسان کے باطن کو پاکیزہ کر کے اسے بندگی کے اعلیٰ مقام پر فائز کر دیتا ہے۔

روحانی کیفیات اور انشراحِ صدر

جب سالک اس راہ پر قدم رکھتا ہے، تو اسے درج ذیل روحانی ثمرات حاصل ہوتے ہیں:

انشراحِ ملکیت: دل کا ملکوتی نور کے لیے کھل جانا اور غیبی فتوحات کا میسر آنا۔

وجدانِ ثلج و برد: روح میں ایک ایسی ٹھنڈک اور سکون کا احساس جو قدسی رحمتوں کے نزول سے حاصل ہوتا ہے۔

حلاوتِ مناجات: اللہ سے کلام (دعا و ذکر) میں وہ لذت اور مٹھاس پیدا ہونا جو غیب کی طرف توجہ کرنے سے نصیب ہوتی ہے۔

صالحین کی پیروی اور تقربِ الہی

کامیابی کا دار و مدار ان اعمال و اذکار کی پابندی پر ہے جو صلحاء اور اتقیاء نے طبقہ در طبقہ (نسل در نسل) ہم تک پہنچائے ہیں۔

مواظبت (مستقل مزاجی): ان اعمال پر ہمیشگی اختیار کرنا ہی جنابِ باری تعالیٰ میں قرب کا ذریعہ ہے۔

ملا اعلیٰ میں مقام: جو لوگ ان اعمال سے اپنے نامہ اعمال بھر لیتے ہیں، انہیں آسمانی محفلوں (ملا اعلیٰ) میں دائمی استقرار اور وقار حاصل ہوتا ہے۔

فنا و بقا: بندے کے اعمال گویا اللہ کے قرب کی صورت بن جاتے ہیں، یہاں تک کہ اللہ کی رضا اور جنت کی خوشیاں اس کی طرف بہنے (سیلان) لگتی ہیں۔

حقیقتِ عبادات اور قربِ الہی

عبادات محض ظاہری ڈھانچے یا چند حرکات کا نام نہیں، بلکہ یہ خالق اور مخلوق کے درمیان ایک زندہ تعلق کا ذریعہ ہیں۔ جب انسان اللہ کی رضا کے لیے اعمالِ صالحہ میں مشغول ہوتا ہے تو اس کے اندر اللہ کے اسماءِ حسنیٰ اور صفات سے ایک خاص مناسبت پیدا ہو جاتی ہے۔

سلوک اور معرفتِ الہی

ان اعمال کی مسلسل مشق سے سالک (راہِ حق کے مسافر) پر وہ حقائق منکشف ہوتے ہیں جو اللہ کی شان (شیونِ الہیہ) ہیں۔ اس روحانی سفر کے نتیجے میں:

انسان کو ایک پاکیزہ (قدسی) لذت حاصل ہوتی ہے۔

بندہ اللہ کے نورانی اسماء کے قریب ہو جاتا ہے۔

خلوصِ نیت سے کیے گئے اعمال اللہ کی بارگاہ میں رسائی کا راستہ کھول دیتے ہیں۔

آدابِ بندگی اور توجہ الہی

سالکینِ راہِ حق کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنے ارادی اعمال (جیسے نماز و ذکر) میں درج ذیل باتوں کا لحاظ رکھیں:

خشوع و خضوع: بندگی میں عاجزی کو اختیار کرنا۔

مرکزِ ہمت: اپنی تمام تر توجہ اور ہمت کو صرف ایک اللہ (ذاتِ احدیت) پر مرکوز رکھنا۔

حفاظتِ اعمال: عبادات کے واجبات اور آداب کی مکمل پاسداری کرنا۔

نماز: اللہ سے ہم کلامی (حدیثِ قدسی)

نماز کی اصل حقیقت اللہ سے گفتگو ہے۔ جیسا کہ حدیثِ قدسی میں سورہ فاتحہ کے حوالے سے مروی ہے کہ جب بندہ کلام کرتا ہے تو اللہ جواب عطا فرماتا ہے:

أَلْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ: (بندہ کہتا ہے: سب تعریف اللہ کے لیے ہے)

قَالَ اللَّهُ: حَمْدِي عَبْدِي (اللہ فرماتا ہے: میرے بندے نے میری حمد بیان کی)

الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ: (بندہ کہتا ہے: نہایت مہربان اور رحم والا ہے)

قَالَ اللَّهُ: أَنْتَلَى عَلَيَّ عَبْدِي (اللہ فرماتا ہے: میرے بندے نے میری ثنا بیان کی)

مَلِكِ يَوْمِ الدِّينِ: (بندہ کہتا ہے: روزِ جزا کا مالک ہے)

قَالَ اللَّهُ: مَجْدَنِي عَبْدِي (اللہ فرماتا ہے: میرے بندے نے میری بزرگی بیان کی)
إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ: (بندہ کہتا ہے: ہم تیری ہی عبادت کرتے اور تجھ ہی سے مدد
چاہتے ہیں)

قَالَ: هَذَا بَيْنِي وَبَيْنَ عَبْدِي وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ (اللہ فرماتا ہے: یہ میرے اور بندے کے درمیان
ہے، اور میرے بندے کے لیے وہ ہے جو اس نے مانگا)
سورہ فاتحہ کی تکمیل پر جب بندہ "إِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ" کے ذریعے ہدایت کا طالب
ہوتا ہے، تو اللہ کریم کی جانب سے قبولیت کی نوید سنائی جاتی ہے:
"قَالَ اللَّهُ: هَذَا لِعَبْدِي وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ"

(اللہ فرماتا ہے: یہ میرے بندے کے لیے ہے، اور میرے بندے نے جو مانگا اسے عطا کر
دیا گیا)۔

ارکانِ نماز میں قلبی حاضری

نماز کے ہر رکن میں بندے کی قلبی کیفیت اللہ کی شان کے مطابق ہونی چاہیے:

رکوع: اللہ کی عظمت و بڑائی کا مشاہدہ اور اپنی عاجزی و تذلل کا اظہار۔

سجود: ربِّ سبحان کی بلندی (علو) کا دھیان اور اپنے چہرے کو خاکِ بندگی پر رکھ کر
انتہا درجے کی خاکساری کا مظاہرہ۔

ذکر اور مناجات کا اصل مقصود

دین و دنیا اور آخرت کی خیر کے لیے کی جانے والی دعائیں اور اذکار دراصل اللہ سے
مناجات ہیں۔ اس حوالے سے درج ذیل نکات راہِ سلوک کے مسافروں کے لیے مشعلِ راہ
ہیں:

استغراق اور ڈوب جانا: اذکار اور وظائف میں محض الفاظ کی ادائیگی کافی نہیں، بلکہ ان
کے معانی اور اللہ کی یاد میں پوری طرح ڈوب جانا (استغراق) اصل مقصود ہے۔

تعداد سے زیادہ کیفیت پر توجہ: اہل اللہ نے وظائف کے لیے جو اعداد مقرر کیے ہیں، ان
کی پابندی سے زیادہ اس بات پر توجہ دینی چاہیے کہ اس ذکر کے نتیجے میں اللہ کے
اس خاص اسم کی معرفت حاصل ہو اور کوئی پاکیزہ (قدسی) حالت قلب پر طاری ہو۔

مرشد کی رہنمائی: اس دور میں اللہ کی رضا کے حصول کا بہترین راستہ (سلوک) یہی
ہے کہ ذکر و عبادت کو بوجھ سمجھ کر نہیں بلکہ قلبی توجہ اور مرشدِ کامل کی تعلیمات
کے مطابق ادا کیا جائے۔

آداب سلوک اور راہِ طہارت

ایک سالک (روحانی مسافر) کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنی منزل کے حصول کے لیے مندرجہ ذیل آداب و شرائط کو ملحوظ خاطر رکھے:

1. طہارت اور خلوت کا قیام

روحانیت کی پہلی سیڑھی طہارت ہے۔ سالک کو چاہیے کہ وہ تنہائی (خلوت) اختیار کرے، غسل کرے اور ہمیشہ با وضو رہے۔ تقلیلِ طعام (بھوک سے کم کھانا) اور حیوانی خصلتوں (کثرتِ کلام، کثرتِ طعام اور جنسی رغبت) سے پرہیز کرے تاکہ باطنی نور کے ظہور میں کوئی رکاوٹ باقی نہ رہے۔

2. ذکر الہی (اسمِ قدوس)

باطنی پاکیزگی کے لیے کثرت کے ساتھ اس اسمِ مبارک کا ورد کرے:

يَا قُدُّوسُ

اس ذکر کی برکت سے نفس کے وسوسے، برے خیالات اور سوداوی کیفیات ختم ہو جاتی ہیں اور سالک کے دل پر طہارت کا نور ظاہر ہونے لگتا ہے۔

3. نور طہارت کی علامت

جب یہ نور ظاہر ہوتا ہے، تو سالک کو دلی اطمینان، سکون اور ایسی روحانی خوشی میسر آتی ہے جو دنیاوی لذتوں سے بے نیاز کر دیتی ہے۔ اسی مقام سے عالم ملکوت کے فیوضات کا راستہ کھلتا ہے۔

4. نماز اور خصوصی دعا

اس درجے کی پختگی کے لیے سالک نماز میں سورہ فاتحہ کے بعد درج ذیل قرآنی آیت کی تلاوت کرے اور رکوع و سجود میں بھی اسی پر اکتفا کرے:

رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوبَنَا بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَدُنْكَ رَحْمَةً إِنَّكَ أَنْتَ الْوَهَّابُ

(ترجمہ: اے ہمارے رب! ہمارے دلوں کو ٹیڑھا نہ کر جب تو نے ہمیں ہدایت دے دی اور ہمیں اپنے پاس سے رحمت عطا فرما، بے شک تو ہی بہت زیادہ عطا کرنے والا ہے)

باب: آدابِ عبودیت اور نماز میں حضورِ قلب کے طریقے

نماز کو بندگی کی معراج بنانے اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ تعلق خاص استوار کرنے کے لیے ذیل کے تین طریقے نہایت اکسیر ہیں:

1. تصورِ نورانی اور تعلق باللہ

نماز شروع کرنے سے قبل وضو کر کے قبلہ رخ بیٹھیں اور اپنے قلب میں ایک "نورانی رشتہ" (تعلق) فرض کریں۔ اس کا ایک سرا آپ کے "سویدائے دل" (دل کی گہرائی) میں ہو اور دوسرا سرا "عرش الہی" سے جڑا ہو۔ جب یہ تصور پختہ ہو جائے تو اسی کیفیت میں نماز شروع کریں اور پوری نماز کے دوران دل کی نظر اس نورانی رشتے سے ہٹنے نہ دیں۔

فائدہ: روزانہ تقریباً ۱۰۰ رکعت (نوافل) اس توجہ سے ادا کرنے سے اللہ کے ساتھ ایک خاص تعلق پیدا ہو جاتا ہے۔

2. کثرتِ ذکر اور حقیقتِ اسمِ الہی

اپنی زبان سے "یا اللہ یا اللہ" کا ورد کریں اور یہ تصور کریں کہ ہر بار "یا اللہ" کہنے سے آپ کی زبان سے ایک نور نکل رہا ہے۔

جب اس ذکر کی تعداد ایک لاکھ (۱۰۰,۰۰۰) تک پہنچ جائے گی، تو اس اسمِ مبارک کی حقیقت "عالمِ ملکوت" (روحانی دنیا) میں آپ پر ظاہر ہونا شروع ہو جائے گی۔

3. مناجات اور فنائے بندگی

تنہائی میں "حق سبحانہ و تعالیٰ" کے سامنے خوب "مناجات" (راز و نیاز) کریں اور اپنی چھوٹی بڑی تمام دینی و دنیاوی حاجات اسی کے سامنے پیش کریں۔

استعاذہ: ہر برائی سے اللہ کی پناہ مانگیں۔

عاجزی: اپنی ہستی اور طاقت کو ہیچ (ختم) سمجھیں اور صرف اللہ تعالیٰ کو اپنے سامنے حاضر و ناظر تصور کریں۔

علاماتِ قبولیت و ثمراتِ عبادات

روحانی سفر (سلوک) میں نماز، ذکر اور مناجات کے اثرات اور ان کے حصول کی علامات درج ذیل ہیں:

۱. نورِ صلوة اور حقیقتِ نماز

نماز کے نور کی علامت: جب نماز بوجھ کے بجائے راحت بن جائے اور دل میں اس کی رقت و رغبت پیدا ہو جائے۔

نماز میں "حضورِ قلب": یہ وہ کیفیت ہے جس میں دل کی آنکھ "ملاءِ اعلیٰ" (عالمِ ارواح و ملائکہ) کی طرف کھل جائے، ان سے الفت پیدا ہو اور انسان اپنے اندر ان پاکیزہ نفوس کے لیے ایک خاص انجذاب اور انسیت محسوس کرے۔

۲. نورِ اسم اور لذتِ ذکر

ذکرِ الہی کی علامت: اللہ کے کسی مبارک نام کا نور تب حاصل ہوتا ہے جب اس اسم کے ساتھ دل کی گہری وابستگی (شغف) پیدا ہو جائے اور ذکر کرتے وقت باطن میں ایک خاص مٹھاس اور لذت محسوس ہو۔

۳. نورِ مناجات

مناجات کی علامت: دعا و زاری میں دل کی رقت (نرمی)، عاجزی اور اللہ سے ہم کلام ہونے میں لذت کا ملنا نورِ مناجات کی دلیل ہے۔

۴. آدابِ سالک اور تہذیبِ نفس

جب سالک ان کیفیات کو پا لے تو اسے چاہیے کہ:

اپنے اوقات کو مفید عبادتوں میں تقسیم کرے۔

نماز و دعا کے اصولوں کی پختگی کے بعد اپنے نفس کی اصلاح (تہذیب) پر توجہ دے۔

اپنے قلب کی کیفیات (یقین، وجد وغیرہ) کا جائزہ لیتا رہے؛ جو کیفیات ظاہر ہو چکی ہوں ان پر شکر کرے اور جو ابھی باقی ہوں ان کے حصول کے لیے حسنِ ظن اور امید رکھے۔

۵. بیداریِ سحر اور مسنون دعا

خلاصہ یہ کہ جب سحری کے وقت آنکھ کھلے تو سب سے پہلے زبان پر یہ کلمہ ہو:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَحْیَاَنَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَ اِلَیْہِ النُّشُورُ

(ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے ہمیں مارنے کے بعد زندہ کیا اور اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے)

(صبح کے مسنون اذکار و دعائیں)

جب بندہ مومن صبح بیدار ہو تو اسے چاہیے کہ اپنے دن کا آغاز ان مسنون دعاؤں سے کرے جو اسے دن بھر اللہ کی پناہ، نعمتوں کے شکر اور ایمانی حلاوت سے سرشار رکھتی ہیں۔

۱. اقرارِ توحید و رسالت

بیداری کے فوراً بعد تین مرتبہ درج ذیل دعا پڑھیں، جس میں اللہ کی ربوبیت اور حضور ﷺ کی نبوت پر راضی ہونے کا اعتراف ہے:

رَضِيتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۲. حفاظت اور پناہ کی دعائیں

دن بھر کی آفات، ناگہانی مصیبتوں اور مخلوق کے شر سے بچنے کے لیے یہ کلمات تین تین بار پڑھیں:

حفاظتِ جان و مال کے لیے:

بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِي لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهِ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ۔

شرِ مخلوق سے بچنے کے لیے:

أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ۔

۳. اعترافِ بندگی اور خیر کا سوال

جب صبح کی روشنی نمودار ہو تو کائنات کی بادشاہی اور قدرت کا اعتراف ان الفاظ میں کریں:

أَصْبَحْنَا وَأَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ۔

بعد ازاں، آج کے دن اور آنے والے وقت کی بھلائی کے لیے یہ دعا مانگیں:

رَبِّ اسْأَلْكَ خَيْرَ مَا فِي هَذَا الْيَوْمِ وَخَيْرَ مَا بَعْدَهُ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا فِي هَذَا الْيَوْمِ وَشَرِّ مَا بَعْدَهُ۔

۴. شکرِ نعمت کی ادائیگی

ہر وہ نعمت جو آپ کو یا اللہ کی کسی بھی مخلوق کو ملی ہے، اسے صرف اللہ کا فضل قرار دیتے ہوئے شکر ادا کریں:

اللَّهُمَّ مَا أَصْبَحَ بِي مِنْ نِعْمَةٍ أَوْ بِأَحَدٍ مِّنْ خَلْقِكَ فَمِنْكَ وَحْدَكَ لَا شَرِيكَ لَكَ فَלَكَ الْحَمْدُ وَلَكَ الشُّكْرُ۔

اذکارِ توحید و استقامت (صبح کے مسنون وظائف)

دن کے آغاز میں اللہ تعالیٰ کی عظمت کا اعتراف اور اپنی عاجزی کا اظہار بندے کو رب کے قریب کر دیتا ہے۔ اس مقام پر درج ذیل دعائیں انتہائی اہمیت کی حامل ہیں:

۱. گواہی توحید و رسالت

صبح کے وقت اللہ، اس کے عرش کو اٹھانے والے فرشتوں اور تمام مخلوق کو گواہ بنا کر توحید و رسالت کا اقرار کریں:

أَشْهَدُكَ وَأَشْهَدُ حَمَلَةَ عَرْشِكَ وَمَلَائِكَتَكَ وَجَمِيعَ خَلْقِكَ أَنَّكَ أَنْتَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيكَ لَكَ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ۔

۲. فطرتِ اسلام پر ثبات قدمی

اپنے ایمان کی تجدید کرتے ہوئے اس بات کا اظہار کریں کہ ہماری صبح دینِ حق اور ملتِ ابراہیمی پر ہوئی ہے:

أَصْبَحْنَا عَلَى فِطْرَةِ الْإِسْلَامِ وَكَلِمَةِ الْإِخْلَاصِ وَعَلَى دِينِ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَى مِلَّةِ آبَائِنَا إِبْرَاهِيمَ حَنِيفًا مُّسْلِمًا وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ۔

۳. اصلاحِ احوال کی التجا

اللہ کی صفتِ حی و قیوم کا واسطہ دے کر اپنے تمام معاملات اس کے سپرد کریں تاکہ نفس کے شر سے حفاظت رہے:

يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ أَسْتَغِيْثُ أَصْلِحْ لِي شَأْنِي كُلَّهُ وَلَا تَكِلْنِي إِلَى نَفْسِي طَرْفَةَ عَيْنٍ۔

۳. عظمتِ باری تعالیٰ کا بیان

اللہ تعالیٰ ہی عبادت، ذکر اور شکر کا اصل حقدار ہے۔ وہ بے مثال بادشاہ اور نہایت سخی ہے:

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ اَحَقُّ مِنْ ذِكْرِ وَاَحَقُّ مِنْ عُيْدٍ وَاَنْصُرْ مَنْ ابْتَغَىٰ وَاَزْأَفُ مَنْ مَلَكَ وَاَجْوَدُ مَنْ سُئِلَ
وَاَوْسَعُ مَنْ اُعْطِيَ، اَنْتَ الْمَلِكُ لَا شَرِيكَ لَكَ وَالْفَرْدُ لَا يَدَّ لَكَ، كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَكَ.

۵. حاکمیت الہی

اطاعت ہو یا نافرمانی، سب اللہ کے علم اور قدرت میں ہے۔ وہ اطاعت پر قدردانی کرنے
والا اور معصیت پر معافی دینے والا ہے:

لَنْ تُطَاعَ اِلَّا بِاِذْنِكَ وَلَنْ تُعْصَىٰ اِلَّا بِعِلْمِكَ، تُطَاعُ فَتَشْكُرُ وَتُعْصَىٰ فَتَغْفِرُ۔

باب: حاکمیت الہی کا اعتراف اور دعائے فلاح

یہ مقام اللہ تعالیٰ کی قدرتِ کاملہ کے اعتراف، اس کے علمِ محیط کے بیان اور دنیا و
آخرت کی کامیابی کی طلب پر مشتمل ہے۔

۱. اللہ کا علم اور قدرتِ کاملہ

اللہ تعالیٰ بندے کے سب سے قریب اور اس کے ہر عمل کا نگہبان ہے۔ کائنات کی ہر جان
اور ہر موت کا وقت اسی کے قبضے میں ہے:

اَقْرَبُ شَهِيدٍ وَاَدْنَىٰ حَفِيْظٍ، حُلَّتْ دُوْنَ النَّفُوْسِ وَاَخَذَتْ بِالنَّوَاصِي وَكَتَبَتْ الْاَثَارَ وَنَسَخَتْ الْاَجَالَ،
الْقُلُوْبُ لَكَ مُفْضِيَةٌ وَالسِّرُّ عِنْدَكَ عَلَانِيَةً۔

۲. شریعت اور بندگی کا اقرار

حلال، حرام اور دین وہی ہے جو اللہ نے مقرر فرما دیا۔ ہم سب اس کے عاجز بندے ہیں
اور وہ نہایت مہربان ہے:

الْحَلَالُ مَا اَحَلَّتْ وَالْحَرَامُ مَا حَرَّمَتْ وَالِدَيْنِ مَا شَرَعْتَ وَالْاَمْرُ مَا قَضَيْتَ، وَالْخَلْقُ خَلْقَكَ وَالْعَبْدُ
عَبْدُكَ وَاَنْتَ اللهُ الرَّؤُوْفُ الرَّحِيْمُ۔

۳. وسیلہ نور الہی اور طلبِ پناہ

آسمان و زمین کو روشن کرنے والی اللہ کی ذات کے نور اور سائلین کے حق کے وسیلے
سے جہنم سے نجات کی التجا:

اَسْأَلُكَ بِنُورِ وَجْهِكَ الَّذِي اَشْرَقَتْ لَهُ السَّمَاوَاتُ وَالْاَرْضُ، وَبِكُلِّ حَقٍّ هُوَ لَكَ وَبِحَقِّ السَّائِلِيْنَ
عَلَيْكَ، اَنْ تَقْبَلَنِي فِيْ هَذِهِ الْغَدَاةِ اَوْ فِيْ هَذِهِ الْعَشِيَّةِ وَاَنْ تُجِيرَنِي مِنَ النَّارِ بِقُدْرَتِكَ۔

۳. دن بھر کی خیر و کامیابی کی دعا

اپنے دن کے ہر حصے کو اللہ کی رضا اور کامیابی کے نام کرنے کی جامع دعا:
اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ اَوَّلَ هَذَا النَّهَارِ صَلاَحًا وَاَوْسَطَهُ فَلَاحًا وَاٰخِرَهُ نَجَاحًا، اَسْأَلُكَ خَيْرَ الدُّنْيَا وَاَلَاخِرَةِ۔

باب: سید الاستغفار اور اذکار حفاظت

توبہ و استغفار کی تمام دعاؤں میں "سید الاستغفار" کو فضیلت حاصل ہے، جس کے ساتھ ساتھ توکل اور پناہ کی دعائیں بندے کا رشتہ اپنے رب سے مضبوط کرتی ہیں۔

۱. سید الاستغفار (توبہ کی عظیم دعا)

بندے کا اپنی بندگی، اللہ کی ربوبیت اور گناہوں کے اعتراف پر مبنی یہ کلمات مغفرت کا بہترین ذریعہ ہیں:

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّيْ لَا اِلَهَ اِلَّا اَنْتَ، خَلَقْتَنِيْ وَاَنَا عَبْدُكَ، وَاَنَا عَلَى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ، اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ، اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَاَبُوْءُ بِذُنُوبِيْ فَاغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ كُلَّهَا فَاِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ۔

۲. وظائفِ صباح و مساء

سید الاستغفار کے بعد درج ذیل وظائف کی تاکید کی گئی ہے:

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ (100 مرتبہ پڑھیں)

سورہ یسین (ایک مرتبہ تلاوت کریں)

۳. توکل اور عظمتِ باری تعالیٰ کا بیان

اللہ کی ذات پر کامل بھروسہ اور اس کی قدرتِ مطلقہ کا اعتراف ان الفاظ میں کریں:

بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِي لَا اِلَهَ اِلَّا هُوَ اَنْتَ رَبِّيْ لَا اِلَهَ اِلَّا اَنْتَ عَلَيْنِكَ تَوَكَّلْتُ وَاَنْتَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ۔ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ، مَا شَاءَ اللّٰهُ كَانَ وَمَا لَمْ يَشَأْ لَمْ يَكُنْ۔

اَشْهَدُ اَنَّ اللّٰهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ وَاَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا وَاَحْصَىٰ كُلَّ شَيْءٍ عَدَدًا۔

۳. نفس اور مخلوق کے شر سے پناہ

اپنے باطن (نفس) اور کائنات کی تمام متحرک مخلوقات کے شر سے بچنے کے لیے یہ دعا پڑھیں:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِیْ وَمِنْ شَرِّ کُلِّ دَابَّةٍ اَنْتَ اَخِذُ بِنَاصِیَتِهَا، اِنَّ رَبِّیْ عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ۔

باب: توکل علی اللہ اور آیاتِ حفاظت

یہ حصہ قرآنی آیات کی روشنی میں اللہ تعالیٰ کی حاکمیت، رزاقیت اور اس کی پناہ میں آنے کے بیان پر مشتمل ہے۔ یہ آیات بندے کے دل میں غیر اللہ کا خوف ختم کر کے توکل کی بنیاد رکھتی ہیں۔

۱. اللہ کی سرپرستی اور نگہبانی

اللہ تعالیٰ ہی تمام مخلوقات کے اختیار کا مالک اور نیکوکار بندوں کا ولی (مددگار) ہے:
اَخِذْ بِنَاصِیَتِهَا، اِنَّ رَبِّیْ عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ۔ وَاَنْتَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ حَفِیْظٌ، اِنَّ وَلِیَّیَ اللّٰہُ الَّذِیْ نَزَّلَ الْکِتٰبَ وَہُوَ یَتَوَلٰی الصّٰلِحِیْنَ۔

۲. کفایتِ الہی کا یقین

اگر دنیا منہ پھیر لے تو بھی بندے کے لیے اللہ کی ذات کافی ہے:
فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِیَ اللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا ہُوَ عَلَیْہِ تَوَكَّلْتُ وَہُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ۔

۳. آیاتِ ہفت گانہ (حفاظتی آیات)

ہدایت کے مطابق ان سات آیات کی تلاوت کریں جو تقدیر پر ایمان اور اللہ کے فضل پر یقین کو پختہ کرتی ہیں:

تقدیر پر رضا: < قُلْ لَنْ یُّصِیْبَنَا اِلَّا مَا کَتَبَ اللّٰہُ لَنَا ہُوَ مَوْلَانَا وَ عَلٰی اللّٰہِ فَلِیَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ۔

رفع مصیبت اور طلبِ فضل:

وَ اِنْ یَمْسَسْکَ اللّٰہُ بِضُرٍّ فَلَا کَاشِفَ لَہٗ اِلَّا ہُوَ وَاِنْ یُرِذْکَ بِخَیْرٍ فَلَا رَادَّ لِفَضْلِہِ، یُصِیْبُ بِہٖ مَنْ یَّشَآءُ مِنْ عِبَادِہِ وَہُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ۔

۳. رزق اور ٹھکانے کا ضامن

زمین پر ہر جاندار کا رزق اور اس کے احوال اللہ کے علم میں ہیں اور وہی سب کا کفیل ہے:

وَمَا مِنْ دَابَّةٍ فِي الْأَرْضِ إِلَّا عَلَى اللَّهِ رِزْقُهَا وَيَعْلَمُ مُسْتَقَرَّهَا وَمُسْتَوْدَعَهَا كُلٌّ فِي كِتَابٍ مُبِينٍ۔
إِنِّي تَوَكَّلْتُ عَلَى اللَّهِ رَبِّي وَرَبِّكُمْ، مَا مِنْ دَابَّةٍ إِلَّا هُوَ آخِذٌ بِنَاصِيَتِهَا۔

باب: توکل علی اللہ اور وسعتِ رزق کے قرآنی وظائف

یہ حصہ قرآنی آیات کے اس مجموعے پر مشتمل ہے جو بندے کا ناطہ اس کے خالق سے جوڑتی ہیں اور اسے یہ یقین دلاتی ہیں کہ کائنات کی ہر حرکت، ہر نعمت اور ہر رزق کا مالک صرف اللہ ہے۔

۱. حاکمیتِ الہی اور سیدھا راستہ

کائنات کا ہر جاندار اللہ کے مکمل قبضہ قدرت میں ہے:

إِلَّا هُوَ آخِذٌ بِنَاصِيَتِهَا، إِنَّ رَبِّي عَلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ۔

۲. رزق کی ضمانت

رزق کی فکر سے آزادی اور اللہ کی صفتِ رزاقیت پر یقین کے لیے یہ آیت اکسیر ہے:

وَكَايْنِ مِنَ دَابَّةٍ لَا تَحْمِلُ رِزْقَهَا اللَّهُ يَرْزُقُهَا وَإِيَّاكُمْ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ۔

۳. رحمتِ الہی کی وسعت

جب اللہ کسی کے لیے خیر کا دروازہ کھول دے تو کائنات کی کوئی طاقت اسے روک نہیں سکتی:

مَا يَفْتَحُ اللَّهُ لِلنَّاسِ مِنْ رَحْمَةٍ فَلَا مُمْسِكَ لَهَا وَمَا يُمْسِكُ فَلَا مُرْسِلَ لَهُ مِنْ بَعْدِهِ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ۔

۳. کفایتِ الہی اور دفعِ مصیبت

غیر اللہ کی بے بسی کا اعتراف اور اللہ کو کافی سمجھنے کا بہترین بیان:

قُلْ أَفَرَأَيْتُمْ مَا تَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ إِنْ أَرَادَنِيَ اللَّهُ بِضُرٍّ هَلْ هُنَّ كَاشِفَاتُ ضُرِّهِ أَوْ أَرَادَنِي بِرَحْمَةٍ هَلْ هُنَّ مُمْسِكَاتُ رَحْمَتِهِ، قُلْ حَسْبِيَ اللَّهُ عَلَيْهِ يَتَوَكَّلُ الْمُتَوَكِّلُونَ۔

طریقہ کار و ہدایات

ان آیات اور انکار کو پڑھنے کا مسنون وقت درج ذیل ہے:

سنت اور فرض کے درمیانی وقفے میں ان آیاتِ مبارکہ کو پڑھنا نہایت برکت اور حفاظت کا باعث ہے۔

باب: اذکار بعد از نماز (تعقیباتِ صلوٰۃ)

نماز سے فراغت کے بعد ان مسنون اذکار کا اہتمام کرنا سنتِ نبوی ﷺ ہے، جو قبولیتِ دعا اور روحانی ترقی کا باعث بنتے ہیں۔

۱. اسمِ اعظم اور سلامتی کی دعا

نماز کے بعد اللہ کی صفتِ قیومیت کا ذکر کریں اور سلامتی طلب کریں:
يَا قَيُّوْمُ (41 مرتبہ پڑھنا برکت کا موجب ہے)۔

اللَّهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ۔

۲. تسبیحِ فاطمی اور کلمہِ توحید

ہر نماز کے بعد ان کلمات کی تکرار گناہوں کی معافی اور درجات کی بلندی کا ذریعہ ہے:

سُبْحَانَ اللَّهِ (33 بار)، الْحَمْدُ لِلَّهِ (33 بار)، اللَّهُ أَكْبَرُ (34 بار)۔

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ۔ (10 بار پڑھنا مستحب ہے)۔

۳. تسلیم و رضا اور حاکمیتِ الہی

اس بات کا اعتراف کہ نفع و نقصان صرف اللہ کے ہاتھ میں ہے:

اللَّهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ۔

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَلَا نَعْبُدُ إِلَّا إِيَّاهُ لَهُ النِّعْمَةُ وَلَهُ الْفَضْلُ وَلَهُ الثَّنَاءُ الْحَسَنُ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ۔

۳. صفاتِ باری تعالیٰ اور طلبِ پناہ

اللہ کی ازلی و ابدی صفات کا ذکر اور جہنم سے پناہ کی التجا:

هُوَ الْأَوَّلُ وَالْآخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ۔

اللَّهُمَّ أَجِرْنِي مِنَ النَّارِ - (سات بار پڑھیں)۔

باب: مناجاتِ نبوی ﷺ اور طلبِ استقامت

نماز کے بعد کی جانے والی یہ دعائیں بندے کے ایمان کی پختگی، اخروی کامیابی اور نبی کریم ﷺ کی محبت و رفاقت کے حصول کا بہترین ذریعہ ہیں۔

۱. پناہ اور توفیقِ بندگی

جہنم سے نجات اور اللہ کی یاد میں ہمہ وقت مشغول رہنے کی التجا کریں:

اللَّهُمَّ أَجِرْنِي مِنَ النَّارِ - (سات بار)

اللَّهُمَّ أَعِنِّي عَلَى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ۔

۲. کامل ایمان اور رفاقتِ نبوی ﷺ

دنیا و آخرت کی دائمی نعمتوں اور جنت میں حضور ﷺ کا ساتھ پانے کی جامع دعا:

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ إِيْمَانًا لَا يَزِيدُ وَنَعِيمًا لَا يَنْفَدُ وَمُرَافَقَةً نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ ﷺ فِي أَعْلَى دَرَجَةِ الْجَنَّةِ جَنَّةِ الْخُلْدِ۔

۳. جامع دعائے خیر و عافیت

ان تمام بھلائیوں کی طلب جو اللہ کے رسول ﷺ نے مانگیں اور ان تمام برائیوں سے پناہ جن سے آپ ﷺ نے پناہ چاہی:

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا سَأَلَكَ مِنْهُ نَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ ﷺ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَكَ مِنْهُ نَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ ﷺ۔

۳. اقرارِ عجز اور توحید

اپنی بے بسی کا اعتراف اور اللہ کی وحدانیت کا اظہار ان کلمات سے کریں:

وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ۔

وَالْهَيْكُمُ إِلَهٌ وَاحِدٌ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ۔

گواہی توحید اور آیاتِ ملک و حاکمیت

یہ حصہ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت پر پختہ گواہی اور کائنات میں اس کے مکمل تصرف و قدرت کے بیان پر مشتمل ہے۔ یہ آیات ایمان کی تجدید اور مشکلات کے حل کے لیے اکسیر ہیں۔

۱. علم الہی کا اعتراف اور گواہی کی امانت

بندہ اللہ کے ہر قسم کے علم (ماضی و مستقبل) پر یقین رکھتے ہوئے توحید کی گواہی کو اللہ کے پاس بطور امانت رکھتا ہے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُقَدِّمُ اِلَیْكَ بَیْنَ یَدَیْ ذٰلِكَ كُلِّهِ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ۔ شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَالْمَلٰٓئِکَةُ وَاَوَّلُو الْعِلْمِ قَائِمًا بِالْقِسْطِ، لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ۔ اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ۔

نکتہ: اس گواہی کو اللہ کی بارگاہ میں بطور ودیعت (امانت) پیش کرنا ایمان کے خاتمے کی سلامتی کا ضامن ہے۔

۲. حاکمیتِ الہی اور قدرتِ کاملہ (آیاتِ ملک)

عزت، ذلت، بادشاہی اور کائنات کا نظامِ شمسی سب اللہ ہی کے قبضہ قدرت میں ہے:

قُلِ اللّٰهُمَّ مَالِکَ الْمُلْکِ تُؤْتِی الْمُلْکَ مَنْ تَشَاءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْکَ مِمَّنْ تَشَاءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَاءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَاءُ بِيَدِكَ الْخَیْرُ، اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔

۳. نظامِ قدرت اور رزقِ بے حساب

دن رات کا الٹ پھیر اور زندگی و موت کا نظام اللہ کی قدرت کی نشانیاں ہیں، وہی بے حساب رزق دینے والا ہے:

تُوْلِجُ اللَّیْلَ فِی النَّهَارِ وَتُوْلِجُ النَّهَارَ فِی اللَّیْلِ، وَتُخْرِجُ الْحَیَّ مِنَ الْمَمِیْتِ وَتُخْرِجُ الْمَمِیْتِ مِنَ الْحَیِّ، وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَاءُ بِغَیْرِ حِسَابٍ۔

دعائے استغنا اور انکارِ دفعِ مصائب

یہ مقام اللہ کی رحمتِ خاصہ کی طلب اور زندگی کے مختلف احوال میں زبان کو ذکر الہی سے تر رکھنے کے بیان پر مشتمل ہے۔

۱. دعائے استغنا (مخلوق سے بے نیازی)

اللہ تعالیٰ سے ایسی رحمت کا سوال جو دنیا و آخرت میں بندے کو غیر اللہ کا محتاج نہ ہونے دے:

يَا رَحْمَنَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَرَحِيمَهُمَا، أَنْتَ تَرْحَمُنِي فَأَرْحَمْنِي رَحْمَةً مِنْ عِنْدِكَ تُغْنِينِي بِهَا عَنْ رَحْمَةِ مَنْ سِوَاكَ.

۲. معمولاتِ بعدِ نماز (ہدایات)

ہر فرض نماز کے بعد ان انکار اور دعاؤں کا اہتمام کریں۔

بابِ اول میں مذکور استغفار اور ایک بار درودِ شیخ عبدالسلام بن مشیش پڑھیں۔

مغفرتِ امت: ۲۷ مرتبہ درج ذیل دعا پڑھیں، یہ عمل ابدال کے زمرے میں شامل ہونے کا ذریعہ ہے:

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ.

۳. انکارِ دفعِ مہمات (ہر حال کے لیے مخصوص کلمہ)

زندگی کے مختلف دس (۱۰) احوال کے لیے یہ کلمات بہترین حصن (حفاظت) ہیں:

حالت	مخصوص کلمہ
ہر خوف کے لیے	لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
ہر ہم و غم کے لیے	مَا شَاءَ اللَّهُ
ہر نعمت پر	الْحَمْدُ لِلَّهِ
سختی و آسانی میں	الشُّكْرُ لِلَّهِ
ہر حیرت انگیز بات پر	سُبْحَانَ اللَّهِ

مخصوص کلمہ	حالت
أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ	ہر گناہ پر
حَسْبِيَ اللَّهُ	ہر تنگی و تنگی میں
تَوَكَّلْتُ عَلَى اللَّهِ	قضاء و قدر پر
إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ	ہر مصیبت پر

معمولاتِ اشراق و ضحیٰ (صبح کے وظائف و نوافل)

یہ حصہ صبح کے وقت ادا کیے جانے والے نوافل، ذکرِ الہی کی کیفیات اور مستند دعاؤں کے طریقہ کار پر مشتمل ہے، جو سالک کی روحانی ترقی کے لیے اکسیر ہیں۔

۱. تسلیم و رضا اور کلمہ حول

ہر اطاعت و معصیت کے موقع پر اللہ کی قدرت کا اعتراف کریں اور ہر نماز کے بعد (بالخصوص عشاء کے بعد) یہ کلمات پڑھیں:

إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ، وَلِكُلِّ طَاعَةٍ وَمَعْصِيَةٍ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ۔

۲. وظیفہ سورہ فاتحہ اور ذکر نفی اثبات

سورہ فاتحہ: 40 مرتبہ پڑھیں، اور باقی نمازوں کے بعد سات مرتبہ "باقیاتِ صالحات" کا ورد کریں۔

ذکر قلبی: بہتر ہے کہ قبلہ رخ بیٹھ کر ایک ہزار (1000) مرتبہ "نفی و اثبات" (لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ) کا ذکر کیا جائے۔ اس دوران دل کو اللہ کی توحید اور اس کی محبت کی فکر میں مشغول رکھیں۔

۳. صلوٰۃ الاشراق (اشراق کی نماز)

ذکر سے فراغت کے بعد دو رکعت نماز اشراق ادا کریں:

پہلی رکعت: فاتحہ کے بعد سورہ فلق پڑھیں۔

دوسری رکعت: فاتحہ کے بعد سورہ ناس پڑھیں۔

نماز سے فراغت کے بعد اسماء الحسنیٰ کا 43 مرتبہ ورد کرنا مستحسن ہے۔

۴. حرزِ یمانی اور دعائے سیفی

اشراق کے بعد "حرزِ یمانی" (جو دعائے سیفی کے نام سے مشہور ہے) کی تلاوت کریں۔ یہ دعا حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے منسوب ہے اور مشائخ سے اس کی اجازت و سند منقول ہے۔ اسے "حرزِ امیرین" کے ساتھ پڑھنا زیادہ نفع بخش ہے۔

۵. تلاوتِ قرآن اور صلوٰۃ الضحیٰ (چاشت)

ان دعاؤں کے بعد جو نبی کریم ﷺ سے مروی ہیں، قرآن پاک کی تلاوت میں حسبِ استطاعت مشغول رہیں۔

دن چڑھے (چاشت کے وقت) صلوٰۃ الضحیٰ ادا کریں، جس کی کم از کم 8 اور زیادہ سے زیادہ 12 رکعتیں منقول ہیں۔

باب: تحصیلِ علم اور دوپہر کے معمولات

روحانی ترقی کے لیے ذکر و اذکار کے ساتھ علمِ دین کا مطالعہ ناگزیر ہے۔ یہ حصہ طالبِ حق کے لیے علمی نصاب اور زوال و ظہر کے بعد کے وظائف پر مشتمل ہے۔

۱. علمی نصاب اور مطالعہ کتب

سالک کو چاہیے کہ اپنے وقت کا ایک حصہ مطالعہ دین کے لیے وقف کرے۔ ترجیحی بنیادوں پر درج ذیل کتب کا مطالعہ کریں:

تفسیر: حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ کی "فتح الرحمن فی ترجمۃ القرآن" یا "تفسیر جلالین"۔

حدیث: "مشکوٰۃ المصابیح"، "ریاض الصالحین" یا امام نوویؒ کی "اربعمین" (چالیس احادیث)۔

علوم عالیہ: اگر استعداد ہو تو فن تفسیر میں "الفوز الکبیر"، فقہ الحدیث میں "المسوی" اور اسرارِ دین کے لیے معرکہ آرا کتاب "حجۃ اللہ البالغہ" کا مطالعہ نہایت مفید ہے۔

۲. قیلولہ اور صلوٰۃ الزوال

دوپہر کے آرام (قیلولہ) کے بعد جب سورج ڈھلنے لگے (وقتِ زوال)، تو چار رکعت "صلوٰۃ الزوال" طویل قرأت کے ساتھ ادا کرنا مستحب ہے۔

۳. ظہر کے بعد کے وظائف

ظہر کی نماز اور مسنون اذکار سے فراغت کے بعد درج ذیل معمولات اختیار کریں: تلاوتِ قرآن: سورہ یوسف یا سورہ فتح کی تلاوت کریں۔

تکرارِ علم: کچھ دیر دوبارہ علمی کتب کے مذاکرہ میں مشغول رہیں۔

کثرتِ درود: علمی مشغلے سے فارغ ہو کر سو (100) مرتبہ یہ جامع درود شریف پڑھیں:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ نَبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَنْتَرَتِهِ بِعَدَدِ كُلِّ اَتَك.

اذکارِ جلال و جمال اور استغاثہ (عصر کے بعد کے وظائف)

یہ حصہ اللہ تعالیٰ کی صفاتِ باری تعالیٰ کی تسبیح اور مصائب و مشکلات میں اللہ سے رجوع کرنے کے مخصوص اذکار پر مشتمل ہے۔

۱. درودِ کمال اور صفاتِ الہی کا ذکر

اللہ تعالیٰ کی ذات، اسماء اور افعال میں اس کی وحدانیت کا اعتراف ان الفاظ میں کریں:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ اَنْتَ اَرَكِ الْذَاتِيَّةَ وَالْاَسْمَائِيَّةَ وَالْصِّفَاتِيَّةَ وَالْاَفْعَالِيَّةَ وَالْاَثَارِيَّةَ جَمِيعَهَا مِائَةً اَلْفٍ مَرَّةٍ كَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی اَبَدًا سَرْمَدًا دَائِمًا بِدَوَامِكَ وَاَمْدِكَ.

۲. کلمہ تمجید (تیسرا کلمہ)

اللہ کی پاکیزگی اور عظمت کا بیان:

سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ.

۳. اسمِ اعظم اور استغاثہ (۱۲۰ مرتبہ)

پریشانیوں کے حل اور دعاؤں کی قبولیت کے لیے ان کلمات کا ورد کریں:

يَا كَائِنًا قَبْلَ كُلِّ شَيْءٍ، يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ، يَا حَنَّانُ يَا مَنَّانُ، يَا بَدِيعَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ، يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ، يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ، لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ، بِرَحْمَتِكَ أَسْتَغِيثُ.

۳. حل مشکلات کے مخصوص وظائف

عجائبِ خیر کے لیے: (۱۲۰ یا ۱۲۰۰ مرتبہ)

يَا بَدِيعَ الْعَجَائِبِ بِالْخَيْرِ يَا بَدِيعُ.

کفایتِ مہمات کے لیے: (۳۵۰ مرتبہ)

حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ.

معمولاتِ مغرب اور تجدیدِ ایمان (عہد نامہ)

نمازِ مغرب کا وقت دن اور رات کے ملنے کا ہے، اس وقت کے اذکارِ ایمان کی حفاظت اور اخروی زندگی کی تیاری کے لیے نہایت اہم ہیں۔

۱. تلاوتِ قرآن اور ذکرِ قلبی

مغرب کے بعد مسنون دعائوں سے فراغت پانے پر درج ذیل معمولات اختیار کریں:

تلاوت: سورہ النبأ (عم) اور سورہ والنازعات کی تلاوت کریں۔

ذکرِ نفی اثبات: ایک ہزار (1000) مرتبہ "لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ" کا ورد کریں، جس میں دل اللہ کی توحید اور اس کی محبت کے مشاہدے میں غرق ہو۔

۲. پناہ اور توحید کی پکار

مغرب کے فوراً بعد ان کلمات کی پابندی کریں:

اللَّهُمَّ أَجِرْنِي مِنَ النَّارِ۔ (7 بار)

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ۔ (10 بار)

۳. فرشتوں کے سامنے گواہی (عہد نامہ)

رات کے فرشتوں کو خوش آمدید کہیں اور ان کے ذریعے اپنے نامہ اعمال کے آغاز میں ایمان کے بنیادی عقائد کی گواہی بطور امانت درج کرائیں:

مَرْحَبًا بِمَلَائِكَةِ اللَّيْلِ وَبِالْمَلَائِكِينَ الْكَرِيمِينَ الْكَاتِبِينَ، اَكْتُبَا فِي أَوَّلِ صَحِيفَتِي أَنِّي أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ۔

اس کے ساتھ ساتھ ان حقائق کا اعتراف کریں:

وَأَشْهَدُ أَنَّ الْجَنَّةَ حَقٌّ وَالنَّارَ حَقٌّ وَالْحَوْضَ حَقٌّ وَالشَّفَاعَةَ حَقٌّ وَالصِّرَاطَ حَقٌّ وَالْمِيزَانَ حَقٌّ وَأَشْهَدُ أَنَّ السَّاعَةَ آتِيَةٌ لَا رَيْبَ فِيهَا وَأَنَّ اللَّهَ يَبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُورِ۔

۳. امانتِ شہادت

اپنی اس گواہی کو اللہ کے سپرد کر دیں تاکہ یہ مشکل وقت میں کام آئے:

اللَّهُمَّ إِنِّي أُوَدِّعُكَ هَذِهِ الشَّهَادَةَ لِيَوْمِ حَاجَتِي

باب: صلوة الاوابین اور مستند استخارہ (مغرب کے بعد کے معمولات)

مغرب کی نماز کے بعد کا وقت قبولیتِ دعا اور روحانی ترقی کے لیے نہایت موزوں ہے۔ اس وقت میں نوافل اور استخارہ کا اہتمام بندے کے معاملات میں اللہ کی غیبی مدد شامل کرتا ہے۔

۱. التجا برائے مغفرت و قبولیت

گزشتہ اذکار کے اختتام پر ان کلمات کے ذریعے بارگاہِ الہی میں عجز و انکسار پیش کریں:

اَللّٰهُمَّ اَحْطُطْ بِهَا وَزِرِّيْ وَاغْفِرْ بِهَا ذَنْبِيْ وَ ثَقِّلْ بِهَا مِيزَانِيْ وَ اَوْجِبْ بِهَا اَمَانِيْ وَ تَجَاوِزْ عَنِّيْ، يَا اَرْحَمَ الرَّحِمِيْنَ۔

۲. صلوٰۃ الاوابین (طریقہ کار)

مغرب کی سنتوں کی ادائیگی کے بعد چھ (6) رکعت صلوٰۃ الاوابین پڑھیں:

ترتیب: پہلے دو رکعت، پھر چار رکعت (دو دو کر کے) ادا کریں۔

قرأت: ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد تین (3) مرتبہ سورہ اخلاص پڑھنا مستحب ہے۔

۳. نمازِ استخارہ اور جامع دعا

اوابین سے فراغت کے بعد دو رکعت نفل استخارہ برائے خیر و برکت ادا کریں اور سلام کے بعد یہ مسنون و جامع دعا پڑھیں:

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْتَخِيْرُكَ بِعِلْمِكَ وَ اَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَ اَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيْمِ، فَاِنَّكَ تَقْدِرُ وَ لَا اَقْدِرُ وَ تَعْلَمُ وَ لَا اَعْلَمُ وَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ۔

۴. وسعتِ استخارہ (اہل و عیال اور معاملات کے لیے)

اپنے تمام ذاتی و سماجی معاملات، اہل خانہ اور اولاد کی خیر کے لیے اس جامع دعا کا اضافہ کریں:

اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنْ جَمِيْعَ مَا اَتَحَرَّكَ فِيْهِ فِيْ حَقِّيْ وَ فِيْ حَقِّ غَيْرِيْ وَ جَمِيْعَ مَا يَتَحَرَّكَ فِيْهِ غَيْرِيْ فِيْ حَقِّيْ وَ فِيْ حَقِّ اَهْلِيْ وَ وَلَدِيْ وَ مَا مَلَكَتْ يَمِيْنِيْ (خَيْرٌ لِّيْ فَيَسِّرْهُ لِيْ)۔

باب: تکمیلِ استخارہ اور شام کے اذکار

یہ حصہ دعاِ استخارہ کے بقیہ پہلوؤں، رضائے الہی کی طلب اور شام کے مخصوص وظائف پر مشتمل ہے۔

۱. طلبِ خیر و برکت

اللہ کے علمِ کامل پر بھروسہ کرتے ہوئے اپنے تمام معاملات کی بہتری کی دعا کریں:
مِنْ سَاعَتِيْ هَذِهِ اِلَى مِثْلِهَا مِنَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ خَيْرٌ لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ وَ مَعَاشِيْ وَ عَاقِبَةِ اَمْرِيْ اَوْ عَاجِلِهِ
وَ اَجَلِهِ فَيَسِّرْهُ لِيْ ثُمَّ بَارِكْ لِيْ فِيْهِ۔

۲. شر سے دوری اور رضائے الہی

اگر کوئی معاملہ دین و دنیا کے لیے نقصان دہ ہو، تو اس سے پناہ اور تقدیر پر راضی
رہنے کی التجا کریں:

اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ جَمِيعَ مَا اَتَحَرَّكَ فِيْهِ فِيْ حَقِّيْ وَ فِيْ حَقِّ غَيْرِيْ وَ جَمِيعَ مَا يَتَحَرَّكَ فِيْهِ
غَيْرِيْ فِيْ حَقِّيْ وَ فِيْ حَقِّ اَهْلِيْ وَ وَلَدِيْ وَ مَا مَلَكَتْ يَمِيْنِيْ، مِنْ سَاعَتِيْ هَذِهِ اِلَى مِثْلِهَا مِنَ الْيَوْمِ
الْاٰخِرِ شَرٌّ لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ وَ مَعَاشِيْ وَ عَاقِبَةِ اَمْرِيْ اَوْ عَاجِلِهِ وَ اَجَلِهِ فَاصْرِفْهُ عَنِّيْ وَ اصْرِفْنِيْ
عَنْهُ وَ اَقِدِرْ لِيْ الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ ثُمَّ رَضِّنِيْ بِہ۔

۳. درودِ امامِ حداثہ اور استغفار

نماز اور دعا سے فراغت کے بعد ان کمالاتِ درود و استغفار کو اپنے معمول کا حصہ
بنائیں:

درود شریف: ایک مرتبہ قطب الارشاد حضرت عبداللہ بن علوی الحداثہ سے مروی درود
پڑھیں:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مَنْ مِنْهُ اُنْشَقَّتِ الْاَسْرَارُ وَ اُنْفَلَقَتِ الْاَنْوَارُ۔

استغفار: پچیس (25) مرتبہ سابقہ بیان کردہ استغفار کی تکرار کریں۔

۳. اعادہِ اذکارِ صباح

شام کے اس وقت میں ان تمام اذکار و وظائف کو دوبارہ پڑھیں جو صبح کے وقت پڑھے
گئے تھے، تاکہ رات کا آغاز بھی اسی نور اور حفاظت کے ساتھ ہو جس سے دن کا آغاز
ہوا تھا۔

باب: معمولاتِ عشاء اور صلوة الحاجت

دن کے اختتام پر عشاء کی نماز اور اس کے بعد کے اذکار بندے کی دن بھر کی عبادات
کا نچوڑ اور رات کی حفاظت کا ذریعہ ہیں۔

۱. شام کے وظائف اور تلاوتِ قرآن

مغرب اور عشاء کے درمیانی وقت کو ذکر و تسبیح سے آباد رکھیں اور درج ذیل معمولات اختیار کریں:

تبدیلی الفاظ: صبح کے اذکار (حرز) پڑھتے وقت "أَصْبَحْنَا" کی جگہ شام کی مناسبت سے "أَمْسَيْنَا" پڑھیں۔

مخصوص سورتیں: سورہ یسین اور سورہ واقعہ کی تلاوت کو اپنا معمول بنائیں۔
دعائے حزب البحر: روحانی قوت اور حفاظت کے لیے اسے پانچ مرتبہ پڑھنا نہایت مفید ہے۔

۲. صلوٰۃ الحاجت (حاجت کی نماز)

اگر کوئی خاص حاجت یا پریشانی درپیش ہو تو عشاء کی سنتوں اور وتر کے درمیان دو رکعت نماز حاجت ادا کریں:

ثنا و حمد: سلام پھیرنے کے بعد ان کلمات سے اللہ کی حمد بیان کریں:
اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ اَنْتَیْ عَلٰی نَفْسِکَ۔

درود شریف: حمد کے بعد نبی کریم ﷺ پر درود بھیجیں:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَالْمِ۔

۳. جامع دعائے حاجت

نماز کے بعد اللہ کے حضور نہایت عاجزی سے یہ مسنون دعا پڑھیں:

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَكِيْمُ الْكَرِيْمُ، سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ، اَسْأَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَ
عَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ وَالْعِصْمَةَ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ وَالْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ بَرٍّ وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ اَثْمٍ، لَا تَدْعُ لِيْ
ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَهُ وَ لَا هَمًّا اِلَّا فَرَجْتَهُ وَ لَا حَاجَةً هِيَ لَكَ رِضًا اِلَّا قَضَيْتَهَا يَا اَرْحَمَ الرَّحْمِيْنَ۔

باب: تکمیل دعائے حاجت اور معمولات وتر

یہ حصہ صلوٰۃ الحاجت کے بقیہ اذکار، وتر کے بعد کے مسنون نوافل اور دشمنوں سے حفاظت کے لیے مخصوص سورتوں کے وظائف پر مشتمل ہے۔

۱. توسل اور شفاعت کی دعا

حاجت کی دعا کے اختتام پر نبی کریم ﷺ کے وسیلے سے اللہ کی بارگاہ میں اپنی مراد پیش کریں:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ وَ اَتُوْجَّهُ اِلَیْكَ بِنَبِیِّكَ مُحَمَّدٍ نَّبِیِّ الرَّحْمَةِ- یَا مُحَمَّدُ اِنِّیْ اَتُوْجَّهُ بِكَ اِلٰی رَبِّیْ
فِی حَاجَتِیْ هَذِهِ لِیَفْضِلَ لِیْ، اَللّٰهُمَّ فَشَقِّعْهُ فِیَّ-

۲. تسبیح وتر اور نوافل جالس (بیٹھ کر نفل)

تسبیح: وتر کے بعد تین مرتبہ "سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ" کہیں۔ (تیسری بار ذرا بلند آواز سے کہیں)۔

نوافل: اس کے بعد دو رکعت نفل بیٹھ کر ادا کریں:

پہلی رکعت: فاتحہ کے بعد سورہ الزلزال پڑھیں۔

دوسری رکعت: فاتحہ کے بعد سورہ الکافرون پڑھیں۔

۳. حفاظتی وظائف اور دفع آفات

نماز سے فراغت کے بعد درج ذیل سورتوں کا مخصوص تعداد میں ورد کریں:

سورہ فاتحہ: 20 مرتبہ تلاوت کریں۔

سورہ النصر (اذا جاء نصر الله): 7 مرتبہ (آفات سے حفاظت کی دعا کے ساتھ)۔

سورہ لہب (تبت یدا): 7 مرتبہ (دشمنوں کی مغلوبی اور شر سے بچاؤ کے لیے)۔

۳. صلوٰۃ کبریٰ احمر اور تلاوت قرآن

درود شریف: حضرت شیخ عبدالسلام بن مشیش کا منسوب کردہ درود "صلوٰۃ کبریٰ

احمر" پڑھیں جو کہ غوثِ اعظم کے سلاسل میں نہایت معتبر ہے۔

تلاوت قرآن: رات کے آخری معمول کے طور پر سورہ واقعہ اور سورہ الم سجدہ کی

تلاوت کریں تاکہ رات کا اختتام کلام الہی کی برکتوں پر ہو۔

باب: تلاوت سُور اور وسیلہ اسمِ اعظم و درود

یہ حصہ رات کے آخری پہر کے وظائف، سورتوں کی تلاوت اور جامع درود شریف کے

ذریعے دعاؤں کی قبولیت کے بیان پر مشتمل ہے۔

۱. تلاوت کلام پاک اور کلمات تحفظ

رات کے معمولات میں درج ذیل سورتوں اور اذکار کو شامل کریں:

سورتیں: سورہ ملک اور سورہ مزمل کی ایک ایک بار تلاوت کریں۔

حفاظت: آفات و بلیات سے بچاؤ کی مسنون آیات (آیاتِ حفاظت) کا ورد کریں۔
تہلیل: سو (100) مرتبہ "لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ" پڑھیں۔

۲. اسمِ اعظم اور دعا کی قبولیت
اللہ کے صفاتی نام اور اسمِ اعظم کے وسیلے سے بارگاہِ الہی میں عجز و انکسار پیش کریں:

سو (100) مرتبہ اسمِ مبارک "يَا فَتَّاحُ" کا ورد کریں۔
اس کے بعد تین مرتبہ یہ دعا پڑھیں:

إِلَهِنَا تَوَسَّلْنَا بِهَذَا الْأَسْمِ الْأَعْظَمِ أَنْ تَجْعَلَ أَعْمَالَنَا مَقْبُولَةً.
۳. جامع درود شریف (۵ مرتبہ)

اعمال کی قبولیت اور برکاتِ نبوی ﷺ کے حصول کے لیے یہ مخصوص درود پانچ بار پڑھیں:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ بِعَدَدٍ مِّنْ صَلَّيْ عَلَيْهِ، وَ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ بِعَدَدٍ مِّنْ لَّمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ، وَ صَلِّ
عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا تُحِبُّ وَ تَرْضٰى اَنْ تُصَلِّيَ عَلَيْهِ، وَ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا اَمَرْتَنَا بِالصَّلٰوةِ عَلَيْهِ، وَ
صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا تَتَّبَعِي الصَّلٰوةُ عَلَيْهِ.

۳. حلِ مشکلات اور کشادگی مہمات

تکالیف کے خاتمے اور الجھے ہوئے معاملات کو سلجھانے کے لیے اس کلمہ استغاثہ پر
اختتام کریں:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَ عَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ صَلٰوةً تَحُلُّ بِهَا الْعُقَدَ وَ تَفْكُ بِهَا الْكُرْبَ.

درودِ تنجینا اور آدابِ خواب (سونے کے معمولات)

یہ حصہ تمام آفات سے نجات کے لیے جامع درود شریف اور رات کو سنتِ نبوی ﷺ کے مطابق گزارنے کے اعمال پر مشتمل ہے۔

۱. درودِ تنجینا (خلاصہ و تکمیل)

تمام ہولناکیوں، حاجتوں کی برآوری اور درجات کی بلندی کے لیے یہ درودِ مبارک اکسیر ہے:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ صَلَوةً تُنَجِّنَا بِهَا مِنْ جَمِيعِ الْاَهْوَالِ وَالْاَفَاتِ، وَ تَقْضِیْ لَنَا بِهَا جَمِيعَ الْحَاجَاتِ، وَ تُطَهِّرُنَا بِهَا مِنْ جَمِيعِ السَّيِّئَاتِ، وَ تَرْفَعُنَا بِهَا عِنْدَكَ اَعْلٰی الدَّرَجَاتِ، وَ تُبَلِّغُنَا بِهَا اَفْصٰی الْغَايَاتِ مِنْ جَمِيعِ الْخَيْرَاتِ فِی الْحَیٰوةِ وَ بَعْدَ الْمَمَاتِ، یَا قَاضِیَ الْحَاجَاتِ وَ یَا رَافِعَ الدَّرَجَاتِ بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرَّحْمِیْنَ۔

۲. مسنون عملِ دم و مسح

سونے سے قبل حفاظتِ خود اختیاری کے لیے سنتِ مطہرہ پر عمل کریں:
سورہ اخلاص اور معوذتین (سورہ فلق و ناس) پڑھ کر اپنے ہاتھوں پر دم کریں۔
پھر ان ہاتھوں کو پورے بدن پر پھیر لیں (مسح کریں)۔ یہ عمل تین بار دہرائیں۔

۳. بیداری تہجد کا وظیفہ

اگر تہجد کے وقت بیدار ہونے کا ارادہ ہو تو بستر پر لیٹ کر سورہ کہف کی آخری آیات تلاوت کریں:

اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ کَانَ لَهُمْ جَنّٰتٌ اَلْفِرْدَوْسِ نُزُلًا۔ (الایہ)

تلاوت کے بعد سچے دل سے تہجد کی توفیق کے لیے دعا مانگیں۔

۳. حصارِ حفاظت اور دعائے خواب

آرام کرنے سے قبل ان آیات کی تلاوت کو لازمی بنائیں:

آیت الکرسی اور سورہ بقرہ کی آخری آیات (اَمِّنَ الرَّسُوْلُ) پڑھیں۔

طریقہ: دائیں کروٹ لیٹیں اور یہ مسنون دعا پڑھیں:

اَللّٰهُمَّ بِكَ وَضَعْتُ جَنْبِیْ وَ بِكَ اَرْفَعُهُ، اِنْ اَمْسَكْتَ نَفْسِیْ فَارْحَمْهَا وَاِنْ اَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِہِ عِبَادَکَ الصّٰلِحِیْنَ۔

توبہ و استغفار اور حقوق العباد کی معافی (آدابِ شب)

رات کو سونے سے قبل اپنی روح کو گناہوں کے بوجھ اور بندوں کے حقوق سے پاک کرنا کمالِ بندگی ہے۔ یہ حصہ توبہ کی جامع دعاؤں اور معافی کے طریقہ کار پر مشتمل ہے۔

۱. حفاظتِ جاں اور دعائے خواب

سونے سے پہلے اپنی زندگی اور موت کو اللہ کے سپرد کریں:
أَمْسَكَتْ نَفْسِي فَأَرْحَمْهَا وَإِنْ أَرْسَلْتَهَا فَأَحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهِ عِبَادَكَ الصَّالِحِينَ۔
تکرار: تین مرتبہ یہ کلمات کہیں: بِاسْمِكَ اللَّهُمَّ أَمُوتُ وَ بِاسْمِكَ أَحْيَى۔

۲. ایصالِ ثواب اور عفو و درگزر

اپنے نامہ اعمال کو دوسروں کے بوجھ سے پاک کرنے کے لیے تین بار سورہ فاتحہ اور تین بار سورہ اخلاص پڑھیں اور یہ نیت کریں:

نیتِ ایصال: اے اللہ! اگر میں نے کسی مسلمان کی غیبت کی ہو تو اس تلاوت کا ثواب اسے عطا فرما۔

نیتِ معافی: اے اللہ! جس کسی نے میری غیبت کی یا مجھے دکھ پہنچایا، میں نے اسے تیری رضا کے لیے معاف کیا۔

۳. کفارہ برائے رنجش و زیادتی

اگر بشری تقاضے کے تحت کسی مومن کی دل آزاری ہوئی ہو، تو اس کے لیے یہ نبوی ﷺ دعا پڑھیں تاکہ وہ زیادتی اس کے لیے رحمت بن جائے:

اللَّهُمَّ إِنِّي أَخَذْتُ عِنْدَكَ عَهْدًا لَنْ تُخْلِفَنِيهِ فَإِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ، فَأَيُّ الْمُؤْمِنِينَ شَتَمْتُهُ جَلَدْتُهُ لَعَنْتُهُ فَاجْعَلْهَا لَهُ صَلَوةً وَ زَكَاةً وَ قُرْبَةً تُقَرِّبُهُ بَهَا إِلَيْكَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ۔

۳. جامع استغفار

اپنی نادانیوں اور خطاؤں پر ندامت کے ساتھ اللہ کی بارگاہ میں التجا کریں:

اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي خَطِيئَتِي وَ جَهْلِي وَ إِسْرَافِي فِي أَمْرِي وَ مَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي۔

توبہ نصوح اور استغفار جامع (محاسبہ نفس)

یہ حصہ استغفار کے ان کلمات پر مشتمل ہے جو انسانی زندگی کے ہر پہلو، بشری کمزوریوں اور اخلاص نیت کی باریکیوں کا احاطہ کرتے ہیں۔ یہ دعائیں بندے اور خالق کے درمیان ٹوٹی ہوئی نسبت کو جوڑنے کے لیے اکسیر ہیں۔

۱. خطاؤں کا اعتراف اور مغفرت کی التجا

انسان کی ہر قسم کی کیفیت، چاہے وہ نادانی ہو یا دانستہ خطا، اللہ کے علم میں ہے۔ ان کلمات کے ذریعے معافی طلب کریں:

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ جِدِّيْ وَهَزْلِيْ وَخَطَايَايَ وَعَمْدِيْ وَكُلُّ ذٰلِكَ عِنْدِيْ۔ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ، اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ وَاَنْتَ عَلٰی كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔

۲. نقض عہد اور بشری کمزوریوں سے توبہ

ان گناہوں پر ندامت کا اظہار جن سے توبہ کے بعد نفس مغلوب ہو گیا یا وہ وعدے جو پورے نہ ہو سکے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْتَغْفِرُكَ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ ثُبْتُ اِلَيْكَ مِنْهُ ثُمَّ عُدْتُ فِيْهِ، وَاسْتَغْفِرُكَ لِكُلِّ مَا وَعَدْتُكَ بِهِ مِنْ نَفْسِيْ ثُمَّ لَمْ اَوْفِ لَكَ بِهِ۔

۳. خلوص نیت اور نعمتوں کے غلط استعمال پر استغفار

ایسے اعمال جن میں غیر کی ملاوٹ (ریاکاری) ہو گئی، یا اللہ کی عطا کردہ نعمتوں کو اس کی نافرمانی میں استعمال کیا گیا:

وَاسْتَغْفِرُكَ مِنْ كُلِّ عَمَلٍ اَرَدْتُ بِهِ وَجْهَكَ فَخَالَطَهُ غَيْرُكَ، وَاسْتَغْفِرُكَ مِنْ كُلِّ نِعْمَةٍ اَنْعَمْتَ بِهَا عَلَيَّ فَاسْتَعْنْتُ بِهَا عَلٰی مَعْصِيَّتِكَ۔

۳. خلوت و جلوت کے گناہوں سے پناہ

رات کی تاریکی ہو یا دن کا اجالا، تنہائی ہو یا محفل، ہر گناہ کی معافی کا سوال:

وَاسْتَغْفِرُكَ يَا عَالَمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ اَتَيْتُهُ فِيْ سَوَادِ اللَّيْلِ وَبَيَاضِ النَّهَارِ فِيْ مَلَاٍ وَخَلَاٍ وَسِرٍّ وَعَلَانِيَةٍ يَا حَلِيْمٌ۔

تکرار: تین مرتبہ "اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِي لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ" پڑھ کر توبہ کی تکمیل کریں۔

تکمیلِ اذکارِ شب اور بیداری تہجد

یہ حصہ سونے سے قبل کے آخری وظائف، سپردگی جاں کی دعاؤں اور تہجد کے وقت بیدار ہونے کے مسنون آداب پر مشتمل ہے۔

۱. تسبیحاتِ فاطمی اور تجدیدِ رضا

سونے سے قبل اپنی زبان کو ان کلماتِ طیبات سے معطر کریں:

استغفار: ۱۰ مرتبہ سید الاستغفار اور ۳ مرتبہ یہ کلمات پڑھیں:

اَسْتَغْفِرُ اللهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ غَفَّارُ الذُّنُوبِ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ۔

تسبیحات: ۳۰ بار سبحان الله، ۳۰ بار الحمد لله اور ۳۰ بار الله اکبر کہیں۔

اقرارِ بندگی: ۳ مرتبہ یہ دعا پڑھیں:

رَضِيتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا۔

۲. دعائے تفویض (جان سپرد کرنے کی دعا)

اپنی زندگی، موت اور تمام معاملات اللہ کے حوالے کرتے ہوئے یہ التجا کریں:

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ خَلَقْتَ نَفْسِيْ وَاَنْتَ تَوَفَّاهَا، لَكَ مَمَاتُهَا وَمَحْيَاهَا، اِنْ اَحْيَيْتَهَا فَاَحْفَظْهَا وَاِنْ اَمَتَهَا فَاَغْرِقْهَا، اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ الْعَاقِبَةَ۔

۳. آخری کلام (سونے کی مسنون دعا)

بستر پر لیٹ کر یہ آخری دعا پڑھیں اور اس کے بعد گفتگو سے پرہیز کریں:

اَللّٰهُمَّ اَسْلَمْتُ نَفْسِيْ اِلَيْكَ وَوَجَّهْتُ وَجْهِيْ اِلَيْكَ وَفَوَّضْتُ اَمْرِيْ اِلَيْكَ وَالْجَاثُ ظَهْرِيْ اِلَيْكَ رَغْبَةً وَرَهْبَةً اِلَيْكَ، لَا مَلْجَا وَلَا مَنَاجَا مِنْكَ اِلَّا اِلَيْكَ، اَمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِيْ اَنْزَلْتَ وَنَبِيِّكَ الَّذِيْ اَرْسَلْتَ۔

۴. بیداری تہجد کے آداب

جب اللہ کی توفیق سے تہجد کے وقت آنکھ کھلے، تو بستر سے اٹھتے ہی سورہ آل عمران کا آخری رکوع تلاوت کریں:

اِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰيٰتٍ لِّاُولٰٓئِی الْاَلْبَابِ۔ (الی آخر السورۃ)

تلاوت کے بعد اللہ کی حمد و ثنا اور تہجد کی مخصوص دعاؤں میں مشغول ہو جائیں

بیداری تہجد اور دعائے رسول ﷺ

تہجد کا وقت اللہ تعالیٰ کی خاص تجلیات کے نزول کا وقت ہے۔ بیدار ہوتے ہی مسنون آیات کی تلاوت کے بعد بارگاہِ الہی میں ان کلمات کے ذریعے اپنی بندگی اور اس کی ربوبیت کا اعتراف کریں:

۱. حمد و ثنا اور اعترافِ حقیقت

اللہ تعالیٰ کی عظمت اور کائنات پر اس کے تصرف کا بیان ان الفاظ میں کریں:

اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ قَيَّامُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ، وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ نُورُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ، وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ مَلِكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ، وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ الْحَقُّ وَوَعْدُكَ الْحَقُّ وَلِقَاؤُكَ حَقٌّ۔

۲. ایمان بالرسالت اور اخروی حقائق کی گواہی

عقائدِ حقہ کی تجدید کرتے ہوئے عرض کریں:

وَقَوْلُكَ حَقٌّ وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ وَالنَّبِيُّونَ حَقٌّ وَمُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَقٌّ وَالسَّاعَةُ حَقٌّ۔

۳. تفویضِ امور اور استغفار

اپنے تمام معاملات اللہ کے سپرد کریں اور گناہوں کی معافی طلب کریں:

اَللّٰهُمَّ لَكَ اَسْلَمْتُ وَبِكَ اَمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَالْيَاكُ اَنْبَتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ وَالْيَاكُ حَاكَمْتُ، فَاغْفِرْ لِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهِ مِنِّيْ، اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ۔

۳. نمازِ تہجد کی ادائیگی

دعا سے فراغت کے بعد نمازِ تہجد ادا کریں۔ وقت کی وسعت اور ہمت کے مطابق درج ذیل تعداد اختیار کی جا سکتی ہے:

افضل طریقہ: وتر سمیت ۱۱ رکعت ادا کریں۔

دیگر صورتیں: وقت کم ہو تو ۹، ۷ یا کم از کم ۳ رکعتیں (بشمول وتر) ادا کریں۔

دعائے مستجاب (بعد تلاوت سورہ مزمل)

سورہ مزمل کی تلاوت کے بعد یہ دعا نہایت جامع ہے، جو پریشان حال دلوں کے لیے سکون اور دنیا و آخرت کی کامیابی کا خزانہ ہے۔

1. ہدایتِ قلب اور جمعیتِ خاطر

عربی: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِكَ تَهْدِیْ بِهَا قَلْبِیْ وَتَجْمَعُ بِهَا اَمْرِیْ وَتَلْمُ بِهَا شَعَثِیْ

مفہوم: اے اللہ! میں تجھ سے ایسی رحمت مانگتا ہوں جو میرے دل کو ہدایت دے، میرے بکھرے ہوئے کاموں کو سنوار دے اور میری پریشان حالی کو جمعیت میں بدل دے۔

2. حفاظت اور بلندی درجات

عربی: وَتَرْزُدْ بِهَا غَائِبِیْ وَتَرْفَعْ بِهَا شَهِدِیْ وَتُزَكِّیْ بِهَا عَمَلِیْ

مفہوم: (الہی!) اس رحمت کے صدقے میرے غائب کو لوٹا دے، میرے موجودہ حال کو رفعت عطا کر اور میرے اعمال کو ہر قسم کی ریا سے پاک فرما۔

3. فتنوں سے نجات اور رشد و ہدایت

عربی: وَتُلْهِمْنِیْ بِهَا رُشْدِیْ وَتَرْزُدْ بِهَا الْفِتْنََ عَنِّیْ وَتَعْصِمْنِیْ بِهَا مِنْ كُلِّ سُوءٍ

مفہوم: مجھے بھلائی کی بات سجھا دے، مجھ سے فتنوں کا رخ موڑ دے اور مجھے ہر قسم کی برائی اور شر سے اپنی پناہ میں رکھ۔

4. کامل یقین اور ابدی عزت

عربی: اَللّٰهُمَّ اَعْطِنِیْ اِیْمَانًا وَیَقِیْنًا لِّیْسَ بَعْدَهُ کُفْرٌ وَرَحْمَةً اَنَالُ بِهَا شَرَفَ کَرَامَتِكَ

مفہوم: اے اللہ! مجھے ایسا محکم ایمان اور یقین عطا کر جس کے بعد کفر کا کھٹکا نہ رہے، اور ایسی رحمت دے جس سے میں دارین (دنیا و آخرت) میں تیری عزت کا شرف پا سکوں۔

5. کامیابی اور نصرت کی دعا

عربی: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ الْفَوْزَ فِی الْقَضَاءِ وَنَزْلَ الشُّهَدَاءِ وَعَیْشَ السُّعْدَاءِ وَالنَّصْرَ عَلَی الْاَعْدَاءِ

مفہوم: اے اللہ! میں تیرے فیصلوں پر رضا (کامیابی)، شہداء جیسی مہمان نوازی، سعادت مندوں جیسی زندگی اور دشمنوں پر غلبہ و نصرت مانگتا ہوں۔

6. اظہارِ عجز اور استغاثہ

عربی: اَللّٰهُمَّ اَنْزِلْ بِكَ حَاجَتِیْ وَاِنْ قَصُرَ رَایِیْ وَضَعُفَ عَمَلِیْ اِفْتَقَرْتُ اِلَی رَحْمَتِكَ

مفہوم: باری تعالیٰ! میں اپنی حاجت تیرے دربار میں لایا ہوں، اگرچہ میری عقل ناقص اور عمل کمزور ہے، مگر میں سراپا تیری رحمت کا محتاج ہوں۔

7. شافی مطلق سے التجا

عربی: يَا قَاضِيَ الْأُمُورِ وَيَا شَافِيَ الصُّدُورِ...

مفہوم: اے تمام بگڑے کاموں کے فیصلے کرنے والے اور اے سینوں کے امراض کو شفا بخشنے والے! (میری پکار سن لے)۔

دعائے مستجاب (حصہ دوم: پناہ اور مقامِ قرب)

دعا کا یہ حصہ جہاں ہولناکیوں سے امان فراہم کرتا ہے، وہیں اللہ کی رضا اور اس کے مقرب بندوں کی معیت کا راستہ بھی دکھاتا ہے۔

8. پناہ دو جہاں (عذاب اور فتنوں سے امان)

عربی: أَنْ تُجِيرَنِي مِنْ عَذَابِ السَّعِيرِ وَمِنْ دَعْوَةِ الثُّبُورِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْقُبُورِ

مفہوم: (اے باری تعالیٰ!) مجھے جہنم کے دہکتے عذاب، ہلاکت کی پکار اور قبر کی آزمائشوں سے اپنی پناہ میں رکھ

9. غیر محسوس بھلائیوں کا سوال

عربی: اللَّهُمَّ مَا قَصُرَ عَنْهُ رَأْيِي... مِنْ خَيْرٍ وَعَدَّتْهُ أَحَدًا مِّنْ خَلْقِكَ... فَإِنِّي أَرْغَبُ إِلَيْكَ فِيهِ

مفہوم: اے اللہ! وہ خیر و بھلائی جس تک نہ میری سوچ پہنچی نہ میری تمنا، مگر تو نے اپنی مخلوق سے اس کا وعدہ کیا ہے، میں تیری رحمت کے واسطے سے اس خیر کا بھی سوال کرتا ہوں۔

10. یوم حساب کی سلامتی

عربی: أَسْأَلُكَ الْأَمْنَ يَوْمَ الْوَعِيدِ وَالْجَنَّةَ يَوْمَ الْخُلُودِ مَعَ الْمُقَرَّبِينَ الشُّهُودِ

مفہوم: اے مضبوط سہارے والے رب! میں تجھ سے قیامت کی سختی کے دن امن کا اور ہمیشگی کی جنت میں اپنے مقرب بندوں کی معیت کا طالب ہوں۔

11. اللہ کی صفتِ رحمت و مودت

عربی: إِنَّكَ رَحِيمٌ وَدُودٌ وَأَنْتَ تَفْعَلُ مَا تُرِيدُ

مفہوم: بے شک تو نہایت رحم کرنے والا، بے پناہ محبت کرنے والا ہے اور تو جو چاہے کرنے پر قادر ہے۔

12. ہدایت کا سرچشمہ

عربی: اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا هَادِيْنَ مُهْتَدِيْنَ غَيْرَ ضَالِّيْنَ وَلَا مُضِلِّيْنَ

مفہوم: اے اللہ! ہمیں ہدایت یافتہ بنا اور دوسروں کے لیے ہدایت کا ذریعہ بنا؛ ہمیں گمراہی اور دوسروں کو گمراہ کرنے سے محفوظ فرما۔

13. اللہ کے لیے دوستی اور دشمنی (ولا و برا)

عربی: سَلَامًا لِأَوْلِيَائِكَ حَرْبًا لِأَعْدَائِكَ، نُحِبُّ بِحُبِّكَ مَنْ أَحَبَّكَ

مفہوم: الہی! ہمیں اپنے دوستوں کے لیے سلامتی اور دشمنوں کے لیے نبرد آزما بنا؛ ہم ہر اس شخص سے تیری خاطر محبت کریں جو تجھ سے محبت کرے۔

دعائے مستجاب (حصہ سوم: طلبِ نور اور تسبیحِ باری تعالیٰ)

دعا کا یہ آخری حصہ بندے کے عجز، توکل اور وجود کے ذرے ذرے کو اللہ کے نور سے منور کرنے کی التجا پر مشتمل ہے۔

14. اظہارِ عجز اور توکل

عربی: الدُّعَاءُ وَعَلَيْكَ الْإِجَابَةُ وَهَذَا الْجُحْدُ وَعَلَيْكَ التُّكْلَانُ

مفہوم: باری تعالیٰ! یہ میری التجا ہے اور قبول کرنا تیرا کام؛ یہ میری ادنیٰ سی کوشش ہے اور بھروسہ صرف تجھ پر ہے۔ نیکی کی طاقت صرف تیری ہی عطا ہے۔

15. وجود کے انگ انگ میں نور کی طلب

عربی: اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِيْ قَلْبِيْ نُورًا وَفِيْ بَصَرِيْ نُورًا وَفِيْ سَمْعِيْ نُورًا وَفِيْ لِسَانِيْ نُورًا

مفہوم: اے اللہ! میرے دل، میری آنکھوں، میرے کانوں اور میری زبان میں نور پیدا فرما دے۔

16. باطنی و ظاہری اعضاء کی تنویر

عربی: وَفِيْ عَصَبِيْ نُورًا وَفِيْ لَحْمِيْ نُورًا وَفِيْ دَمِيْ نُورًا وَفِيْ شَعْرِيْ نُورًا وَفِيْ بَشَرِيْ نُورًا

مفہوم: میرے اعصاب، گوشت، خون، بالوں اور میری جلد میں بھی اپنا نور بھر دے تاکہ میرا ظاہر و باطن تیری معرفت سے چمک اٹھے۔

17. ہر سمت سے نور کا حصار

عربی: وَعَنْ يَمِينِي نُورًا وَعَنْ شِمَالِي نُورًا وَمِنْ أَمَامِي نُورًا وَمِنْ خَلْفِي نُورًا وَمِنْ فَوْقِي نُورًا وَمِنْ تَحْتِي نُورًا

مفہوم: (اے رب!) مجھے ہر طرف سے نور کے حصار میں لے لے۔ میرے دائیں، بائیں، آگے، پیچھے اور اوپر نیچے، ہر سمت نور ہی نور کر دے۔

18. سراپا نور بننے کی دعا

عربی: اَللّٰهُمَّ اَعْطِنِيْ نُورًا وَّاجْعَلْ لِّيْ نُورًا وَّاعْظِمْ لِيْ نُورًا وَّاجْعَلْنِيْ نُورًا

مفہوم: اے اللہ! مجھے نور عطا کر، میرے لیے نور کو عظیم بنا دے اور مجھے سراپا نور بنا دے۔

19. عظمت و جلال کی تسبیح

عربی: سُبْحَانَ الَّذِي تَعَطَّفَ بِالْعِزِّ وَقَالَ بِهِ سُبْحَانَ الَّذِي لَيْسَ الْمَجْدَ وَتَكْرَمَ بِهِ

مفہوم: پاک ہے وہ ذات جو عزت اور بزرگی کے لباس میں ملبوس ہے اور جس کے سوا کوئی تسبیح کے لائق نہیں۔

20. فضل اور نعمتوں والے رب کی پاکیزگی

عربی: سُبْحَانَ ذِي الْفَضْلِ وَالنِّعَمِ سُبْحَانَ ذِي الْمَجْدِ وَالْكَرَمِ سُبْحَانَ ذِي الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ

مفہوم: پاک ہے وہ پروردگار جو فضل، نعمتوں، بزرگی، کرم اور جلال و عظمت کا اکیلا مالک ہے۔

21. دائمی ایمان اور رفاقتِ مصطفیٰ ﷺ

عربی: اِيْمَانًا لَا يَبِيدُ وَقُرَّةَ عَيْنٍ لَا تَنْفَدُ وَمُرَافَقَةً نَّبِيَّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اَعْلَى دَرَجَةِ الْجَنَّةِ

مفہوم: (اے اللہ!) میں تجھ سے ایسے ایمان کا سوال کرتا ہوں جو کبھی ختم نہ ہو، ایسی راحت جو کبھی کم نہ ہو اور جنت کے بلند ترین درجات میں اپنے نبی حضرت محمد ﷺ کی رفاقت کا طالب ہوں۔

22. حزبِ اسمِ اعظم اور التجا

عربی: يَا لَطِيفُ اَدْرِكْنِيْ بِلُطْفِكَ الْخَفِيِّ

مفہوم: اسمِ اعظم کے وظائف کے بعد ایک بار یہ دعا پڑھیں: "اے لطف و کرم فرمانے والے! مجھے اپنے پوشیدہ لطف کے ذریعے تھام لے اور میری مدد فرما۔"

23. کھانے کے مسنون اذکار

کھانے کے آغاز میں "بسم اللہ" پڑھیں اور فراغت پر درج ذیل تسبیحات (33، 33 بار) پڑھنا برکت کا باعث ہے:

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ (میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں)۔

الْحَمْدُ لِلَّهِ (تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں)۔

اللَّهُ أَكْبَرُ (اللہ سب سے بڑا ہے)۔

24. کلماتِ شکر بعد از طعام

عربی: الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَطْعَمَنِي هَذَا الطَّعَامَ وَرَزَقَنِيهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِنِّي وَلَا قُوَّةٍ

مفہوم: تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس نے میری کسی طاقت اور کوشش کے بغیر مجھے یہ رزق عطا فرمایا اور میرا پیٹ بھرا۔

25. جامع حمد و ثنا

عربی: الْحَمْدُ لِلَّهِ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ

مفہوم: اللہ کے لیے ایسی بے انتہا تعریفیں ہیں جو پاکیزہ بھی ہیں اور بابرکت بھی، جن کا سلسلہ کبھی ختم ہونے والا نہیں۔

آدابِ زندگی اور مسنون دعائیں

یہ حصہ روزمرہ کے معمولات میں شکر گزاری، طہارت اور مجلس کے آداب سے متعلق اہم دعاؤں پر مشتمل ہے، جو انسانی زندگی کو اللہ کی حفاظت اور ذکر میں رکھتی ہیں۔

26. والدین اور محسنین کے لیے دعا

عربی: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِمَنْ سَعَىٰ فِيْهِ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّحِمِيْنَ

مفہوم: (کھانے کے بعد) اے اللہ! میری، میرے والدین کی اور ان تمام لوگوں کی مغفرت فرما جنہوں نے اس رزق کو ہم تک پہنچانے میں محنت کی، اے سب سے بڑھ کر رحم فرمانے والے۔

27. بیت الخلا میں داخلے کی دعا

عربی: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْخُبۡثِ وَالْخَبَائِثِ

مفہوم: جب بیت الخلا جانے کا ارادہ ہو تو یہ کہے: "اے اللہ! میں خبیث جنوں اور جنیوں (شر اور گندگی) سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔"

28. بیت الخلا سے نکلنے کی دعا

عربی: غُفِّرَانَكَ. اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اٰذْهَبَ عَنَّا الْاَذٰی وَ عَافَانِیْ

مفہوم: باہر آتے ہی تین بار "غُفِّرَانَكَ" کہے اور پھر اللہ کا شکر ادا کرے جس نے جسم سے اذیت دہ چیز کو دور کر دیا اور عافیت عطا فرمائی۔

29. کفارۃ مجلس (مجلس سے اٹھنے کی دعا)

عربی: سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَ اَتُوْبُ اِلَيْكَ

مفہوم: جب کسی محفل سے اٹھنے لگے تو یہ کلمات پڑھے؛ اس سے مجلس کے دوران ہونے والی کوتاہیاں معاف ہو جاتی ہیں۔

30. وضو کے بعد کی دعا اور فضیلت

وضو سے فارغ ہو کر کلمہ شہادت اور یہ دعا پڑھنا سنت ہے:

عربی: اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِیْكَ لَهٗ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ۔

دعا: اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِیْنَ وَ اجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِیْنَ۔

مفہوم: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ اس کے رسول ہیں۔ اے اللہ! مجھے توبہ کرنے والوں اور خوب پاک صاف رہنے والوں میں شامل فرما۔

آدابِ مسجد اور صلاة التسبیح (نمازِ تسبیح)

یہ حصہ مسجد کے احترام اور تسبیحات کے ذریعے اللہ کے قرب کے ایک خاص طریقے یعنی "نمازِ تسبیح" کی وضاحت پر مشتمل ہے۔

31. وضو کی تکمیل اور توبہ

عربی: اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَ اَتُوْبُ اِلَيْكَ

مفہوم: (وضو کے بعد) میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں، میں تجھ ہی سے بخشش مانگتا ہوں اور تیری ہی طرف رجوع کرتا ہوں۔

32. مسجد میں داخلے اور خروج کی دعا

داخلہ: اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ (اے اللہ! میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے)۔

خروج: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ (اے اللہ! میں تجھ سے تیرے فضل کا سوال کرتا ہوں)۔

33. صلاة التسبیح (نمازِ تسبیح) کی ترغیب

محسنین اور راہِ حق کے مسافروں کے لیے یہ نماز ایک عظیم تحفہ ہے۔ اسے اپنی زندگی کا معمول بنائیں؛ چاہے روزانہ، ہفتہ وار یا ماہانہ ایک بار ادا کریں۔

34. نمازِ تسبیح کی قرأت

اس نماز کی چار رکعتوں میں درج ذیل سورتوں کی تلاوت مستحسن ہے:

پہلی رکعت: سورہ التکَاثُرُ (اَلْهٰکُمُ النَّکٰثِرُ)

دوسری رکعت: سورہ العصر (وَالْعَصْرِ)

تیسری رکعت: سورہ الکافرون (قُلْ يٰۤاَيُّهَا الْکٰفِرُوْنَ)

چوتھی رکعت: سورہ الاخلاص (قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ)

35. تسبیح کے کلمات اور تعداد

عربی: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللهُ اَكْبَرُ

طریقہ: ہر رکعت میں کل 75 بار یہ تسبیح پڑھی جاتی ہے (چار رکعت میں مجموعی تعداد 300 ہوتی ہے)۔

قیام میں (فاتحہ و سورہ کے بعد) 15 بار۔

رکوع، قومہ، دونوں سجدوں، جلسہ (دو سجدوں کے درمیان) اور دوسرے سجدے کے بعد بیٹھ کر 10، 10 بار۔

تکمیلِ نمازِ تسبیح اور دعائے رغبت

نمازِ تسبیح کا یہ حصہ ارکان کی ادائیگی میں تسبیحات کی ترتیب اور آخری قعدہ میں مانگی جانے والی ایک نہایت قیمتی دعا پر مشتمل ہے۔

36. ارکانِ نماز میں تسبیح کی ترتیب

طریقہ: دوسری رکعت کے لیے قیام میں پہلے قرأت مکمل کرے، پھر 15 بار کلمہ تسبیح پڑھے۔ باقی تمام ارکان (رکوع، قومہ، سجدہ اور جلسہ) میں 10، 10 بار یہ کلمات دہرائے۔

قعدہ: تشهد (اتحیات) شروع کرنے سے پہلے بھی تسبیح کے مقررہ کلمات پڑھے جائیں۔ اسی طرح چار رکعتیں مکمل کی جائیں۔

37. قعدہ اخیرہ کی مخصوص دعا

چوتھی رکعت میں تشهد اور درود شریف کے بعد، سلام پھیرنے سے پہلے یہ جامع دعا پڑھیں:

عربی: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ تَوْفِیْقَ اَهْلِ الْهُدٰی وَ اَعْمَالَ اَهْلِ الْیَقِیْنِ وَ مُنَاصَحَةَ اَهْلِ التَّوْبَةِ وَ حَذَرَ اَهْلِ الْخَشِیَةِ وَ عِزَمَ اَهْلِ الصَّبْرِ وَ تَعَبُّدَ اَهْلِ الْوَرَعِ وَ عِرْفَانَ اَهْلِ الْعِلْمِ حَتّٰی اَخَافَكَ

مفہوم: اے اللہ! میں تجھ سے ہدایت والوں کی توفیق، یقین والوں کے اعمال، توبہ کرنے والوں کا خلوص، (تجھ سے) ڈرنے والوں کی احتیاط، صبر کرنے والوں کا عزم، پرہیزگاروں جیسی عبادت اور اہل علم جیسی معرفت مانگتا ہوں، تاکہ میں تجھ سے کماحقہ ڈرنے لگوں۔

38. تقویٰ اور رضا کی طلب

عربی: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مَخَافَةً تَحْجِزُ نِیَّ عَنْ مَّعَاصِیْكَ حَتّٰی اَعْمَلَ بِطَاعَتِكَ عَمَلًا اَسْتَحِقُّ بِہِ رِضَاكَ

مفہوم: اے اللہ! میں تجھ سے ایسا خوف مانگتا ہوں جو مجھے تیری نافرمانیوں سے روک دے، یہاں تک کہ میں تیری فرمانبرداری کے ایسے عمل کروں جن کے ذریعے میں تیری رضا کا مستحق بن جاؤں۔

39. اخلاصِ توبہ

عربی: وَ حَتّٰی اُنَاصِحَكَ بِالتَّوْبَةِ خَوْفًا مِّنْكَ وَ حَتّٰی اَخْلَصَ لَكَ النَّصِیْحَةَ

مفہوم: اور (تجھ سے ایسا تعلق مانگتا ہوں) کہ تیرے خوف کی بنا پر تجھ سے سچی توبہ کروں اور تیرے لیے اپنی نصیحت (اور دینداری) کو خالص کر لوں۔

تکمیل دعا اور فضیلتِ درود شریف

یہ حصہ نماز تسبیح کی دعا کے بقیہ کلمات، اس کی مجموعی تعداد اور حضور نبی کریم ﷺ پر درود و سلام بھیجنے کی روحانی اہمیت پر مشتمل ہے۔

40. توکل اور حُسنِ ظن کی طلب

عربی: حُبَّكَ وَحَتَّى أَتَوَكَّلَ عَلَيْكَ فِي الْأُمُورِ كُلِّهَا وَ حُسْنَ الظَّنِّ بِكَ سُبْحَانَ خَالِقِ النُّورِ
مفہوم: (اے اللہ! میں تجھ سے) تیری محبت مانگتا ہوں، یہاں تک کہ میں اپنے تمام معاملات میں تجھ ہی پر بھروسہ کروں اور تجھ سے اچھا گمان رکھوں۔ پاک ہے وہ ذات جو نور کو پیدا کرنے والی ہے۔

41. تکمیلِ نور کی دعا

عربی: رَبَّنَا اٰثِمُمْ لَنَا نُورَنَا وَاغْفِرْ لَنَا اِنَّكَ عَلٰی كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ
مفہوم: اے ہمارے رب! ہمارے لیے ہمارا نور مکمل فرما دے اور ہمیں بخش دے، بے شک تو ہر چیز پر قادر ہے، اے سب سے بڑھ کر رحم فرمانے والے۔
وضاحت: نمازِ تسبیح کی ہر رکعت میں تسبیح کی تعداد 75 بار ہے (چار رکعت میں کل 300 بار)۔

42. دیدارِ مصطفیٰ ﷺ کی طلب اور آداب

راہِ حق کے مسافر (سالک) کے لیے ضروری ہے کہ وہ جمالِ جہاں آرا ﷺ کا طالب بنے۔ سنتِ نبوی کی پیروی اور کثرتِ درود اس مقصود تک پہنچنے کا بہترین ذریعہ ہے۔

43. درود شریف: سعادتِ کبریٰ کا ذریعہ

بڑی کامیابی اور عظیم سعادت حضور ﷺ پر محبت اور تعظیم کے ساتھ درود بھیجنے میں پوشیدہ ہے۔

آداب: درود پڑھتے وقت قلب میں مشاہدہ اور دیدار کا انتظار ہو، خاص طور پر سوتے وقت اس عمل کی پابندی روحانیت کی دولت سے مالا مال کرتی ہے۔

44. کلماتِ درود و سلام

سلف صالحین کے منقول کردہ اعمال کے مطابق، پاکیزگی (وضو) کی حالت میں اس صیغے کے ساتھ درود کی ملازمت (پابندی) اختیار کریں:

عربی: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهِ وَاٰلِهِمْ

مفہوم: اے اللہ! محمد ﷺ اور ان کی آل پر رحمتیں اور سلامتی نازل فرما۔

فضائلِ درود و وظائفِ زیارتِ نبوی ﷺ

کتب وظائف اور اکابرین کے مجربات کی روشنی میں درود شریف کی مداومت نہ صرف اخروی نجات کا ذریعہ ہے بلکہ دنیا میں بھی دیدارِ مصطفیٰ ﷺ کی سعادت کا سبب بنتی ہے۔ زیر نظر صفحہ پر اسی حوالے سے اہم وظائف درج ہیں:

1. ارواح و اجساد والا درود شریف

حضور اکرم ﷺ کی روح مبارک، جسم اطہر اور قبر انور پر درود بھیجنا زیارت کے حصول کا بہترین ذریعہ ہے۔ اس کی پابندی سعادت دارین کا موجب ہے۔

عربی متن: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى رُوْحِ مُحَمَّدٍ فِي الْاَرْوَاحِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى جَسَدِهِ فِي الْاَجْسَادِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى قَبْرِهِ فِي الْقُبُورِ

2. جمعہ کے دن کا خاص عمل (برائے زیارت)

جو شخص بروز جمعہ ایک ہزار مرتبہ درج ذیل درود شریف پڑھے گا، اللہ کے فضل سے وہ خواب میں آپ ﷺ کی زیارت سے مشرف ہوگا یا جنت میں اپنا مقام دیکھ لے گا۔ اگر ایک جمعہ میں مقصد حاصل نہ ہو تو پانچ جمعہ تک یہ عمل جاری رکھے۔

درود پاک: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ

3. شب جمعہ کی نماز اور وظیفہ

جمعہ کی رات (جمعرات اور جمعہ کی درمیانی شب) دو رکعت نماز اس ترتیب سے پڑھیں:

ہر رکعت میں: سورہ فاتحہ کے بعد 11 بار آیت الکرسی اور 11 بار سورہ اخلاص پڑھیں۔

سلام کے بعد: سو (100) مرتبہ یہ درود شریف پڑھیں:

عربی متن: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَ آلِهِ وَ سَلِّمْ

انشاء اللہ اس نماز اور درود کی برکت سے حضور ﷺ کی زیارت نصیب ہوگی۔

زیارتِ نبوی ﷺ کے مجرب وظائف و دعائیں

حضور اکرم ﷺ کی زیارتِ مبارکہ وہ عظیم سعادت ہے جو مومن کے دل کو سکون اور روح کو جلا بخشتی ہے۔ زیر نظر صفحہ پر اس سعادت کے حصول کے لیے مزید دو مجرب طریقے درج ہیں۔

1. شبِ جمعہ کی مخصوص نماز

کئی خوش نصیبوں کا آزمودہ عمل ہے کہ جو شخص شبِ جمعہ (جمعرات اور جمعہ کی درمیانی رات) دو رکعت نماز اس ترتیب سے پڑھے:

طریقہ کار: ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد 50 مرتبہ سورہ اخلاص (قل هو اللہ احد) پڑھے۔

نماز کے بعد: ایک ہزار (1000) مرتبہ درج ذیل درود شریف پڑھے:

عربی متن: صَلَّی اللہُ عَلَی النَّبِیِّ الْأُمِّیِّ

نتیجہ: انشاء اللہ تین جمعہ گزرنے سے پہلے ہی خواب میں زیارتِ نبوی ﷺ سے مشرف ہوگا۔

2. سونے سے پہلے کی رقت آمیز دعا

خود آنحضرت ﷺ سے روایت کیا گیا ہے کہ جو شخص دیدارِ مصطفیٰ ﷺ کا آرزو مند ہو، اسے چاہیے کہ مکمل وضو کرے، قبلہ رخ لیٹے اور اپنا سر دائیں ہاتھ پر رکھ کر درج ذیل دعا پڑھتے ہوئے سو جائے:

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِجَلَالِ وَجْهِكَ الْكَرِيمِ أَنْ تُرِينِي وَجْهَ نَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَنَامِي هَذَا رُؤْيَا تَقَرُّبُهَا عَيْنِي وَتُفَرِّجُ بِهَا كُرْبَتِي وَتُشْرِخُ بِهَا صَدْرِي وَتُلْفُ بِهَا شَمْلِي وَتَجْمَعُ بِهَا بَيْنِي وَبَيْنَ نَبِيِّكَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

ترجمہ و مفہوم: "اے اللہ! میں تیرے جلال اور تیری کریم ذات کے واسطے سے سوال کرتا ہوں کہ مجھے اس خواب میں تیرے نبی ﷺ کا چہرہ انور دکھا دے، ایسی زیارت جس سے میری آنکھیں ٹھنڈی ہوں، میرا غم دور ہو، میرا سینہ کھل جائے اور قیامت کے دن مجھے آپ ﷺ کی معیت نصیب ہو۔"

زیارتِ نبوی ﷺ کی تکمیل اور وسعتِ رزق کے وظائف

خواب میں زیارتِ رسول ﷺ کے لیے کی جانے والی دعا کا بقیہ حصہ اور حصولِ معاش میں برکت کے لیے اسماء الحسنیٰ کے وظائف درج ذیل ہیں:

1. زیارتِ نبوی ﷺ کے لیے دعا کا آخری حصہ

پچھلے صفحے پر مذکور دعا کا اختتام ان الفاظ پر کریں:

الدَّرَجَاتِ الْعُلَى وَلَا تُفَرِّقْ بَيْنِي وَبَيْنَهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ

ترجمہ: "(اے اللہ! مجھے) بلند درجات عطا فرما، اور میرے اور ان (ﷺ) کے درمیان دنیا و آخرت میں جدائی نہ ڈالنا، اپنی رحمت کے صدقے، اے سب سے بڑھ کر رحم کرنے والے۔"

اضافی عمل: اگر سونے سے قبل دو رکعت نماز پڑھی جائے اور ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد 100 مرتبہ سورہ مزمل پڑھی جائے، تو زیارت کے حصول کے لیے یہ نہایت مجرب اور عظیم سعادت ہے۔

2. برکتِ رزق اور حصولِ معاش

انسان اسبابِ زندگی کی تلاش میں مجبور ہے، لیکن طالبِ حق کو چاہیے کہ رزق کی طلب میں اللہ ہی پر بھروسہ رکھے جیسا کہ قرآن پاک میں ارشاد ہے:

فَابْتَغُوا عِنْدَ اللَّهِ الرِّزْقَ

(پس اللہ ہی کے ہاں رزق تلاش کرو)

ظاہری پریشانیوں کی دوری، دل کی یکسوئی اور رزق کی فراخی کے لیے درج ذیل اسماء الحسنیٰ کا وظیفہ روزانہ کی بنیاد پر کریں:

تعداد (روزانہ)	اسمِ مبارک
1066 مرتبہ	يَا كَرِيمُ يَا وَهَّابُ يَا ذَا الطَّوْلِ
1060 مرتبہ	يَا غَنِيُّ
489 مرتبہ	يَا فَتَّاحُ
380 مرتبہ	يَا رَزَّاقُ

تعداد (روزانہ)	اسمِ مبارک
(حسبِ توفیق)	یا کافی

تکمیلِ وظائفِ رزق اور تزکیہ و تجلیہ کے اصول

اس باب میں رزق کی برکت کے وظائف کی تکمیل کے ساتھ ساتھ باطنی اصلاح اور تصوف کے بنیادی ارکان کا ذکر کیا گیا ہے، جو ہر سالکِ حق کے لیے مشعلِ راہ ہیں۔

1. وسعتِ رزق کا بقیہ وظیفہ

رزق کی فراخی کے لیے گزشتہ اسماء الحسنیٰ کے ساتھ ان ناموں کا ورد بھی جاری رکھیں:

یا مُغْنِی: روزانہ ایک ہزار ایک سو (1100) مرتبہ۔

یا کافی: ایک سو گیارہ (111) مرتبہ۔

نصیحت: ان اسمائے الہی کے ورد میں ناغہ نہ کریں، کیونکہ یہ عمل معاشی تنگی دور کرنے میں نہایت مفید اور آزمودہ منقول ہے۔

2. تزکیہ نفس: رذائل سے پاکیزگی

طریقت کی بنیاد "تزکیہ" پر ہے، جس کا مطلب ہے نفس کو بری عادات سے خالی کرنا۔ سلطان الطریقت شیخ ابوسعید بن ابی الخیر نے اپنے کلام میں فرمایا ہے کہ اگر تم اپنے دل کو آئینے کی طرح صاف کرنا چاہتے ہو تو اپنے سینے سے ان دس رذائل کو نکال پھینکیں:

حرص (لالچ) | 2. امل (لمبی امیدیں) | 3. غضب (غصہ) | 4. دروغ (جھوٹ) | 5. غیبت
 بخل (کنجوسی) | 7. حسد | 8. ریا (دکھاوا) | 9. کبر (تکبر) | 10. کینہ

3. تجلیہ: اوصافِ حمیدہ سے آراستگی

دل کی صفائی کے بعد دوسرا مرحلہ "تجلیہ" ہے، یعنی دل کو نیک اوصاف کی روشنی سے منور کرنا۔ شیخ ابوسعید کی دوسری رباعی کے مطابق قدسی منزلوں تک پہنچنے کے لیے درج ذیل صفات کو اپنانا ضروری ہے:

صبر و شکر: ہر حال میں اللہ کا شکر اور آزمائش پر صبر۔

قناعت و علم: جو میسر ہو اس پر راضی رہنا اور علمِ دین حاصل کرنا۔

یقین و توکل: اللہ کی ذات پر پختہ یقین اور بھروسہ۔

تفویض و تسلیم: اپنے تمام معاملات اللہ کے سپرد کرنا اور اس کی رضا میں خوش رہنا۔

تعارفِ رسالہ: حُسنِ عقبیت

(از: حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی)

اس تحریر کا آغاز پچھلی بحث کے پُر اثر اختتام سے ہوتا ہے، جس میں اس امر پر زور دیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات کے علاوہ کسی بھی دوسری شے سے دل لگانا نقصان دہ ہے۔ دنیا کی محبت ہی تمام برائیوں کا سرچشمہ ہے۔ ارشادِ نبوی ﷺ ہے:

"حُبُّ الدُّنْيَا رَأْسُ كُلِّ خَطِيئَةٍ"

(ترجمہ: دنیا کی محبت ہر گناہ کی جڑ ہے۔)

جب انسان ذکرِ الہی اور "نفی و اثبات" (لا الہ الا اللہ) کی مداومت کے ذریعے غیر اللہ کے تعلق کو دل سے نکال دیتا ہے، تو اسے تخلیہ (رذائل سے پاکی) اور تجلیہ (نورِ الہی سے آراستگی) کی دولت نصیب ہوتی ہے۔ اس بحث کا اختتام ان کلماتِ خیر پر ہوتا ہے:

"وَالسَّلَامُ عَلَى مَنْ اتَّبَعَ الْهُدَى وَالتَّرَمَ مُتَابَعَةُ الْمُصْطَفَى"

(ترجمہ: اور سلام ہو اس پر جس نے ہدایت کی پیروی کی اور مصطفیٰ ﷺ کی اتباع کو لازم پکڑا۔)

فصلِ حُسنِ عقبَت (اچھے انجام کا بیان)

یہاں سے ایک نئے باب کا آغاز ہو رہا ہے جس کا موضوع "حُسنِ عقبَت" یعنی خاتمہ بالخیر ہے۔ اس میں ان دعاؤں کا ذکر ہے جو اچھے انجام کے لیے منقول ہیں۔ مصنف اس کا انتساب اپنے مرشد کی جانب کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ ان اکابرین پر اعتقاد رکھنا ہی تمام سعادتوں کی بنیاد ہے۔

خطبہ مسنونہ:

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ- اَلْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ خَاتَمِ النَّبِيِّينَ وَالْاٰلِ وَصَحْبِهِ اَجْمَعِينَ-

مصنف کا تعارف:

حمد و صلاة کے بعد، اللہ کی رحمت کا محتاج بندہ احمد (المعروف بہ شاہ ولی اللہ بن عبد الرحیم محدث دہلوی) عرض گزار ہے کہ یہ رسالہ بندہ مومن کے بہترین انجام اور دعاؤں کے حصول کے لیے ترتیب دیا گیا ہے۔

بیانِ عقیدہ اور توحیدِ باری تعالیٰ

رسالہ "حُسنِ عقبَت" کے آغاز میں شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کائنات کی تمام ذی روح مخلوقات کو گواہ بنا کر اپنے ان راسخ عقائد کا اظہار فرماتے ہیں جو ایمان کی بنیاد ہیں۔ آپ لکھتے ہیں:

"میں اللہ تعالیٰ، فرشتوں، جنوں اور انسانوں کو گواہ بنا کر اپنے دل کی گہرائیوں سے یہ اقرار کرتا ہوں کہ اس کائنات کا خالق و صانع وہ اللہ ہے جو ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا۔"

صفاتِ باری تعالیٰ کا جامع بیان

اللہ تعالیٰ کی ذات واجب الوجود ہے، یعنی اس کا ہونا ضروری اور اس کا مٹنا ناممکن ہے۔ وہ ہر اس خوبی (صفتِ کمال) سے آراستہ ہے جو اس کی شان کے لائق ہے، اور ہر اس عیب یا زوال سے پاک ہے جو مخلوق کی صفت ہے۔

آپ نے اللہ تعالیٰ کی درج ذیل صفات کو خاص طور پر بیان فرمایا:

خالق و عالم: وہ تمام مخلوقات کا پیدا کرنے والا اور ذرے ذرے کا علم رکھنے والا ہے۔

قادر و مرید: وہ ہر ممکن چیز پر قدرت رکھتا ہے اور کائنات میں وہی ہوتا ہے جو اس کا ارادہ ہو۔

حی، سمیع و بصیر: وہ زندہ ہے، سب کچھ سننے والا اور دیکھنے والا ہے۔

توحید الوبیت اور ردّ شرک

شاہ ولی اللہ واضح فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنی ذات، صفات اور افعال میں اکیلا ہے۔ نہ اس کی کوئی ضد ہے، نہ کوئی مثال، اور نہ ہی کوئی شریک۔ وہ ان چار امور میں وحدہ لاشریک ہے:

وجوب وجود: (وجود کے واجب ہونے میں کوئی اس جیسا نہیں)۔

استحقاق عبادت: (انتہا درجے کی تعظیم اور بندگی صرف اسی کا حق ہے)۔

خلق و پیدائش: (پیدا کرنے میں کوئی اس کا مددگار نہیں)۔

تدبیر عالم: (کائنات کا نظام چلانے میں وہ تنہا ہے)۔

خلاصہ عقیدہ:

اس تحریر کا لب لباب یہ ہے کہ اللہ کے سوا نہ کوئی بیمار کو شفا دینے والا ہے، نہ کوئی رزق دینے والا ہے، اور نہ ہی کوئی تکلیف کو دور کرنے کی طاقت رکھتا ہے۔

عربی متن (برائے حوالہ)

أَشْهَدُ اللَّهَ تَعَالَى وَمَنْ حَضَرَ مِنَ الْمَلَائِكَةِ وَالْجِنِّ وَالْإِنْسِ إِنِّي أَعْتَقِدُ مِنْ صَمِيمٍ قَلْبِي أَنَّ لِلْعَالَمِ صَانِعًا قَدِيمًا... لَا شَبْهَ لَهُ وَلَا ضِدَّ لَهُ وَلَا نِدَّ لَهُ وَلَا مِثْلَ لَهُ وَلَا شَرِيكَ لَهُ فِي وُجُوبِ الْوُجُودِ وَلَا فِي اسْتِحْقَاقِ الْعِبَادَةِ وَلَا فِي الْخَلْقِ وَالتَّدْبِيرِ... وَلَا يَشْفِي مَرِيضًا وَلَا يَرْزُقُ رَزْقًا وَلَا يَكْشِفُ ضُرًّا إِلَّا هُوَ۔

عقیدہ: اللہ تعالیٰ کی ذات اور صفات کا بیان

یہ باب باری تعالیٰ کی تنزیہ اور اس کی صفات کمالیہ کے بیان میں ہے، جس کا خلاصہ درج ذیل نکات میں پیش کیا جا رہا ہے:

1. ارادہ الہی اور "کُن فیکون" کا مفہوم

اللہ تعالیٰ جب کسی چیز کی تخلیق کا ارادہ فرماتا ہے تو اسے "کُن" (ہو جا) فرماتا ہے اور وہ وجود میں آ جاتی ہے۔

بِمَعْنَى أَنْ يَقُولَ لِشَيْءٍ كُنْ فَيَكُونُ لَا بِمَعْنَى التَّسْبِيبِ الْعَادِيِّ الظَّاهِرِيِّ: اللهُ كَمَا يَهْ فَعَلَ دُنْيَاوِي
اسباب کا محتاج نہیں۔ جیسے ہم کہتے ہیں کہ "ڈاکٹر نے شفا دی" یا "حاکم نے فوج کو
رزق دیا"، یہ سب مجازی باتیں ہیں، جبکہ اللہ تعالیٰ کا پیدا کرنا حقیقی اور بلا واسطہ ہے۔

2. اللہ کی بے مثال ذات

اللہ تعالیٰ کی ذات اپنی حقیقت میں یکتا ہے اور مخلوق کی مماثلت سے پاک ہے۔
اَشْتَبَهَ فِي اللَّفْظِ وَلَا نَظِيرَ لَهُ وَلَا يَحُلُ فِي غَيْرِهِ وَلَا يَتَّحِدُ لِغَيْرِهِ: الفاظ میں مشابہت ہو سکتی
ہے (جیسے انسان بھی سنتا ہے اور اللہ بھی) مگر اللہ جیسی کوئی چیز نہیں (لا نظیر لہ)۔
وہ نہ کسی چیز میں حلول کرتا ہے اور نہ کسی کے ساتھ متحد ہوتا ہے۔

3. حدوث اور تبدیلی سے پاک ہونا

تبدیلی، وقت کا گزرنا اور نئی چیزوں کا پیدا ہونا مخلوق کی صفت ہے، خالق کی نہیں۔
لَا يَقُومُ بِذَاتِهِ حَدِثٌ... وَإِنَّمَا الْحُدُوثُ فِي تَعَلُّقِ الصِّفَاتِ بِمُتَعَلِّقَاتِهَا: اللہ کی ذات اور صفات قدیم
ہیں، ان میں کوئی نیا پن یا تبدیلی (حدوث) نہیں آتی۔ تغیر صرف مخلوق میں آتا ہے۔ جب
صفت باری کا تعلق کسی شے سے ہوتا ہے، تو وہ شے پیدا ہوتی ہے، مگر اللہ کی صفت
میں کوئی تبدیلی نہیں آتی۔

4. مادی صفات کی نفی

اللہ تعالیٰ مادی دنیا کے مروجہ قوانین اور جسمانی حدود سے بالا تر ہے۔
لَيْسَ بِجَوْهَرٍ وَلَا عَرَضٍ وَلَا جِسْمٍ: وہ نہ کوئی مادی "جوہر" ہے، نہ کسی مادی وجود کا
مرہون منت "عرض" ہے اور نہ ہی وہ کوئی جسم ہے۔
وَلَا فِي حَيْزٍ وَجْهَةٍ... وَلَا يَجْرِي عَلَيْهِ الْحَرَكَةُ وَالْإِنْتِقَالُ: وہ کسی خاص سمت یا جگہ
(میں قید نہیں ہے۔ اس کی طرف "یہاں" یا "وہاں" سے اشارہ نہیں کیا جا سکتا۔ Space)
وہ حرکت، ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہونے اور ہر قسم کے تبدل سے پاک ہے۔

باب دوم: اللہ تعالیٰ کی صفات کمال اور رؤیت باری تعالیٰ کا بیان

یہ باب اللہ تعالیٰ کے عیوب سے پاک ہونے، عرش پر مستوی ہونے کی حقیقت اور قیامت
کے دن اس کے دیدار کے عقیدے پر مشتمل ہے۔

1. عیوب سے پاک ہونا اور بلندی مرتبت

اللہ تعالیٰ کی صفات ہر قسم کے نقص اور انسانی کمزوریوں سے مبرا ہیں۔

وَلَا فِي صِفَاتِهِ وَلَا الْجَهْلُ وَلَا الْكَذِبُ: اللہ کی صفات میں نہ جہالت کا گزر ہے اور نہ ہی کذب (جھوٹ) کا امکان۔ وہ تمام عیوب سے پاک اور سچا ہے۔

وَهُوَ فَوْقَ الْعَرْشِ كَمَا وَصَفَ نَفْسُهُ: وہ عرش کے اوپر ہے جیسا کہ اس نے اپنی کتاب میں بیان فرمایا (الرحمن على العرش استوى)۔

(کو گھیرنے یا Space وَلَكِنْ لَا بِمَعْنَى التَّحْيِيزِ وَالْجِهَةِ: اس کا "اوپر ہونا" کسی مکان) مادی سمت میں ہونے کے معنی میں نہیں ہے، بلکہ اس کی اصل حقیقت (کُنْہ) کو صرف اللہ تعالیٰ یا وہ راسخون فی العلم جانتے ہیں جنہیں اللہ نے خصوصی علم عطا فرمایا ہو۔

2. قیامت کے دن دیدارِ الہی (رؤیتِ باری تعالیٰ)

اہل سنت کا یہ پختہ عقیدہ ہے کہ قیامت کے دن مؤمنین کو اللہ تعالیٰ کا دیدار نصیب ہوگا۔ تحریر کے مطابق اس دیدار کی دو صورتیں ہوں گی:

الف: کامل علمی انکشاف (انکشافِ بلیغ)

يُنْكَشِفُ عَنْهُمْ انْكِشَافًا بَلِيغًا... فَكَأَنَّهُ الرُّؤْيَةُ بِالْبَصَرِ: مؤمنین پر اللہ کی ذات کا ایسا کامل ظہور ہوگا جو عقل و یقین کی تمام حدوں سے بڑھ کر ہوگا۔ یہ دیدار کسی مادی سمت، (ہونے کی قیود سے پاک ہوگا۔ Face to face رنگ، شکل یا آمنے سامنے)

نکتہ: معتزلہ نے دیدار کا مطلب صرف یہی "ذہنی و علمی انکشاف" لیا تھا، جو کہ اہل سنت کے نزدیک ادھورا موقف ہے۔

ب: تجلیاتِ الہی کا ظہور

يَتَمَثَّلُ لَهُمْ صُورَةٌ كَثِيرَةٌ كَمَا هُوَ مَذْكُورٌ فِي السُّنَّةِ: دیدار کی دوسری صورت وہ ہوگی جو احادیثِ نبویہ میں "تمثیل" کے طور پر بیان ہوئی ہے، یعنی اللہ تعالیٰ اپنی شان کے مطابق ایسی تجلیات فرمائے گا جن کا مشاہدہ اہل ایمان کریں گے۔

باب سوم: رؤیتِ باری تعالیٰ اور مشیتِ الہی کا بیان

یہ باب قیامت کے دن اللہ کے دیدار کی نوعیت اور کائنات میں اللہ کے ارادے و مشیت کے قوانین پر مشتمل ہے۔

1. دیدارِ الہی کی کیفیت (رؤیتِ بصری)

اہل جنت اللہ تعالیٰ کا دیدار اپنی آنکھوں سے کریں گے، مگر یہ دیدار مادی پیمانوں سے ماورا ہوگا۔

فَيْرَوْنَهُ بِأَبْصَارِهِمْ... كَمَا يَقَعُ فِي الْمَنَامِ: اللهُ تَعَالَى کا دیدار برحق ہے، لیکن وہ کسی مادی شکل یا مکان کے محتاج ہونے سے پاک ہوگا۔ اس کی ایک مثال خواب میں ہونے والا دیدار ہے جیسا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "میں نے اپنے رب کو بہترین صورت میں دیکھا"۔

أَمَّا بِمُرَادِ اللهِ تَعَالَى وَرَسُولِهِ: ہمارا ایمان ہے کہ مؤمنین آخرت میں اللہ کو اپنی آنکھوں سے بالکل واضح (عیاناً) دیکھیں گے۔ تاہم، اگر اس دیدار کی کوئی ایسی حقیقت ہو جو ہماری عقل سے بالا تر ہے، تو ہم اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اسی مراد پر ایمان لاتے ہیں۔

2. مشیتِ الہی اور تخلیقِ شر

کائنات کا ذرہ ذرہ اللہ کے ارادے اور مشیت کے تابع ہے۔
مَا شَاءَ اللهُ كَانَ وَمَا لَمْ يَشَأْ لَمْ يَكُنْ: جو اللہ چاہتا ہے وہی ہوتا ہے اور جو وہ نہیں چاہتا وہ نہیں ہو سکتا۔

الْكُفْرُ وَالْمَعَاصِي بِخَلْقِهِ وَإِرَادَتِهِ لَا بِرِضَاةٍ: کفر اور گناہ بھی اللہ ہی کی تخلیق اور ارادے سے پیدا ہوتے ہیں (تاکہ انسان کا امتحان ہو سکے)، مگر ان برائیوں میں اللہ کی رضا اور پسند شامل نہیں ہوتی۔

3. اللہ کی بے نیازی اور حکمت

اللہ تعالیٰ اپنی ذات اور صفات میں مختارِ کل اور خود مختار ہے۔
لَا يَحْتَاجُ إِلَى شَيْءٍ... وَلَا حَاكِمَ عَلَيْهِ: وہ کسی کا محتاج نہیں اور نہ ہی کوئی اس پر حکم چلا سکتا ہے۔ اس پر کوئی عمل واجب یا ضروری نہیں ہے سوائے اس کے جس کا اس نے خود وعدہ فرمایا ہو۔

يَعِدُ شَيْئًا فَيَفِي بِالْوَعْدِ: اللہ تعالیٰ جب کوئی وعدہ فرماتا ہے تو اپنے کرم سے اسے پورا کرتا ہے، اور اس کے ہر فعل میں کوئی نہ کوئی عظیم حکمت پوشیدہ ہوتی ہے۔
خلاصہ عقیدہ:

مؤمنین کے لیے اللہ کا دیدار سب سے بڑی نعمت ہے جو مادی حدود سے پاک ہوگی۔ دنیا میں خیر و شر سب اللہ کی مشیت سے پیدا ہوتے ہیں، مگر اللہ صرف خیر سے راضی ہوتا ہے۔ وہ ایک ایسا حاکم ہے جس پر کسی کا زور نہیں، مگر اس کا ہر فیصلہ حکمت پر مبنی ہوتا ہے۔

درود مشیشیہ (مکمل)

حضرت شیخ عبدالسلام بن مشیش سے منقول مکمل درود شریف

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مَنْ مِنْهُ اَنْشَقَّتِ الْاَسْرَارُ، وَانْفَلَقَتِ الْاَنْوَارُ، وَفِيهِ اَرْتَقَتِ الْحَقَائِقُ، وَتَنْزَلَتْ عُلُومُ
اَدَمَ فَاَعْجَزَ الْخَلَائِقُ، وَلَهُ تَضَانَّتِ الْفُهُومُ، فَلَمْ يُدْرِكْهُ مِنْهَا سَابِقٌ وَلَا لَاحِقٌ، فَرِيَاضُ الْمَلَكُوتِ
بِزَهْرِ جَمَالِهِ مُؤَيَّةٌ، وَحِيَاضُ الْجَبَرُوتِ بِفَيْضِ اَنْوَارِهِ مُتَدَقِّقَةٌ، وَلَا شَيْءَ اِلَّا وَهُوَ بِهِ مَنُوطٌ، اِذْ
لَوْلَا الْوَاسِطَةُ لَذَهَبَ كَمَا قِيلَ الْمَوْسُوطُ، صَلَاةٌ تَلِيْقُ بِكَ مِنْكَ اِلَيْهِ، كَمَا هُوَ اَهْلُهُ.

اَللّٰهُمَّ اِنَّهُ سِرُّكَ الْجَامِعُ الدَّالُّ عَلَيْكَ، وَحِجَابُكَ الْاَعْظَمُ الْقَائِمُ لَكَ بَيْنَ يَدَيْكَ، اَللّٰهُمَّ الْحَقْنِيْ بِنَسَبِهِ،
وَحَقِّقْنِيْ بِحَسَبِهِ، وَعَرِّفْنِيْ اِيَّاهُ مَعْرِفَةً اَسْلَمَ بِهَا مِنْ مَّوَارِدِ الْجَهْلِ، وَاَكْرَعُ بِهَا مِنْ مَّوَارِدِ الْفَضْلِ،
وَاحْمِلْنِيْ عَلٰی سَبِيلِهِ اِلَيْكَ، صَلَاةٌ تُزِيلُنِيْ بِهَا عَنْ مَّوَارِدِ الْبُعْدِ، وَتُورِدُنِيْ بِهَا مَّوَارِدَ الْقُرْبِ، اِنَّكَ
عَلٰی كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ.

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنْ اَخَصِّ اَقْرَبِهِمْ عِنْدَكَ مَنْزِلَةً، وَاحْسِنِهِمْ لَدَيْكَ حَالًا، وَاعْرِفِهِمْ بِكَ، وَاشَدِّهِمْ لَكَ
خَشِيَةً، اِنَّكَ عَلٰی كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ.

اَللّٰهُمَّ اِنَّهُ سِرُّكَ الْجَامِعُ، وَحِجَابُكَ الْاَعْظَمُ الْقَائِمُ لَكَ بَيْنَ يَدَيْكَ، اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِيْ فَهْمَ اَهْلِ الْقُرْبِ
مِنْكَ، وَاسْئَلُكَ بِى سَبِيلُهُمْ، وَاجْعَلْنِيْ مِنْ عِبَادِكَ الصَّالِحِيْنَ، وَصَلِّىْ اللهُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰى
اٰلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلِّمْ وَسَلِّمْ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا دَائِمًا اَبَدًا.

درود كبريت احمر

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ اَفْضَلَ صَلَوَاتِكَ عَدَدًا، وَأَنْمَى بَرَكَاتِكَ سَرْمَدًا، وَأَزْكِ تَحِيَّاتِكَ فَضْلًا وَهَدَادًا، عَلٰى
أَشْرَفِ الْحَقَائِقِ الْإِنْسَانِيَّةِ، وَمَعْدِنِ الدَّقَائِقِ الْإِيمَانِيَّةِ، وَطُورِ التَّجَلِّيَّاتِ الْإِحْسَانِيَّةِ، وَمَهَبِطِ الْأَسْرَارِ
الرَّحْمَانِيَّةِ، وَوَاسِطَةِ عَقْدِ النَّبِيِّينَ، وَمُقَدِّمَةِ جَيْشِ الْمُرْسَلِينَ، وَأَفْضَلِ الْخَلَائِقِ أَجْمَعِينَ -

حَامِلِ لَوَاءِ الْعِزِّ الْأَعْلَى، وَمَالِكِ أَرْمَةِ الشَّرَفِ الْأَسْنَى، شَاهِدِ أَسْرَارِ الْأَزَلِ، وَمُشَاهِدِ الْأَنْوَارِ
السَّابِقِ الْأَوَّلِ، وَتَرْجُمَانِ لِسَانِ الْقَدَمِ، وَمَنْبَعِ الْعِلْمِ وَالْحِلْمِ وَالْحِكْمِ، وَمَظْهَرِ سِرِّ الْجُودِ الْجُزْئِيِّ
وَالْكُلِّيِّ، وَإِنْسَانِ عَيْنِ الْوُجُودِ الْعُلُويِّ وَالسُّفْلِيِّ -

وَرُوحِ جَسَدِ الْكَوْنَيْنِ، وَعَيْنِ حَيَاةِ الدَّارَيْنِ، الْمُتَخَلِّقِ بِأَعْلَى رُتْبَةِ الْعِبُودِيَّةِ، الْمُتَحَقِّقِ بِأَسْرَارِ
الرُّبُوبِيَّةِ، صَاحِبِ الْمَقَامَاتِ الْإِصْطِفَائِيَّةِ، وَالْكَرَامَاتِ الْإِرْتِضَائِيَّةِ، سَيِّدِ الْأَشْرَافِ، وَجَامِعِ

الأَوْصَافِ، الْخَلِيلِ الْأَعْظَمِ، وَالْحَبِيبِ الْأَكْرَمِ، الْمَحْصُوصِ بِأَعْلَى الْمَرَاتِبِ وَالْمَقَامَاتِ، وَالْمُؤَيَّدِ
بِأَوْصَحِ الْبَرَاهِينِ وَالِدَّلَالَاتِ، الْمَنْصُورِ بِالرُّعْبِ وَالْمُعْجَزَاتِ -

الْجَوْهَرِ الشَّرِيفِ الْأَبَدِيِّ، وَالنُّورِ الْقَدِيمِ الْمُحَمَّدِيِّ السَّرْمَدِيِّ، سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ الْمَحْمُودِ فِي الْإِيجَادِ
وَالْوُجُودِ، الْفَاتِحِ لِكُلِّ شَاهِدٍ وَمَشْهُودٍ، وَحَضْرَةِ الْمَشَاهِدِ وَالْمَشْهُودِ، نُورِ كُلِّ شَيْءٍ وَهْدَاهُ، وَسِرِّ
كُلِّ سِرٍّ وَسَنَاهُ، الَّذِي انْشَقَّتْ مِنْهُ الْأَسْرَارُ، وَانْفَلَقَتْ مِنْهُ الْأَنْوَارُ، السِّرِّ الْبَاطِنِ، وَالنُّورِ الظَّاهِرِ -

السَّيِّدِ الْكَامِلِ، الْفَاتِحِ الْخَاتِمِ، الْأَوَّلِ الْآخِرِ، الْبَاطِنِ الظَّاهِرِ، الْعَاقِبِ الْحَاشِرِ، النَّاهِي الْأَمْرَ،
النَّاصِحِ النَّاصِرِ، الصَّابِرِ الشَّاكِرِ، الْقَانِتِ الذَّاكِرِ، الْمَاجِي الْمَاجِدِ، الْعَزِيزِ الْحَامِدِ، الْمُؤْمِنِ الْعَابِدِ،
الْمُتَوَكِّلِ الزَّاهِدِ، الْقَائِمِ الْقَاعِدِ، الرَّائِعِ السَّاجِدِ، التَّابِعِ الشَّهِيدِ، الْوَلِيِّ الْحَمِيدِ، الْبُرْهَانَ الْحُجَّةَ،
الْمُطَاعَ الْمُخْتَارَ، الْخَاضِعَ الْخَاشِعَ، الْبَرَّ الْمُسْتَنْصِرَ، الْحَقَّ الْمُبِينِ -

طَهُ، يَسَ، الْمَزْمَلِ، الْمُدْتَرِّ، سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ، وَإِمَامِ الْمُتَّقِينَ، وَخَاتَمِ أَنْبِيَاءِ اللَّهِ، خَاتَمِ النَّبِيِّينَ،
وَحَبِيبِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، النَّبِيِّ الْمُصْطَفَى، وَالرَّسُولِ الْمُجْتَبَى، وَالْحَكَمِ الْعَدْلِ، اللَّطِيفِ الْخَبِيرِ،
الْحَكِيمِ الْعَلِيمِ، الْعَزِيزِ الرَّؤُوفِ الرَّحِيمِ، الْعَفُورِ الشَّكُورِ، الْعَلِيِّ الْكَرِيمِ، نُورِكَ الْقَدِيمِ، وَصِرَاطِكَ
الْمُسْتَقِيمِ -

مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ وَصَفِيِّكَ وَخَلِيلِكَ وَحَبِيبِكَ وَوَلِيِّكَ وَنَبِيِّكَ وَأَمِينِكَ وَدَلِيلِكَ وَنَجِيكَ وَنَحْبَتِكَ
وَدَخِيرَتِكَ وَخَيْرَتِكَ، وَإِمَامِ الْخَيْرِ، وَقَائِدِ الْخَيْرِ، وَرَسُولِ الرَّحْمَةِ، النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ الْعَرَبِيِّ الْقُرَشِيِّ
الْهَاشِمِيِّ الْأَبْطَحِيِّ الْمَكِّيِّ الْمَدَنِيِّ التِّهَامِيِّ، الشَّاهِدِ الْمَشْهُودِ، الْوَلِيِّ الْمُقَرَّبِ، الْعَبْدِ الْمَسْغُودِ،
الْحَبِيبِ الشَّفِيعِ -

الْحَسِيبِ الرَّقِيبِ الْمَلِيحِ الْبَدِيعِ، الْوَاعِظِ الْبَشِيرِ النَّذِيرِ، الْعَطُوفِ الْحَلِيمِ، الْجَوَادِ الْكَرِيمِ، الطَّيِّبِ
الْمُبَارَكِ الْمَكِينِ، الصَّادِقِ الْمَصْدُوقِ الْأَمِينِ، الدَّاعِي إِلَيْكَ بِإِذْنِكَ السِّرَاجِ الْمُنِيرِ، الَّذِي أَدْرَكَ
الْحَقَائِقَ بِجُمْلَتِهَا، وَفَارَزَ فَاقَ الْخَلَائِقَ بِرُمَّتِهَا، وَجَعَلَتْهُ حَبِيبًا وَنَاجِيَةً قَرِيبًا وَأَدْنَيْتَهُ رَقِيبًا،
وَحَتَمْتَ بِهِ الرِّسَالَةَ وَالِدَّلَالَاتِ -

وَالْبَشَارَةَ وَالنِّذَارَةَ وَالنُّبُوَّةَ، وَنَصَرْتَهُ بِالرُّعْبِ، وَظَلَّلْتَهُ بِالسُّحُبِ، وَرَدَدْتَ لَهُ الشَّمْسَ، وَشَقَقْتَ لَهُ
الْقَمَرَ، وَأَنْطَقْتَ لَهُ الصَّبَّ وَالظُّبْيَ وَالذُّبَابَ وَالْجَذْعَ وَالذَّرَاعَ وَالْجَمَلَ وَالْجَبَلَ وَالْمَدَرَ وَالشَّجَرَ
وَالْحَجَرَ، وَأَنْبَعَثَ مِنْ أَصَابِعِهِ الْمَاءُ الزَّلَالُ، وَأَنْزَلْتَ مِنَ الْمُزْنِ بِدَعْوَتِهِ فِي عَامِ الْمَحَلِّ وَالْجَدْبِ
وَابِلِ الْعَيْثِ وَالْمَطَرِ -

فَاعْشَوْشَبَ مِنْهُ الْفَقْرُ وَالصَّخْرُ وَالْوَعْرُ وَالسَّهْلُ وَالرَّمْلُ وَالْحَجَرُ وَالْمَدَرُ، وَأَسْرَيْتَ بِهِ لَيْلًا مِنَ
الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ إِلَى الْمَسْجِدِ الْأَقْصَى إِلَى السَّمَاوَاتِ الْعُلَى إِلَى سِدْرَةِ الْمُنْتَهَى إِلَى قَابِ قَوْسَيْنِ أَوْ
أَدْنَى، وَأَرَيْتَهُ الْآيَةَ الْكُبْرَى، وَأَنْلَتْهُ الْعَايَةَ الْقُصْوَى، وَأَكْرَمْتَهُ بِالْمَخَاطَبَةِ وَالْمُرَاقَبَةِ وَالْمُشَافَهَةِ
وَالْمُشَاهَدَةِ -

وَالْمُعَايِنَةَ بِالْبَصَرِ، وَخَصَّصَتْهُ بِالْوَسِيلَةِ الْعُظْمَى، وَالشَّفَاعَةَ الْكُبْرَى يَوْمَ الْفَرَجِ الْأَكْبَرِ فِي الْمَحْشَرِ، وَجَمَعَتْ لَهُ جَوَامِعَ الْكَلِمِ وَجَوَاهِرَ الْحُكْمِ، وَجَعَلَتْ أُمَّتَهُ خَيْرَ الْأُمَمِ، وَغَفَرَتْ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ، الَّذِي بَلَغَ الرِّسَالَةَ، وَأَدَّى الْأَمَانَةَ، وَنَصَحَ الْأُمَّةَ، وَكَشَفَ الْعُمَّةَ، وَجَلَا الظُّلْمَةَ، وَجَاهَدَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، وَعَبَدَ رَبَّهُ حَتَّى آتَاهُ الْيَقِينُ.

اللَّهُمَّ ابْعَثْهُ مَقَامًا مَحْمُودًا يَغِيبُهُ فِيهِ الْأَوَّلُونَ وَالْآخِرُونَ، اللَّهُمَّ عَظِّمْ عَقِبَهُ فِي الدُّنْيَا بِإِعْلَاءِ ذِكْرِهِ، وَإِظْهَارِ دِينِهِ، وَإِبْقَاءِ شَرِيعَتِهِ، وَفِي الْآخِرَةِ بِشَفَاعَتِهِ فِي أُمَّتِهِ، وَأَجْزِلْ أَجْرَهُ وَمَثُوبَتَهُ، وَابْدُ فَضْلَهُ لِلْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ بِالْمَقَامِ الْمَحْمُودِ، وَتَقْدِيمِهِ عَلَى كَافَّةِ الْمُقَرَّبِينَ بِالشُّهُودِ.

اللَّهُمَّ تَقَبَّلْ شَفَاعَتَهُ الْكُبْرَى، وَارْفَعْ دَرَجَتَهُ الْعُلْيَا، وَأَعْطِهِ سُؤْلَهُ فِي الْآخِرَةِ وَالْأُولَى كَمَا آتَيْتَ إِبْرَاهِيمَ وَمُوسَى، اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ مِنْ أَكْرَمِ عِبَادِكَ عَلَيْنِكَ شَرَفًا وَكَرَامَةً، وَمِنْ أَرْفَعِهِمْ عِنْدَكَ دَرَجَةً، وَأَعْظَمِهِمْ خَطَرًا، وَأَمْكَنِهِمْ عِنْدَكَ شَفَاعَةً، اللَّهُمَّ عَظِّمْ بُرْهَانَهُ، وَأَفْلَحْ حُجَّتَهُ، وَأَبْلِغْهُ مَأْمُولَهُ فِي أَهْلِ بَيْتِهِ وَذُرِّيَّتِهِ، اللَّهُمَّ اتَّبِعْهُ مِنْ ذُرِّيَّتِهِ وَأُمَّتِهِ مَا تَقَرَّرَ بِهِ عَيْنُهُ، وَاجْزِهِ عَنَّا خَيْرَ مَا جَزَيْتَ بِهِ نَبِيًّا عَنْ أُمَّتِهِ، وَأَجْزِ الْأَنْبِيَاءَ كُلَّهُمْ خَيْرًا.

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا شَاهَدَتْهُ الْأَبْصَارُ وَسَمِعَتْهُ الْأَذَانُ، وَصَلِّ وَسَلِّمْ عَلَيْهِ عَدَدَ مَنْ صَلَّى عَلَيْهِ، وَصَلِّ وَسَلِّمْ عَلَيْهِ عَدَدَ مَنْ لَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ، وَصَلِّ وَسَلِّمْ عَلَيْهِ كَمَا تُحِبُّ وَتَرْضَى أَنْ يُصَلَّى عَلَيْهِ، وَصَلِّ وَسَلِّمْ عَلَيْهِ كَمَا أَمَرْتَنَا أَنْ نُصَلِّيَ عَلَيْهِ، وَصَلِّ وَسَلِّمْ عَلَيْهِ كَمَا يَنْبَغِي أَنْ يُصَلَّى عَلَيْهِ.

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ عَدَدَ نِعْمَاءِ اللَّهِ وَأَفْضَالِهِ، اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَأَوْلَادِهِ وَأَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ وَأَهْلِ بَيْتِهِ وَعَشِيرَتِهِ وَأَصْهَارِهِ وَأَخْتَانِهِ وَأَحْبَابِهِ وَأَتْبَاعِهِ وَأَشْيَاعِهِ وَأَنْصَارِهِ، خَزَنَةِ أَسْرَارِهِ، وَمَعَادِينِ أَنْوَارِهِ، كُنُوزِ الْحَقَائِقِ، وَهُدَاةِ الْخَلَائِقِ، نُجُومِ الْاِهْتِدَاءِ لِمَنْ اقْتَدَى بِهِمْ، وَسَلِّمْ تَسْلِيمًا كَثِيرًا دَائِمًا أَبَدًا.

وَارْضَ عَنْ كُلِّ الصَّحَابَةِ رَضَى سِرْمَدًا عَدَدَ خَلْقِكَ وَزَنَةَ عَرْشِكَ وَرِضَا نَفْسِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ، كُلَّمَا ذَكَرَكَ وَذَكَرَهُ الذَّاكِرُونَ، وَكُلَّمَا سَهَا عَنْ ذِكْرِكَ وَذَكَرَهُ الْعَافِلُونَ، صَلَاةً تَكُونُ لَكَ رِضَى وَلِحَقِّهِ آدَاءً، وَلَنَا صَلَاحًا، وَآتِيهِ الْوَسِيلَةَ وَالْفَضِيلَةَ وَالدَّرَجَةَ الْعَالِيَةَ الرَّفِيعَةَ، وَابْعَثْهُ الْمَقَامَ الْمَحْمُودَ وَاللَّوَاءَ الْمَعْفُودَ وَالْحَوْضَ الْمَوْرُودَ.

وَصَلِّ يَا رَبِّ عَلَى جَمِيعِ إِخْوَانِهِ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِينَ، وَالْأَوْلِيَاءِ وَالصَّالِحِينَ، وَالشُّهَدَاءِ وَالصِّدِّيقِينَ، وَمَلَائِكَتِكَ الْمُقَرَّبِينَ، وَعَلَى سَيِّدِنَا الشَّيْخِ مُحَمَّدِي الدِّينِ أَبِي مُحَمَّدٍ عَبْدِ الْقَادِرِ الْجِيلَانِيِّ، صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ.

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ السَّابِقِ لِلْخَلْقِ نُورُهُ، وَالرَّحْمَةِ لِلْعَالَمِينَ ظُهُورُهُ، عَدَدَ مَا مَضَى مِنْ خَلْقِكَ وَمَا بَقِيَ، وَمَنْ سَعِدَ مِنْهُمْ وَمَنْ شَقِيَ، صَلَاةً تَسْتَعْرِقُ الْعَدَّ

وَتُحِيطُ بِالْحَدِّ، صَلَاةٌ لَا غَايَةَ لَهَا وَلَا انْتِهَاءَ، وَلَا أَمَدَ لَهَا وَلَا انْقِضَاءَ، صَلَوَاتِكَ الَّتِي صَلَّيْتَ عَلَيْهِ، صَلَاةٌ مَعْرُوضَةٌ عَلَيْهِ مَقْبُولَةٌ لَدَيْهِ، مَحْبُوبَةٌ إِلَيْهِ، صَلَاةٌ دَائِمَةٌ بِدَوَامِكَ، بَاقِيَةٌ بِبَقَائِكَ، لَا مُنْتَهَى لَهَا دُونَ عِلْمِكَ، صَلَاةٌ تُرْضِيكَ وَتُرْضِيهِ وَتَرْضَى بِهَا عَنَّا.

صَلَاةٌ تَمَلُّ الْأَرْضَ وَالسَّمَاءَ، صَلَاةٌ تَسْتَجِيبُ بِهَا دُعَاءَنَا، وَتُرْكَى بِهَا نُفُوسُنَا، وَتُحْيِي بِهَا قُلُوبَنَا، وَتُحِلُّ بِهَا الْعُقَدَ، وَتُفَرِّجُ بِهَا الْكُرَبَ، وَتُجِيرُنَا بِهَا، وَتُجْرِي بِهَا لُطْفَكَ فِي أُمُورِنَا وَأُمُورِ الْمُسْلِمِينَ، وَبَارِكْ لَنَا عَلَى الدَّوَامِ، وَعَافِنَا وَاهْدِنَا وَامْدُدْنَا وَاجْعَلْنَا آمِنِينَ، وَيَسِّرْ لَنَا أُمُورَنَا مَعَ الرَّاحَةِ لِقُلُوبِنَا وَأَبْدَانِنَا، وَالسَّلَامَةِ وَالْعَافِيَةِ فِي دِينِنَا وَدُنْيَانَا وَآخِرَتِنَا.

وَتَوَقَّنَا عَلَى الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ، وَاجْمَعْنَا مَعَهُ فِي الْجَنَّةِ مِنْ غَيْرِ عَذَابٍ يَسْبِقُ، وَأَنْتَ رَاضٍ عَنَّا غَيْرَ غَضْبَانٍ، وَلَا تَمْكُرُ بِنَا، وَاحْنَمْ لَنَا مِنْكَ بِخَيْرٍ وَعَافِيَةٍ بِلَا مِحْنَةٍ أَجْمَعِينَ. سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ، وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ.

دعائے سیفی (حرز الیمانی)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اللَّهُمَّ أَنْتَ اللَّهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ الْمُبِينُ، الْقَدِيمُ الْمُتَعَزِّزُ بِالْعِظَمَةِ وَالْكِبَرِيَاءِ، الْمُتَفَرِّدُ بِالْبَقَاءِ، الْحَيُّ الْقَيُّومُ الْقَادِرُ الْمُقْتَدِرُ، الْجَبَّارُ الْقَهَّارُ، الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ. أَنْتَ رَبِّي وَأَنَا عَبْدُكَ، عَمِلْتُ سُوءًا وَظَلَمْتُ نَفْسِي وَاعْتَرَفْتُ بِذُنُوبِي، فَاعْفُ رُبِّي ذُنُوبِي كُلَّهَا فَإِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ، يَا غَفُورُ يَا شَكُورُ يَا حَلِيمُ يَا كَرِيمُ.

اللَّهُمَّ إِنِّي أَحْمَدُكَ وَأَنْتَ لِلْحَمْدِ أَهْلٌ عَلَى مَا خَصَصْتَنِي بِهِ مِنْ مَوَاهِبِ الْفَضْلِ، وَمَا وَصَلَ إِلَيَّ مِنْ سَوَابِغِ النِّعَمِ، وَمَا أَوْلَيْتَنِي بِهِ مِنْ إِحْسَانِكَ، وَبَوَّأْتَنِي بِهِ مِنْ مَظَنَّةِ الصِّدْقِ عِنْدَكَ، وَأَنْلَتَنِي بِهِ مِنْ مَعْرِوْفِكَ الْمُتَتَابِعِ لَدَيَّ، وَمَا دَفَعْتَ عَنِّي مِنَ النِّفَمَةِ وَسُوءِ النَّظَرَةِ، وَكَبَّتْ عَنِّي مِنْ مَكْرِ الْأَعْدَاءِ وَحَسَدِ الْحَاسِدِينَ.

اللَّهُمَّ كَمْ مِنْ عَدُوٍّ انْتَضَى عَلَيَّ سَيْفَ عَدَاوَتِهِ، وَشَحَذَ لِي طَبَّةَ مِدْيَتِهِ، وَأَرْهَفَ لِي سِنَانَ شَبَابَتِهِ، وَأَذَارَ لِي كُؤُوسَ سُمُومِهِ، وَأَنْكَلَى إِلَيَّ شَوَاكِعَ سِهَامِهِ، وَلَمْ تَنْمِ عَنِّي حِرَاسَتِهِ، وَأَضْمَرَ أَنْ يَسُومَنِي السُّوءَ وَيُجَرِّ عَنِّي نَقِيعَ حَنْظَلَتِهِ.

فَقَظَرْتَ يَا إِلَهِي إِلَى ضَعْفِي عَنِ اخْتِمَالِ الْفَوَاحِشِ، وَعَجَزِي عَنِ الْإِنْتِصَافِ مِنَ الَّذِي قَصَدَنِي بِمُحَارَبَتِهِ، وَوَحَدْتَنِي فِي كَثِيرٍ مِمَّنْ نَاوَانِي وَأَصْدَدْتَنِي لِي فِيمَا لَمْ أُعْمَلْ فِكْرِي فِي الْإِنْتِصَافِ مِنْهُمْ، فَأَيَّدْتَنِي بِنَصْرِكَ، وَشَدَدْتَ أَرْزِي بِتَوْفِيقِكَ، وَخَذَلْتَهُ لِي بَعْدَ جَمْعِهِ، وَكَسَرْتَ جُنُودَهُ بَعْدَ كَثَرَتِهِ، وَأَعْلَيْتَ كَعْبِي عَلَيْهِ، وَجَعَلْتَهُ طَرِيداً شَرِيداً فِي الْبِلَادِ.

فَسُبْحَانَكَ مِنْ قَادِرٍ لَا يُغْلَبُ، وَذِي أَنَاةٍ لَا يَعْجَلُ، صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَاجْعَلْنِي لِإِنْعَمِكَ مِنَ الشَّاكِرِينَ، وَلَا لِأَنَّكَ مِنَ الدَّاكِرِينَ.

اللَّهُمَّ وَكَمْ مِنْ بَاغٍ بَغَى عَلَيَّ بِمَكَائِدِهِ، وَنَصَبَ لِي شَبَكَةً مَصَائِدِهِ، وَأَوَّجَهَ إِلَيَّ تَفَقُّدَ رِعَايَتِهِ، وَأَضْمَرَ لِي الْقِتَالَ إِضْمَارَ الْفَهْدِ لِقَتَصِهِ، وَهُوَ يَنْتَهَزُ الْفُرْصَةَ لِإِنْفَادِ مَكْرِهِ، وَيُظْهِرُ لِي بِشَاشَةِ الْوَجْهِ، وَيُبْطِنُ عَلَيَّ شِدَّةَ الضَّغْنِ.

فَلَمَّا رَأَيْتَ يَا إِلَهِي تَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَيْتَ جَدُّكَ، بَغِيَهُ عَلَيَّ وَفَسَادَ طَوْبِيَّتِهِ، وَأَنَّكَ لَا تُؤَيِّدُ الْبَاغِيَّ، نَكَسْتَهُ لِي عَلَى رَأْسِهِ، وَأَرْكَسْتَهُ فِي أُحْذُوْتِهِ قَبْرِهِ، وَرَدَدْتَهُ فِي مَهْوَى خُفْرَتِهِ، وَالْقَيْتَهُ فِي السُّوءِ الَّذِي طَلَبَهُ، وَجَعَلْتَ خَدَّهُ ثَرَاباً لِأَفْدَامِ أَوْلِيَائِكَ، وَحَمَيْتَنِي بِرَحْمَتِكَ مِمَّا كَانَ يُؤُولُ إِلَيْهِ ضُرُّهُ.

فَسُبْحَانَكَ مِنْ قَادِرٍ لَا يُغْلَبُ، وَذِي أَنَاةٍ لَا يَعْجَلُ، صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَاجْعَلْنِي لِإِنْعَمِكَ مِنَ الشَّاكِرِينَ، وَلَا لِأَنَّكَ مِنَ الدَّاكِرِينَ.

اللَّهُمَّ وَكَمْ مِنْ حَاسِدٍ حَسَدَنِي عَلَى نِعْمَةٍ، وَشَرَقَ بِي بِغُصَّتِهِ، وَأَوْغَرَ عَلَيَّ صَدْرَهُ بِنَظَرَتِهِ، وَأَحَدَّ عَلَيَّ سِنَانَ لِسَانِهِ، وَجَعَلَ عِرْضِي غَرَضاً لِنَبَالِهِ، وَكَحَلَ عَيْنَهُ بِمَحَاسِنِ عُيُوبِي الَّتِي سَتَرْتَهَا عَنْ خَلْقِكَ، وَنَادَى بِعُورَاتِي الَّتِي حَفِظْتَهَا بِكَرَمِكَ.

فَنَادَيْتُكَ يَا إِلَهِي مُسْتَغِيثاً بِكَ، وَاثِقاً بِسُرْعَةِ إِجَابَتِكَ، عَالِماً أَنَّهُ لَا يُضَامُ مَنْ أَوَى إِلَى ظِلِّ كَنَفِكَ، وَلَا يَفْرُغُ مَنْ لَجَأَ إِلَى مَعَاوِلِ انْتِصَارِكَ، فَحَصَّنْتَنِي مِنْ بَأْسِهِ بِقُدْرَتِكَ، وَأَعَدْتَنِي مِنْ شَرِّهِ بِحِفْظِكَ.

فَسُبْحَانَكَ مِنْ قَادِرٍ لَا يُغْلَبُ، وَذِي أَنَاةٍ لَا يَعْجَلُ، صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَاجْعَلْنِي لِإِنْعَمِكَ مِنَ الشَّاكِرِينَ، وَلَا لِأَنَّكَ مِنَ الدَّاكِرِينَ.

اللَّهُمَّ وَكَمْ مِنْ سَحَابٍ مَكْرُوهِ جَلْبِيَّتِهِ، وَسَيْلٍ غَمٍّ أَرْسَلْتَهُ فَأَغْرَقْتَ بِهِ مَنْ كَادَنِي، وَأَعْيُنٍ بَلَاءٍ طَمَسَتْهَا، وَأَخْبَارٍ خَزِيٍّ قَطَعْتَهَا، وَنِعَمٍ سَابِغَةٍ أَفْضَتَهَا، وَقَلَائِدٍ مَنَنْ وَهَبَتْهَا، وَعَوَافِي صِحَّةٍ أَلْبَسَتْهَا.

فَأَسْأَلُكَ اللَّهُمَّ بِحَقِّكَ الْوَاجِبِ عَلَيَّ، وَبِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، أَنْ تُصَلِّيَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَأَنْ تَحْفَظَنِي فِي لَيْلِي وَنَهَارِي، وَطُعْنِي وَإِقَامَتِي، وَسِرِّي وَعَلَانِيَّتِي، مِنْ كُلِّ سُوءٍ وَمَكْرُوهِ، وَمِنْ كُلِّ بَاغٍ وَحَاسِدٍ، وَلَا تَكِلْنِي إِلَى نَفْسِي طَرْفَةَ عَيْنٍ أَبَدًا، يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ.

حزب البحر (امام ابو الحسن شاذلی کی مشہور دعا)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

يَا عَلِيُّ يَا عَظِيمُ يَا حَلِيمُ يَا عَلِيمُ، أَنْتَ رَبِّي وَعِلْمُكَ حَسْبِي، فَنِعْمَ الرَّبُّ رَبِّي وَنِعْمَ الْحَسْبُ حَسْبِي، تَنْصُرُ مَنْ تَشَاءُ وَأَنْتَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ.

نَسْأَلُكَ الْعِصْمَةَ فِي الْحَرَكَاتِ وَالسَّكَنَاتِ، وَالْكَلِمَاتِ وَالْإِرَادَاتِ وَالْخَطَرَاتِ، مِنَ الشُّكُوكِ ابْتِلَايَ الْمُؤْمِنُونَ وَزُلْزَلُوا زُلْزَالًا {وَالظُّنُونِ وَالْأَوْهَامِ السَّائِرَةِ لِلْقُلُوبِ عَنْ مُطَالَعَةِ الْغُيُوبِ. فَقَدْ - شَدِيدًا * وَإِذْ يَقُولُ الْمُنَافِقُونَ وَالَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ مَرَضٌ مَا وَعَدَنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ إِلَّا غُرُورًا

فَنَبِّئْنَا وَانصُرْنَا، وَسَخِّرْ لَنَا هَذَا الْبَحْرَ كَمَا سَخَّرْتَ الْبَحْرَ لِمُوسَى، وَسَخَّرْتَ النَّارَ لِإِبْرَاهِيمَ، وَسَخَّرْتَ الْجِبَالَ وَالْحَدِيدَ لِدَاوُدَ، وَسَخَّرْتَ الرِّيحَ وَالشَّيَاطِينَ وَالْجِنَّ لِسُلَيْمَانَ. وَسَخِّرْ لَنَا كُلَّ بَحْرٍ هُوَ لَكَ فِي الْأَرْضِ وَالسَّمَاءِ، وَالْمُلْكِ وَالْمَلَكُوتِ، وَبَحْرَ الدُّنْيَا وَبَحْرَ الْآخِرَةِ، وَسَخِّرْ لَنَا كُلَّ شَيْءٍ، يَا مَنْ بِيَدِهِ مَلَكُوتُ كُلِّ شَيْءٍ.

کھيےص (3 بار پڑھیں)

أُنصِرْنَا فَإِنَّكَ خَيْرُ النَّاصِرِينَ، وَافْتَحْ لَنَا فَإِنَّكَ خَيْرُ الْفَاتِحِينَ، وَاعْفِرْ لَنَا فَإِنَّكَ خَيْرُ الْغَافِرِينَ، وَارْحَمْنَا فَإِنَّكَ خَيْرُ الرَّاحِمِينَ، وَارْزُقْنَا فَإِنَّكَ خَيْرُ الرَّاغِبِينَ، وَاهْدِنَا وَنَجِّنَا مِنَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ.

وَهَبْ لَنَا رِيحًا طَيِّبَةً كَمَا هِيَ فِي عِلْمِكَ، وَانْشُرْهَا عَلَيْنَا مِنْ خَزَائِنِ رَحْمَتِكَ، وَاحْمِلْنَا بِهَا حَمْلَ الْكَرَامَةِ مَعَ السَّلَامَةِ وَالْعَافِيَةِ فِي الدِّينِ وَالْدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، إِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ.

اللَّهُمَّ يَسِّرْ لَنَا أُمُورَنَا مَعَ الرَّاحَةِ لِقُلُوبِنَا وَأَبْدَانِنَا، وَالسَّلَامَةِ وَالْعَافِيَةِ فِي دِينِنَا وَدُنْيَانَا، وَكُنْ لَنَا صَاحِبًا فِي سَفَرِنَا وَخَلِيفَةً فِي أَهْلِنَا، وَاطْمِسْ عَلَى وُجُوهِ أَعْدَائِنَا وَامْسَحْهُمْ عَلَى مَكَانَتِهِمْ فَلَا يَسْتَطِيعُونَ الْمَضِيَّ وَلَا الْمَجِيءَ إِلَيْنَا.

وَلَوْ نَشَاءُ لَطَمَسْنَا عَلَى أَعْيُنِهِمْ فَاسْتَبَقُوا الصِّرَاطَ فَأَنَّى يُبْصِرُونَ * وَلَوْ نَشَاءُ لَمَسَخْنَاهُمْ عَلَى {مَكَانَتِهِمْ فَمَا اسْتَطَاعُوا مُضِيًّا وَلَا يَرْجِعُونَ

یس * وَالْقُرْآنَ الْحَكِيمَ * إِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِينَ * عَلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ * تَنْزِيلَ الْعَزِيزِ الرَّحِيمِ * { لِنُنْذِرَ قَوْمًا مَّا أُنْذَرَ آبَاؤُهُمْ فَهُمْ غَافِلُونَ * لَقَدْ حَقَّ الْقَوْلُ عَلَى أَكْثَرِهِمْ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ * إِنَّا جَعَلْنَا فِي أَعْنَاقِهِمْ أَغْلَالًا فَهِيَ إِلَى الْأَذْقَانِ فَهُمْ مُقْمَحُونَ * وَجَعَلْنَا مِنْ بَيْنِ أَيْدِيهِمْ سَدًّا وَمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا {فَأَغْشَيْنَاهُمْ فَهُمْ لَا يُفْهَمُونَ

شَاهَتِ الْوُجُوهُ (3 بار پڑھیں)

۔{وَعَنَتِ الْوُجُوهُ لِلْحَيِّ الْقَيُّومِ وَقَدْ خَابَ مَنْ حَمَلَ ظُلْمًا}

۔{مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ يَلْتَقِيَانِ * بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَا يَبْغِيَانِ} • طس • حم عسق

حم • حم • حم • حم • حم • حم (7 بار پڑھیں)

حُمُّ الْأَمْرِ وَجَاءَ النَّصْرُ فَعَلَيْنَا لَا يُنْصَرُونَ۔

حم * تَنْزِيلُ الْكِتَابِ مِنَ اللَّهِ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ * غَافِرِ الذَّنْبِ وَقَابِلِ التَّوْبِ شَدِيدِ الْعِقَابِ ذِي الطَّوْلِ {
۔{لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ إِلَهُ الْمَصِيرُ

بِسْمِ اللَّهِ بَابُنَا، تَبَارَكَ حَيْطَانُنَا، يَسْ سَفْقُنَا، كَهَيْعَصِ كِفَايَتُنَا، حم عسق حَمَائِتُنَا۔

{فَسَيَكْفِيكَهُمُ اللَّهُ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ} (3 بار پڑھیں)

سِتْرُ الْعَرْشِ مَسْدُولٌ عَلَيْنَا، وَعَيْنُ اللَّهِ نَاطِرَةٌ إِلَيْنَا، بِحَوْلِ اللَّهِ لَا يُقْدَرُ عَلَيْنَا۔

۔ {وَاللَّهُ مِنْ وَرَائِهِمْ مُحِيطٌ * بَلْ هُوَ قُرْآنٌ مَجِيدٌ * فِي لَوْحٍ مَحْفُوظٍ}

{قَالَ خَيْرٌ حَافِظًا وَهُوَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ} (3 بار پڑھیں)

{إِنَّ وَلِيَیَ اللَّهِ الَّذِي نَزَلَ الْكِتَابَ وَهُوَ يَتَوَلَّى الصَّالِحِينَ} (3 بار پڑھیں)

(حَسْبِيَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ) (3 بار پڑھیں)

بار (3) بِسْمِ اللَّهِ الَّذِي لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهِ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ
(پڑھیں)

وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ۔ وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ۔